يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَن تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ

اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کئے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔

﴿سورۃ الحجرات 49، آیت نمبر۔6﴾

قرآن اور مسند احمد

(مسندِ احمد، قرآن کی بارگاہ میں)

جلد -8

تحقیق وتدوین

ابوالحارث

قرآن ریسرچ اکیڈمی اوہائیو (امریکہ)

ابتدائیہ

وضعی روایات کی نشاندہی کے سلسلے کی اگلی کڑی ''قرآن اور مسند احمد'' کی آٹھویں جلد پیش خدمت ہے۔ بہ شرط زندگی اس کی مزید پانچ جلدیں پیش کی جائیں گی، گویا یہ کل تیرہ جلدوں پر مشتمل ہے۔ نہایت عجز کے ساتھ عرض ہے کہ یہ تحریر حرف آخر ہر گز نہیں، احباب سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی سقم دیکھیں تو اس کی نشاندہی فرمائیں تا کہ درست موقف پیش کیا جا سکے، اللہ کریم سے دعا ہے کہ یہ چند روزہ زندگی اس کے دین کیلئے وقف کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین

فہرست

باب نمبر	تفصیل	صفحہ نمبر
1	قیامت	7
2	معجزات	9
3	تصویر	22
4	جہنم سے جنت ٹرانسفر	25
5	حکم عدولی	33
6	حضرت عیسیٰ علیہ السلام	36
7	بٹائی یا ٹھیکہ	39
8	دوران نماز بائیں پاوں کے نیچے تھوکو	50
9	تقدیر	53
10	جو کلمہ نہ پڑھے اسے قتل کردو	61
11	طلاق نہیں ہوگی جب تک میاں بیوی ایک دوسرے کا شہد نہ چکھ لیں	64
12	عذاب قبر	66
13	قبلہ تبدیل	68
14	اونٹوں کا دودھ یا پیشاب	71
15	السلام علیکم	74
16	سفارش	76
17	کوئی بیماری متعدی نہیں	81
18	منبر	83
19	متعہ	86
20	عزل	95
21	رجم یا سنگسار	100
22	خواب	108
23	خواب میں زیارت	112

113	ریشم	24
117	جو اسلام قبول نہ کرے اسے قتل کردو	25
120	شہید	26
124	سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے	27
126	جھاڑ پھونک	28
131	قریش	29
133	بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے	30
136	ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے	31
139	مسلمان کی روح	32
143	بخار جہنم کی تپش کا اثر ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو	33
145	آیت منسوخ	34
150	شاعری جائز ہے	35
154	روزہ	36
156	نحوست گھر گھوڑے اور عورت میں ہوتی ہے	37
158	شب قدر کو تلاش کرو	38
160	مقام محمود	39
163	چور کی سزا	40
166	قربانی	41
168	آواز یا بدبو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا	42
170	قبرستان میں جانے والی عورتوں پر لعنت	43
171	کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاف نہیں کیا؟	44
172	نرخ اللہ مقرر کرتا ہے	45
173	تمام مخلوق کا پہلا سٹاپ جہنم	46
175	ایک عمل سے جنت جہنم	47
177	مقام ازواج مطہراتؓ	48

179	طریقہ تبلیغ	49
181	میک اپ کرنا منع ہے	50
184	جنت کیسے ملتی ہے؟	51
201	سینگی	52
207	نام پر نام	53
213	چاشت	54
215	سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر مت جاؤ	55
224	قضائے حاجت کے وقت رخ	56
226	ایک ہی رات میں ایک ہی غسل سے گیارہ بیویوں سے	57
227	چاٹو یا چٹاو	58
228	تمام کتوں کو قتل کر دو	59
230	حضور ﷺ نے سورہ نجم میں سجدہ کیا	60
233	اے عورتو! مردوں کے تہبندوں کے سوراخوں میں سے مردوں کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو	61
235	گوہ مسخ شدہ انسان ہیں	62
239	بچوں کا قتل جائز یا ناجائز؟	63
241	جنگ صفین میں مسلمانوں کا قتل	64
244	گھی میں چوہا گر جائے تو؟	65
245	وصیت	66
247	آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم نہیں	67
250	دجال	68
256	جنازہ	69
264	گھوڑا حلال ہے	70
266	سانپ	71
270	گدھا حلال ہے	72

272	شیطان	73
274	بجو حلال ہے	74
276	افضل کون؟	75
279	متفرق	76

قیامت

قیامت کب آئے گی ؟اس سوال کا جواب قرآنِ حکیم میں اس طرح دیا گیا ہے :

قران:

يَسۡـَٔلُكَ ٱلنَّاسُ عَنِ ٱلسَّاعَةِۖ قُلۡ إِنَّمَا عِلۡمُهَا عِندَ ٱللَّهِۚ وَمَا يُدۡرِيكَ لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا ﴿٦٣﴾

آپ سے لوگ قیامت کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو اس کا علم تو صرف اللہ ہی کو ہے اور اپ کو کیا خبر کہ شاید قیامت قریب ہی ہو۔

(سورۃ الاحزاب 33،آیت نمبر۔63)

قران:

يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ أَيَّانَ مُرۡسَىٰهَاۖ قُلۡ إِنَّمَا عِلۡمُهَا عِندَ رَبِّيۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقۡتِهَآ إِلَّا هُوَۚ ثَقُلَتۡ فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِۚ لَا تَأۡتِيكُمۡ إِلَّا بَغۡتَةٗۗ يَسۡـَٔلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنۡهَاۖ قُلۡ إِنَّمَا عِلۡمُهَا عِندَ ٱللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكۡثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعۡلَمُونَ ﴿١٨٧﴾

قیامت کے متعلق تجھ سے پوچھتے ہیں کہ اس کی آمد کا کونسا وقت ہے کہہ دو اس کی خبر تو میرے رب ہی کے ہاں ہے وہی اس کے وقت پر ظاہر کر دکھائے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری بات ہے وہ تم پر محض اچانک آ جائے گی تجھ سے پوچھتے ہیں گویا کہ تو اس کی تلاش میں لگا ہوا ہے کہہ دو اس کی خبر خاص اللہ ہی کے ہاں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

(سورۃ الاعراف 7،آیت نمبر۔187)

قران:

يَسۡـَٔلُ أَيَّانَ يَوۡمُ ٱلۡقِيَٰمَةِ ۞ فَإِذَا بَرِقَ ٱلۡبَصَرُ ۞ وَخَسَفَ ٱلۡقَمَرُ ۞ وَجُمِعَ ٱلشَّمۡسُ وَٱلۡقَمَرُ (75/6-9)

ترجمہ:" وہ پوچھتا ہے روزِ قیامت کب ہو گا؟۔پس جب آنکھیں چندھیا جائیں گی اور چاند کو گرہن لگ جائے گا۔اور سورج اور چاند جمع کر دیئے جائیں گے۔"

{سورۃ القیٰمۃ سورہ نمبر 75 آیت نمبر 6تا9}

مسند احمد میں اس سوال کا جو جواب دیا گیا ہے،آج کے غیر مسلم اسے پیش کر کے مسلمانوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔جواب ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

اگر اس لڑکے کی عمر طویل ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ یہ بڑھاپے کو نہ پہنچ سکے اور قیامت قائم ہو جائے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ،) قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: أَمَا إِنَّهَا قَائِمَةٌ، فَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ عَمَلٍ، غَيْرَ أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: "فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ". قَالَ: ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَيْتِ، فَإِذَا غُلَامٌ مِنْ دَوْسٍ مِنْ رَهْطِ أَبِي هُرَيْرَةَ، يُقَالُ لَهُ: سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا الْغُلَامُ إِنْ طَالَ بِهِ عُمُرٌ، لَمْ يَبْلُغْ بِهِ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ". قَالَ الْحَسَنُ: وَأَخْبَرَنِي أَنَسٌ: أَنَّ الْغُلَامَ كَانَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَقْرَانِي.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ان کے گھر میں تھا، کہ ایک آدمی نے یہ سوال پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب قائم ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے کوئی بہت زیادہ اعمال تو مہیا نہیں کر رکھے، البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے تم محبت کرتے ہو اور تمہیں وہی ملے گا جو تم نے کمایا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، نماز سے فارغ ہو کر فرمایا قیامت کے متعلق پوچھنے والا شخص کہاں ہے؟ چنانچہ اس آدمی کو بلا کر لایا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کمرے میں نظر دوڑائی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے قبیلہ دوس کا ایک لڑکا نظر آیا جس کا نام سعد بن مالک تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس لڑکے کی عمر طویل ہوئی تو ہو سکتا ہے کہ یہ بڑھاپے کو نہ پہنچ سکے اور قیامت قائم ہو جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ لڑکا میرا ہم عمر تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14012)

معجزات

قرآنِ مجید میں ہے کہ کُفّار، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے معجزات کا تقاضہ کرتے تھے مثلاً :

قران:

(1)''خُدا ہم سے خود بات کیوں نہیں کرتا۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر118)

(2)''ایسی قربانی دِکھائی جائے جسے آگ کھا جائے۔''(سورۃ آل عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر183)

(3)ایک لکھی لکھائی کتاب آسمان سے لائو۔''(سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر153)

(4)اِس پر فرشتہ کیوں نہیں اُترتا(جو ہمیں دکھائی دے)۔''(8/6)

(5)فرشتے اِس کے جلو میں کیوں نہیں ہوتے یا اِس کی طرف کوئی خزانہ اُتارا جاتا یا اِس کیلیئے کوئی باغ ہوتا کہ وہ اِس سے کھاتا۔''(7/25-8)

(6)زمین سے کوئی چشمہ جاری کردیں۔''(90/17)

(7)آپؐ کیلیئے کوئی باغ ہو کھجوروں اور انگوروں کا اور اُس کے درمیان آپؐ بہت سی نہریں جاری کردیں۔''(91/17)

(8)آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے ہم پر گرادیں۔''(92/17)

(9)آپؐ اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کریں۔''(92/17)

(10)آپؐ کیلیئے کوئی سونے کا گھر ہو۔''(93/17)

(11)آپؐ آسمان پر چڑھ جائیں۔''(93/17)

(12)ہم آپؐ کے آسمان پر چڑھ جانے پر بھی یقین نہ کریں گے جب تک آپؐ ہم پر کوئی کتاب نہ اُتار لائیں جسے ہم خود پڑھ لیں۔'' (93/17)

اللہ کا جواب :

''اگر ہم چاہتے تو اِن پر آسمان سے کوئی ایسا معجزہ اُتارتے کہ جس کے سامنے اِن کی گردنیں خم ہو جاتیں۔''

{26/4}

نیز دیکھیے (11/14) اور (78/40)

لیکن کُفّار کو درج بالا مطالبات میں سے کوئی ایک معجزہ بھی نہ دکھایا گیا بلکہ اِس کے جواب میں فرمایا :

(1) آپؐ جواب دے دیں کہ میرا پروردگار پاک ہے، میں تو صرف ایک اِنسان ہوں جو رسول بنایا گیا ہوں۔" (93/17)

(2) کافر کہتے ہیں کہ اِس کے ربّ کی طرف سے کوئی نشانی (معجزہ) کیوں نہیں اُتاری گئی، بات یہ ہے کہ آپؐ تو آگاہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم کیلئے ہادی ہیں۔" (7/13)

(3) انہوں نے کہا اِس پر کچھ نشانیاں (معجزات) اِس کے ربّ کی طرف سے کیوں نہیں اُتارے گئے، آپؐ فرما دیجیے کہ نشانیاں تو سب اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو کھلم کھلا آگاہ کر دینے والا ہوں۔" (50/29)

(4) یہ تمام آیات دیکھ کر بھی اِیمان نہیں لائیں گے۔" (25/6) (58/30)

(5) اگر اِن پر فرشتے بھی نازل ہو جاتے اور مردے بھی بولنے لگ جاتے تو بھی یہ اِیمان نہ لاتے۔" (111/6)

(6) اور اگر ہم اِن پر آسمان کا کوئی دروازہ کھول دیں اور وہ اِس میں (دن بھر) چڑھتے رہیں تو (یہی) کہیں گے کہ اِس کے سوا نہیں کہ ہماری آنکھیں باندھ دی گئی ہیں بلکہ ہم جادُو زدہ ہیں۔" (15-14/15)

(7) معجزات اِس لیے نہیں دیئے جاتے کہ لوگوں نے پہلے بھی اِن کی تکذیب کی تھی۔" (59/17)(6-5/21)

قارئینِ کرام! یہ تھے قرآنی حقائق، کہ کُفّار معجزات مانگتے رہے لیکن اُنہیں کوئی معجزہ نہ دِکھایا گیا، اِس کے برعکس مسند احمد میں قرآن کی اِن آیات کی نفی کرتے ہوئے متعدد معجزات درج کیے گئے ہیں، ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

معجزہ۔ انگلیوں سے پانی نکلنے لگا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " كَانَ عِنْدَ الزَّوَالِ، فَاحْتَاجَ أَصْحَابُهُ إِلَى الْوُضُوءِ، قَالَ: فَجِيءَ بِقَعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يَسِيرٌ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّهُ فِيهِ، فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، حَتَّى تَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ "، قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام زوراء میں تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک پیالہ لایا گیا جس میں آپ کی انگلی بھی مشکل سے کھلتی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو جوڑ

لیااوراس میں سے اتنا پانی نکلا کہ سب نے وضو کر لیا، کسی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اس وقت آپ کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ تین سو تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14081)

حدیث:

معجزہ۔ پانی زیادہ ہو گیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ) ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: غَزَوْنَا أَوْ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ بِضْعَةَ عَشَرَ وَمِائَتَانِ فَحَضَرَتْ الصَّلَاةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَلْ فِي الْقَوْمِ مِنْ مَاءٍ؟" فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْعَى بِإِدَاوَةٍ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، قَالَ: فَصَبَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَدَحٍ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَتَرَكَ الْقَدَحَ، فَرَكِبَ النَّاسُ الْقَدَحَ تَمَسَّحُوا وَتَمَسَّحُوا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "عَلَى رِسْلِكُمْ"، حِينَ سَمِعَهُمْ يَقُولُونَ ذَلِكَ، قَالَ: فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّهُ فِي الْمَاءِ وَالْقَدَحِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بِسْمِ اللَّهِ"، ثُمَّ قَالَ: "أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ" فَوَالَّذِي هُوَ ابْتَلَانِي بِبَصَرِي، لَقَدْ رَأَيْتُ الْعُيُونَ، عُيُونَ الْمَاءِ، يَوْمَئِذٍ تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا رَفَعَهَا حَتَّى تَوَضَّئُوا أَجْمَعُونَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اس وقت ہم لوگ دو سو سے کچھ زائد تھے، نماز کا وقت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "کسی کے پاس پانی ہے؟" ایک آدمی یہ سن کر دوڑتا ہوا ایک برتن لے کر آیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈالا اور اس سے خوب اچھی طرح وضو کیا وضو کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ وہیں چھوڑ آئے، لوگ اس پیالے پر ٹوٹ پڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آوازیں سن کر فرمایا: "رک جاؤ" پھر اس پانی اور پیالے میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور بسم اللہ کہہ کر فرمایا: "خوب اچھی طرح کامل وضو کرو" اس ذات کی قسم جس نے مجھے آنکھوں کی نعمت عطاء فرمائی ہے، میں نے اس دن دیکھا کہ نبیصلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس وقت تک نہ اٹھایا جب تک سب لوگوں نے وضو نہ کر لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14115)

حدیث:

معجزہ۔ منبر رونے لگا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كَرِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: "كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى خَشَبَةٍ، فَلَمَّا جُعِلَ مِنْبَرٌ، حَنَّتْ حَنِينَ النَّاقَةِ إِلَى وَلَدِهَا، فَأَتَاهَا، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا، فَسَكَنَتْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک لکڑی پر سہارا لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے، جب منبر بن گیا تو لکڑی کا وہ تنا اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی اپنے بچے کے لئے روتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس چل کر آئے اور اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہوا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14119)

حدیث:

معجزہ۔ تنا رونے لگا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَرَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: "كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ، يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ مِنْبَرُهُ اسْتَوَى عَلَيْهِ، اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ، حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ، حَتَّى نَزَلَ إِلَيْهَا، فَاعْتَنَقَهَا، فَسَكَتَتْ". وَقَالَ رَوْحٌ: فَسَكَنَتْ، وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ: فَاضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ، وَقَالَ رَوْحٌ: اضْطَرَبَتْ كَحَنِينِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے کے سہارے خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، جب منبر بن گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھے، تو لکڑی کا وہ تنا رونے لگا جیسے اونٹنی اپنے بچے کے لئے روتی ہے اور مسجد میں موجود تمام لوگوں نے اس کی آواز سنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس چل کر آئے اور اسے گلے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14142)

حدیث:

معجزہ۔ تنا رونے لگا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي أَصْلِ شَجَرَةٍ، أَوْ قَالَ إِلَى جِذْعٍ ثُمَّ اتَّخَذَ مِنْبَرًا، قَالَ: فَحَنَّ الْجِذْعُ، قَالَ جَابِرٌ: حَتَّى سَمِعَهُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ، حَتَّى أَتَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَهُ، فَسَكَنَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ لَمْ يَأْتِهِ، لَحَنَّ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کی جڑ یا تنے پر سہارا لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، جب منبر بن گیا تو لکڑی کا وہ تنا اس طرح رونے لگا کہ مسجد میں موجود سارے لوگوں نے اس کی آواز سنی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس چل کر آئے اور اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہوا، بعض راویہ بھی کہتے ہیں کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس نہ جاتے تو وہ قیامت تک روتا ہی رہتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14282)

حدیث:

معجزہ۔اونٹ سر جھکائے آگیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ، سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي مَرَّتَيْنِ، حَدَّثَنَا الْأَجْلَحُ، عَنِ الذَّيَّالِ بْنِ) حَرْمَلَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ، حَتَّى إِذَا دَفَعْنَا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ بَنِي النَّجَّارِ، إِذَا فِيهِ جَمَلٌ لَا يَدْخُلُ الْحَائِطَ أَحَدٌ إِلَّا شَدَّ عَلَيْهِ، قَالَ: فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ حَتَّى أَتَى الْحَائِطَ، فَدَعَا الْبَعِيرَ، فَجَاءَ وَاضِعًا مِشْفَرَهُ إِلَى الْأَرْضِ، حَتَّى بَرَكَ بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَاتُوا خِطَامَهُ" فَخَطَمَهُ وَدَفَعَهُ إِلَى صَاحِبِهِ، قَالَ: ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: "إِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، إِلَّا يَعْلَمُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، إِلَّا عَاصِيَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر سے واپس آرہے تھے جب ہم نجار کے ایک باغ کے قریب پہنچے تو پتہ چلا کہ اس باغ میں ایک اونٹ ہے جو باغ میں داخل ہونے والے ہر شخص پر حملہ کر دیتا ہے۔لوگوں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس باغ میں تشریف لائے اور اس اونٹ کو بلایا وہ اپنی گردن جھکائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی لگام لاؤ، وہ لگام اس کے منہ میں ڈال کر اونٹ اس کے مالک کے حوالے کر دیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ آسمان و زمین کے درمیان جتنی چیزیں ہیں سوائے نافرمان جنات اور انسانوں کے سب جانتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14333)

حدیث:

معجزہ۔ کھجوریں کم نہ ہوئیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَعْنِي أَبَاهُ أَوْ اسْتُشْهِدَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ شَيْئًا، فَطَلَبَ إِلَيْهِمْ فَأَبَوْا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، وَعِذْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، وَأَصْنَافَهُ، ثُمَّ ابْعَثْ إِلَيَّ "، قَالَ: فَفَعَلْتُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ ثُمَّ قَالَ: " كِلْ لِلْقَوْمِ "، قَالَ: فَكِلْتُ لِلْقَوْمِ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ، وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو ان پر کچھ قرض تھا، میں نے قرض خواہوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے قرض معاف کرنے کی درخواست کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: ”جا کر کھجوروں کو مختلف قسموں میں تقسیم کر کے عجوہ الگ کر لو، عذق زید الگ کر لو اسی طرح دوسری اقسام کو بھی الگ الگ کر لو پھر مجھے بلالو“ میں نے ایسا ہی کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سب سے اوپر یا درمیان میں تشریف فرما ہو گئے اور مجھ سے فرمایا: ”لوگوں کو ماپ کر دینا شروع کرو“ چنانچہ میں نے لوگوں کو ماپ کر دینا شروع کر دیا حتی کہ سب کا قرض پورا کر دیا اور میری کھجوریں اسی طرح رہ گئیں گویا کہ اس میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14359)

حدیث:

معجزہ۔ تنا رونے لگا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: " كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَسْتَنِدُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ، فَاسْتَوَى عَلَيْهِ، اضْطَرَبَتْ السَّارِيَةُ كَحَنِينِ النَّاقَةِ، حَتَّى سَمِعَهَا أَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَنَزَلَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْتَزَمَهَا، فَسَكَنَتْ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَرَوْحٌ اضْطَرَبَتْ تِلْكَ السَّارِيَةُ، وَقَالَ رَوْحٌ فَاعْتَنَقَهَا، فَسَكَنَتْ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فَسَكَتَتْ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے تنے پر سہارا لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے، جب منبر بن گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر بیٹھے تو لکڑی کا وہ تنا اس طرح رونے لگا جیسے اونٹنی اپنے بچے کے لئے روتی ہے اور مسجد میں موجود تمام لوگوں نے اس کی آواز سنی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس چل کر آئے اور اسے گلے لگایا تو وہ خاموش ہو گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14468)

حدیث:

معجزہ۔انگلیوں سے پانی نکلنے لگا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْحُصَيْنُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ يَتَوَضَّأُ مِنْهَا، إِذْ جَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: "مَا شَأْنُكُمْ؟" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُ لَيْسَ لَنَا مَاءٌ نَشْرَبُ مِنْهُ، وَلَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ بِهِ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الرَّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا، فَقُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ كَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر لوگوں کو پیاس نے ستایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ایک پیالہ تھا جس سے آپ وضو فرما رہے تھے لوگ گھبرائے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس پینے کے لئے پانی ہے اور نہ ہی وضو کے لئے سوائے اس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالہ میں اپنا دست مبارک رکھ دیا ان انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح ابلنے لگا ہم سب نے اسے پیا اور وضو کیا راوی نے پوچھا کہ اس وقت آپ کتنے لوگ تھے انہوں نے جواب دیا کہ اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ پانی ہمیں کافی ہو جاتا لیکن اس وقت ہم صرف پندرہ سو تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14522)

حدیث:

معجزہ۔اگر تم اسے یونہی رہنے دیتیں تو اس میں ہمیشہ گھی رہتا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ) الْبَهْزِيَّةَ كَانَتْ تُهْدِي فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا بَنُوهَا يَسْأَلُونَهَا الْإِدَامَ،

وَلَيْسَ عِنْدَهَا شَيْءٌ، فَعَمَدَتْ إِلَى عُكَّتِهَا الَّتِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَتْ فِيهَا سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُدْوِمُ لَهَا أُدْمَ بَنِيهَا، حَتَّى عَصَرَتْهُ، وَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَعَصَرْتِيهِ؟". قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: "لَوْ تَرَكْتِيهِ مَا زَالَ ذَلِكَ لَكِ مُقِيمًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام مالک بہزیہ ایک بالٹی میں گھی رکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا کرتی تھی ایک دفعہ اس کے بچوں نے اس سے سالن مانگا اس وقت اس کے پاس کچھ نہ تھا وہ اٹھ کر اس بالٹی کے پاس گئی جس میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی بھیجا کرتی تھی دیکھا تو اس میں گھی موجود تھا چنانچہ وہ اسے کافی عرصے تک اپنے بچوں کے سالن کے طور پر استعمال کرتی رہی حتی کہ ایک دن اس نے اسے نچوڑ لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سارا واقعہ سنایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے اسے نچوڑ لیا اس نے کہا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے یونہی رہنے دیتیں تو اس میں ہمیشہ گھی رہتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14664)

حدیث:

معجزہ۔ انگلیوں سے پانی جاری ہو گیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا الْجَعْدُ أَبُو عُثْمَانَ، (حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: شَكَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ الْعَطَشَ، قَالَ: فَدَعَا بِعُسٍّ، فَصُبَّ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ يَدَهُ، وَقَالَ: "اسْقُوا"، فَاسْتَقَى النَّاسُ، قَالَ: فَكُنْتُ أَرَى الْعُيُونَ تَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیاس کی شکایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن منگوایا اور اس میں تھوڑا سا پانی تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس برتن میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور فرمایا: خوب اچھی طرح پیو چنانچہ لوگوں نے اسے پیا میں نے اس دن دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14697)

حدیث:

معجزہ۔ گھی ختم نہ ہوتا تھا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْبَهْزِيَّةِ أُمِّ مَالِكٍ، كَانَتْ تُهْدِي فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَمَا بَنُوهَا يَسْأَلُونَهَا عَنْ إِدَامٍ، وَلَيْسَ عِنْدَهَا شَيْءٌ، فَعَمَدَتْ إِلَى نِحْيِهَا الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ السَّمْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَتْ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا إِدَامَ بَنِيهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَعَصَرْتِيهِ؟"، فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: "لَوْ تَرَكْتِيهِ مَا زَالَ ذَلِكَ مُقِيمًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام مالک البہزیہ ایک بالٹی میں گھی رکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا کرتی تھی ایک دفعہ اس بچوں نے اس سے سالن مانگا اس وقت اس کے پاس کچھ نہ تھا وہ اٹھ کر اس بالٹی کے پاس گئی جس میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی بھیجا کرتی تھی دیکھا تو اس میں گھی موجود تھا چنانچہ وہ کافی عرصے تک اپنے بچوں کو دیتی رہی سالن کے طور پر حتی کے ایک دن اسے اس نے نچوڑ لیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر سارا واقعہ بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے اسے نچوڑ لیا اس نے کہا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اسے یونہی رہنے دیتیں تو اس میں ہمیشہ گھی رہتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14740)

حدیث:

معجزہ۔غلہ ختم نہ ہوتا تھا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ، فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ، فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَوَصِيفٌ لَهُمْ، حَتَّى كَالُوهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْ لَمْ تَكِيلُوهُ، لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ، وَلَقَامَ لَكُمْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غلہ طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نصف وسق جو عطاء فرما دیئے اس کے بعد وہ آدمی اس کی بیوی اور ان کا ایک بچہ اس میں سے مستقل کھاتے رہے حتی کے ایک دن انہوں نے اسے ناپ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اسے نہ ماپتے تو تم اس سے نکال نکال کر کھاتے رہتے اور یہ تمہارے ساتھ رہتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14741)

حدیث:

معجزہ۔انگلیوں سے پانی نکلنے لگا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ) سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَصَابَنَا عَطَشٌ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَجَهَشْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ تَوْرٌ فِيهِ مَاءٌ، فَقَالَ بِأَصَابِعِهِ: هَكَذَا فِيهَا، وَقَالَ: "خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ". قَالَ: فَجَعَلَ الْمَاءُ يَتَخَلَّلُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، كَأَنَّهَا عُيُونٌ، فَوَسِعَنَا وَكَفَانَا، وَقَالَ حُصَيْنٌ فِي حَدِيثِهِ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے موقع پر ہمیں پیاس نے ستایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ایک پیالہ تھا جس سے آپ وضو فرما رہے تھے لوگ گھبرائے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالے میں اپنے دست مبارک کو رکھ دیا اور فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر یہ پانی لو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا ہم سب نے اسے پیا اور وضو کیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14806)

حدیث:

معجزہ۔ پانی زیادہ ہو گیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ) اللَّهِ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ فِي الْقَوْمِ مِنْ طَهُورٍ"، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ بِفَضْلَةٍ فِي إِدَاوَةٍ، قَالَ: فَصَبَّهُ فِي قَدَحٍ، قَالَ: فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ أَتَوْا بَقِيَّةَ الطَّهُورِ، فَقَالُوا: تَمَسَّحُوا تَمَسَّحُوا، قَالَ: فَسَمِعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "عَلَى رِسْلِكُمْ"، قَالَ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ فِي جَوْفِ الْمَاءِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: "أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ الطَّهُورَ"، قَالَ: فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: وَالَّذِي أَذْهَبَ بَصَرِي، قَالَ: وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ، لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ حَتَّى تَوَضَّئُوا أَجْمَعُونَ، قَالَ الْأَسْوَدُ: حَسِبْتُهُ قَالَ: كُنَّا مِائَتَيْنِ أَوْ زِيَادَةً.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک غزوہ میں ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے نماز کا وقت ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کسی کے پاس پانی ہے؟ ایک آدمی یہ سن کر دوڑتا ہوا ایک برتن لے کر آیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈالا اور اس سے خوب اچھی طرح وضو کیا وضو کر کے آپ پیالہ وہیں چھوڑ آئے لوگ اس پیالے پر ٹوٹ پڑے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آوازیں سن کر فرمایا: رک جاؤ پھر اس پانی اور پیالے میں اپنا دست مبارک رکھ دیا اور بسم اللہ کہہ کر فرمایا: خوب اچھی طرح کامل وضو کرو اس ذات کی قسم جس نے مجھے آنکھوں کی نعمت

عطاء فرمائی ہے میں نے اس دن دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس وقت تک نہ اٹھایا جب تک سب لوگوں نے وضو نہ کر لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14860)

حدیث:

معجزہ۔انگلیوں سے پانی نکلنے لگا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ، وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، سمعا سالما، قَالَ:) سَمِعْتُ جَابِرًا، قَالَ: أَصَابَنَا عَطَشٌ، فَجَهَشْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "فَوَضَعَ يَدَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ مَاءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَثُورُ مِنْ خِلَالِ أَصَابِعِهِ كَأَنَّهَا عُيُونٌ"، وَقَالَ عَمْرٌو وحُصَيْنٌ: كِلَاهُمَا قَالَ: "خُذُوا بِسْمِ اللَّهِ"، حَتَّى وَسِعَنَا وَكَفَانَا، وَقَالَ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا أَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ، وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے مقام پر ہمیں پیاس نے ستایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف ایک پیالہ تھا جس سے آپ وضو فرما رہے تھے لوگ گھبرائے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیالے میں اپنے دست مبارک کو رکھ دیا اور فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر یہ پانی لو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان چشموں کی طرح پانی ابلنے لگا ہم سب نے اسے پیا اور وضو کیا راوی نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کتنے لوگ تھے انہوں نے فرمایا: پندرہ سو اور اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو تب بھی وہ پانی ہمارے لئے کافی ہوتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14933)

حدیث:

معجزہ۔ہاتھ ٹھیک ہو گیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ، وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ) بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَبَّاسِ فِي حَدِيثِهِ: ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ جَمِيلٍ بِنْتِ الْمُجَلِّلِ، قَالَتْ: أَقْبَلْتُ بِكَ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى لَيْلَةٍ أَوْ لَيْلَتَيْنِ طَبَخْتُ لَكَ طَبِيخًا، فَفَنِيَ الْحَطَبُ، فَخَرَجْتُ أَطْلُبُهُ، فَتَنَاوَلْتَ الْقِدْرَ فَانْكَفَأَتْ عَلَى ذِرَاعِكَ، فَأَتَيْتُ بِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاطِبٍ فَتَفَلَ فِي فِيكَ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِكَ، وَدَعَا لَكَ، وَجَعَلَ يَتْفُلُ عَلَى يَدَيْكَ، وَيَقُولُ: "أَذْهِبْ الْبَاسْ

رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا "، فَقَالَتْ: فَمَا قُمْتُ بِكَ مِنْ عِنْدِهِ، حَتَّى بَرَأَتْ يَدُكَ.

سیدنا محمد بن حاطب کی والدہ ام جمیل کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں تمہیں سرزمین حبشہ سے لے کر آ رہی تھی کہ جب میں مدینہ منورہ سے ایک یا دو راتوں کے فاصلے پر رہ گئی تو میں نے تمہارے لئے کھانا پکانا شروع کیا اسی اثناء میں لکڑیاں ختم ہو گئیں میں لکڑیوں کی تلاش میں نکلی تو تم نے ہانڈی اپنے ہاتھ پر گرا لی وہ الٹ کر تمہارے بازو پر گر گئی میں تمہیں لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ محمد بن حاطب ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور تمہارے سر پر ہاتھ پھیرا اور تمہارے لئے برکت کی دعا فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ہاتھ پر اپنا لعاب دہن ڈالتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے لوگوں کے رب اس تکلیف کو دور فرما اور شفا عطا فرما کیونکہ تو ہی شفا دینے والا ہے تیرے علاوہ کسی کو شفا نہیں ہے ایسی شفا عطا فرما جو بیماری کا نام و نشان بھی نہ چھوڑے میں تمہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے کر اٹھنے بھی نہیں پائی تھی کہ تمہارا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15453)

حدیث:

میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " اسْتَوُوا، اسْتَوُوا، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي، كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نماز کھڑی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا صفیں سیدھی کر لو اور جڑ کر کھڑے ہو کیونکہ میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14053)

حدیث:

کھجوریں کم نہ ہوئیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا عَامِرٌ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، فَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سُدُسَ مَا عَلَيْهِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ مَعِي لِكَيْلَا يُفَحَّشَ عَلَيَّ

الْغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ، ثُمَّ دَعَا، وَجَلَسَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: "أَيْنَ غُرَمَاؤُهُ؟"، فَأَوْفَاهُمْ الَّذِي لَهُمْ، وَبَقِيَ مِثْلُ الَّذِي أَعْطَاهُمْ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے والد سیدنا عبداللہ بن عمرو بن حرام شہید ہوئے تو ان پر کچھ قرض تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: کہ میرے والد فوت ہو گئے ہیں ان پر کچھ قرض تھا اور ہمارے پاس تو صرف وہی ہے جو ہمارے درخت کی پیداوار ہے لیکن وہ تو ان کے قرض کے چھٹے حصے کو بھی نہیں پہنچتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ تشریف لے گئے تاکہ قرض خواہ مجھ سے بدتمیزی نہ کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ڈھیر کے گرد چکر لگایا وہیں تشریف لے گئے اور دعا کر کے فرمایا کہ قرض خواہوں کو بلاؤ حتی کہ سب کا قرض پورا کر دیا اور میری کھجوریں اسی طرح رہ گئیں جتنی پہلے تھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14935)

باب نمبر-3

تصویر

مسند احمد میں تصویر بنانے کے بارے میں بہت سی احادیث آئی ہیں، قرآن کی وضاحت سے پہلے چند ایک ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

تصویر

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ قَدْ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمِيطِي قِرَامَكِ هَذَا عَنِّي، فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا جو انہوں نے اپنے گھر کے ایک کونے میں لٹکا دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ پردہ یہاں سے ہٹا دو، کیونکہ اس کی تصاویر مسلسل نماز میں میرے سامنے آتی رہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14022)

حدیث:

تصویر منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ، وَنَهَى الرَّجُلَ أَنْ يَصْنَعَ ذَلِكَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَمَنَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، أَنْ يَأْتِيَ الْكَعْبَةَ فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهَا، وَلَمْ يَدْخُلِ الْبَيْتَ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویریں رکھنے سے منع فرمایا ہے اور فتح مکہ کے زمانے میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام بطحا میں تھے تو سیدنا عمر کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ پہنچ کر اس میں موجود تمام تصویریں مٹا ڈالیں اور اس وقت تک آپ خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں موجود تمام تصویروں کو مٹا نہیں دیا گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14596)

حدیث:

تصویر منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ) رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَمَانَ الْفَتْحِ أَنْ يَأْتِيَ الْبَيْتَ، وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، فَيَمْحُوَ كُلَّ صُورَةٍ فِيهِ، وَلَمْ يَدْخُلْهُ حَتَّى مُحِيَتْ كُلُّ صُورَةٍ فِيهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویریں رکھنے سے منع فرمایا ہے اور فتح مکہ کے زمانے میں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقام بطحا میں تھے تو سیدنا عمر کو حکم دیا کہ خانہ کعبہ پہنچ کر اس میں موجود تمام تصویریں مٹا ڈالیں اور اس وقت تک آپ خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہوئے جب تک اس میں موجود تمام تصویروں کو مٹا نہیں دیا گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14614)

حدیث:

تصویر رکھنا اور بنانا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ) "يَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ، وَنَهَى الرَّجُلَ أَنْ يَصْنَعَ ذَلِكَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں تصویریں رکھنے اور بنانے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15125)

حدیث:

تصویر منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ) عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ، قَالَ: فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ، قَالَ: فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا، فَنَزَعَ نَمَطًا تَحْتَهُ، فَقَالَ لَهُ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ: لِمَ تَنْزِعُهُ؟ قَالَ: لِأَنَّ فِيهِ تَصَاوِيرَ، وَقَدْ قَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ، قَالَ سَهْلٌ: أَوَلَمْ يَقُلْ: "إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ؟"، قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي.

عبید اللہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ سیدنا ابو طلحہ انصاری کے پاس ان کی عیادت کے لئے گئے تو وہاں سیدنا سہل بن حنیف بھی آئے ہوئے تھے اسی دوران سیدنا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو بلایا جس نے ان کے حکم پر ان کے نیچے بچھا ہوا نمط نکال لیا سیدنا سہل نے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ اس پر تصویریں ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق جو فرمایا ہے وہ آپ بھی جانتے ہیں سیدنا سہل نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑوں میں بنے ہوئے نقش کو مستثنیٰ نہیں کیا انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں لیکن مجھے اسی میں اپنے لئے راحت محسوس ہوتی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15979)

تصویر کے جائز ہونے کیلئے ایک مسلمان کیلئے قرآنِ مجید کی سورۃ سبا 34 آیت نمبر 13 ہی کافی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ خدا کے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت سلیمان علیہ السلام، جنّات سے تصویریں بنواتے تھے۔ قرآن میں ہے :

قران:

يَعْمَلُونَ لَهُ مَا يَشَاءُ مِن مَّحَارِيبَ وَتَمَاثِيلَ وَجِفَانٍ كَالْجَوَابِ وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ ۚ اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا ۚ وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ (13/34)

ترجمہ: ''وہ (جنّات) جو وہ (حضرت سلیمان علیہ السلام) چاہتے وہ اُس کیلئے قلعے بناتے اور تصویریں (مورتیاں) اور حوض جیسے لگن اور ایک جگہ جمی ہوئی (دیگیں)، اے خاندانِ داؤد! تم شکر بجالا کر عمل کرو اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہیں۔''

{سورۃ سبا 34 آیت نمبر 13}

تصویر کے بارے میں اصل اِعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اِس میں اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی بنائی اور پیدا کی ہوئی چیزوں کی تصویر بنانا ہرگز صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کیونکہ ہم جو تصویر بناتے یا کھینچتے ہیں وہ تخلیق نہیں بلکہ تقلید ہے مثلاً سورۃ الفاتحہ کی آیات جیسی کوئی آیت بنانے کی کوشش کرنا تو اللہ تعالیٰ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا ہے لیکن اگر کوئی شخص سورۃ الفاتحہ کی نقل کرے یا اس کی عکسی تصویر لے تو یہ اللہ کی صفتِ خلق سے مماثلت پیدا کرنا نہیں کہلاتا۔ اِسی طرح اِنسانی آنکھ کی پیوند کاری، خدا کی صفتِ خلق سے مماثلت نہیں کیونکہ اللہ نے آنکھ کو تخلیق کیا جبکہ ڈاکٹر آنکھ کی تخلیق نہیں کرتا بلکہ اللہ کے عطا کردہ علم کے مطابق صفتِ تقلید سے کام لیتا ہے۔

جہنم سے جنت ٹرانسفر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر کیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ جو لوگ اِس دنیا میں اعمالِ صالحہ کریں گے، آخرت میں اُن کا ٹھکانہ جنّت ہے اور جو لوگ اِس دُنیا میں بُرے اعمال کریں گے، قیامت کے دن اُن کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔اِس کے ساتھ ساتھ اللہ نے فرمایا کہ جو لوگ جنّت یا جہنّم میں جائیں گے وہ ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وہیں رہیں گے، کوئی شخص جنّت سے جہنّم یا جہنّم سے جنّت میں نہیں جاسکے گا۔ سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر80 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ یہودیوں کا عقیدہ تھا کہ :

قران:

وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ط قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ (80/2)

ترجمہ: ’’ اور اُنہوں نے کہا کہ ہمیں آگ ہر گز نہ چھوئے گی، گنتی کے چند دن کے سوا، اے نبیؐ! آپؐ فرمادیں کیا تم نے اللہ کے پاس سے کوئی وعدہ لیا ہے کہ اللہ اپنے وعدے کے خلاف ہر گز نہیں کرے گا۔ کیا تم اللہ پر وہ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر80}

اس کے بعد اگلی دو آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے :

قران:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (81/2)

ترجمہ: ’’ کیوں نہیں جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اُس کو اُس کی خطائوں نے گھیر لیا، پس یہی لوگ دوزخی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر81}

قران:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (82/2)

ترجمہ: ’’ اور جو لوگ اِیمان لائے اور اُنہوں نے اچھے اعمال کیے، یہی لوگ جنّت والے ہیں، وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2 آیت نمبر82}

قیامت کے دِن اعمال کے مطابق جو بھی فیصلہ ہو گا وہ حتمی ہو گا،اِس بات کو قرآن نے بیسیوں مقامات پر بیان کیا ہے،چند حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت نمبر 69

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52

سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 14

سورۃ حٰم السجدۃ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 28

سورۃ محمد سورہ نمبر 47 آیت نمبر 15

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 14

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 93

سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 63

سورۃ الحشر سورہ نمبر 59 آیت نمبر 17

سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 116

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 39

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 217

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 257

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 285

سورۃ المائدۃ سورہ نمبر 5 آیت نمبر 80

قرآن کا فیصلہ تو آپ نے پڑھ لیا،اب آیئے مسند احمد کی طرف جس میں قرآن کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے :

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

حدیث قدسی) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، وَأَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَخْرُجُ أَرْبَعَةٌ مِنَ النَّارِ، قَالَ أَبُو عِمْرَانَ: أَرْبَعَةٌ، وقَالَ ثَابِتٌ: رَجُلَانِ، فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ، ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمَا إِلَى النَّارِ، قَالَ: فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، قَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَنِي فِيهَا، فَيُنْجِيهِ اللَّهُ مِنْهَا ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہنم سے چار آدمیوں کو نکالا جائے گا، انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ دوبارہ انہیں جہنم میں بھیجنے کا حکم دے دے گا، ان میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر کہے گا کہ پروردگار! مجھے تو یہ امید ہو گئی تھی کہ اگر تو مجھے جہنم سے نکال رہا ہے تو اس میں دوبارہ واپس نہ لوٹائے گا؟ اللہ تعالیٰ اسے نجات عطاء فرمادے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14041)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

سفارش

حدیث قدسی) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ) اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا مُيِّزَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ، فَدَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، قَامَتِ الرُّسُلُ فَشَفَعُوا فَيَقُولُ: انْطَلِقُوا، أَوْ اذْهَبُوا، فَمَنْ عَرَفْتُمْ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدْ امْتُحِشُوا، فَيُلْقُونَهُمْ فِي نَهَرٍ، أَوْ عَلَى نَهَرٍ، يُقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ، قَالَ: فَتَسْقُطُ مَحَاشُّهُمْ عَلَى حَافَةِ النَّهَرِ، وَيَخْرُجُونَ بِيضًا مِثْلَ الثَّعَارِيرِ، ثُمَّ يَشْفَعُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا أَوْ انْطَلِقُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ قِيرَاطٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُمْ، قَالَ: فَيُخْرِجُونَ بَشَرًا، ثُمَّ يَشْفَعُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا أَوْ انْطَلِقُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الْآنَ أُخْرِجُ بِعِلْمِي وَرَحْمَتِي، قَالَ: فَيُخْرِجُ أَضْعَافَ مَا أَخْرَجُوا وَأَضْعَافَهُ، فَيُكْتَبُ فِي رِقَابِهِمْ عُتَقَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ فِيهَا الْجَهَنَّمِيِّينَ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت اور اہل جہنم میں امتیاز ہو جائے گا اور جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو پیغمبران گرامی کھڑے ہو کر سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا جاؤ اور جس جس کو پہچانتے ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ چنانچہ وہ انہیں نکال لائیں گے اس وقت ان لوگوں کے چہرے جھلس چکے ہوں گے پھر انہیں نہر حیات میں غوطہ دیا جائے گا جب وہ وہاں سے نکلیں گے تو ان کی ساری کی ساری سیاہی نہر کے

کنارے ہی گر جائے گی اور وہ ککڑیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرام دوبارہ سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں قیراط کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے جہنم سے نکال لاؤ چنانچہ وہ بہت سے انسانوں کو نکال لائیں گے پھر سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ چنانچہ وہ بہت سے انسانوں کو نکال لائیں گے اس کے بعد اللہ فرمائے گا اب میں اپنے علم و فضل سے لوگوں کو جہنم سے نکالتا ہوں چنانچہ پہلے سے دگنی تگنی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لایا جائے گا اور ان کی گردن پر لکھ دیا جائے گا کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں پھر جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14491)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

حدیث قدسی) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ وَهُوَ الْحُدَّانِيُّ) ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُهَلَّبِ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: كُنْتُ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ تَكْذِيبًا بِالشَّفَاعَةِ، حَتَّى لَقِيتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ كُلَّ آيَةٍ ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا خُلُودُ أَهْلِ النَّارِ، فَقَالَ: يَا طَلْقُ، أَتُرَاكَ أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللَّهِ مِنِّي، وَأَعْلَمَ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَاتَّضَعْتُ لَهُ، فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ، بَلْ أَنْتَ أَقْرَأُ لِكِتَابِ اللَّهِ مِنِّي، وَأَعْلَمُ بِسُنَّتِهِ مِنِّي، قَالَ: فَإِنَّ الَّذِي قَرَأْتَ أَهْلُهَا هُمْ الْمُشْرِكُونَ، وَلَكِنْ قَوْمٌ أَصَابُوا ذُنُوبًا فَعُذِّبُوا بِهَا، ثُمَّ أُخْرِجُوا، صُمَّتَا وَأَهْوَى بِيَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ، إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ" وَنَحْنُ نَقْرَأُ مَا تَقْرَأُ.

طلق بن حبیب کہتے ہیں کہ میں پہلے شفاعت کی تکذیب کرنے والے لوگوں میں سب سے زیادہ شدت پسند تھا حتی کہ ایک دن میری ملاقات سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ہو گئی میں نے ان کے سامنے وہ تمام آیات پڑھ دیں جن میں اللہ تعالیٰ نے جہنمیوں کا جہنم میں ہمیشہ رہنا ذکر کیا ہے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ اے طلق تمہارا کیا خیال ہے کہ تم مجھ سے زیادہ قرآن پڑھتے ہو؟ مجھ سے زیادہ قرآن پڑھنے والے ہیں اور آپ ہی مجھ سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو جانتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ تم نے جتنی بھی آیات پڑھی ہیں ان سب کا تعلق مشرکین سے ہے البتہ وہ لوگ جن سے گناہ سرزد ہوئے ہوں انہیں سزا کے بعد جہنم سے نکال لیا جائے گا یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں گے اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو کہ انہیں جہنم سے نکال لیا جائے گا حالانکہ جو آیات تم پڑھتے ہو ہم بھی وہ پڑھتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14534)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

حدیث قدسی) حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا) عَنِ الْوُرُودِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى كَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ، فَيُدْعَى بِالْأُمَمِ وَبِأَوْثَانِهَا وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ، الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ مَا تَنْتَظِرُونَ؟، فَيَقُولُونَ: نَنْتَظِرُ رَبَّنَا، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْهِ"، قَالَ: "فَيَتَجَلَّى لَهُمْ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يَضْحَكُ، وَيُعْطِي كُلَّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ، مُنَافِقٍ وَمُؤْمِنٍ نُورًا، وَتَغْشَاهُ ظُلْمَةٌ، ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ مَعَهُمْ الْمُنَافِقُونَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ، فِيهِ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ، يَأْخُذُونَ مَنْ شَاءَ، ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ، وَيَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ، فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُونَ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ ذَلِكَ حَتَّى تَحِلَّ الشَّفَاعَةُ، فَيَشْفَعُونَ حَتَّى يُخْرَجَ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مِمَّنْ فِي قَلْبِهِ مِيزَانُ شَعِيرَةٍ، فَيُجْعَلَ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ، وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يُهَرِيقُونَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْمَاءِ، حَتَّى يَنْبُتُونَ نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ، وَيَذْهَبُ حُرَقُهُمْ، ثُمَّ يَسْأَلُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، حَتَّى يُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا".

ابو زبیر نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ورود کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن ہم تمام لوگوں سے اوپر ایک ٹیلے پر ہوں گے درجہ بدرجہ تمام امتوں اور ان کے بتوں کو بلایا جائے گا پھر ہمارا پروردگار ہمارے پاس آکر پوچھے گا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو لوگ جواب دیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں وہ کہے گا کہ میں ہی تمہارا رب ہوں لوگ کہیں گے کہ ہم اسے دیکھنے تک یہیں ہیں چنانچہ پروردگار ان کے سامنے اپنی ایک تجلی ظاہر فرمائے گا جس میں وہ مسکرا رہا ہو گا اور ہر انسان کو خواہ منافق ہو یا پکا مومن، ایک نور دیا جائے گا پھر اس پر اندھیرا چھا جائے گا پھر مسلمانوں کے ساتھ منافق کا نور بجھ جائے گا اور مسلمان اس پل صراط سے نجات پا جائیں گے۔ نجات پانے والے مسلمانوں کا پہلا گروہ اپنے چہروں میں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گا یہ لوگ ستر ہزار ہوں گے اور ان کا حساب نہ ہو گا دوسرے نمبر پر نجات پانے والے اس ستارے کی مانند ہوں گے جو آسمان میں سب سے زیادہ روشن ہوں پھر درجہ بدرجہ یہاں تک کہ شفاعت کی اجازت دے دی جائے گی اور لوگ سفارش کریں گے جس کی بناء وہ شخص جہنم سے نکال لیا جائے گا جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا اور اسے صحن جنت میں لے جایا جائے گا اور اہل جنت اس پر پانی بہانے لگیں گے حتی کہ وہ اس طرح اگ آئیں گے جیسے سیلاب میں خودرو پودے اگ آتے ہیں اور ان کے جسم کی جلن دور ہو جائے گی پھر اللہ ان سے پوچھے گا اور انہیں دنیا سے دس گنا زیادہ اجر عطا فرمائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14721)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ) ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُونَ فِيهَا إِلَّا دَارَاتِ، وُجُوهِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم سے ایک ایسی جماعت نکلے گی جس کے چہرے کی گولائی کے علاوہ سب کچھ جل چکا ہو گا حتی کہ وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14828)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

حدیث قدسی) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ اللَّيْثِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ،) حَدَّثَنِي جَابِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ أَقْوَامًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَمَا مُحِشُوا فِيهَا، فَيُنْطَلَقُ بِهِمْ إِلَى نَهَرٍ فِي الْجَنَّةِ، يُقَالُ لَهُ: نَهَرُ الْحَيَاةِ، فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ، فَيَخْرُجُونَ مِنْهُ أَمْثَالَ الثَّعَارِيرِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں کو جب جہنم سے نکالا جائے گا تو اس وقت تک ان لوگوں کے چہرے جھلس چکے ہوں گے پھر انہیں نہر حیات میں غوطہ دلایا جائے گا جب وہ وہاں سے نکلیں گے تو وہ ککڑیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15048)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعَ عَمْرٌو، جَابِرًا، يَقُولُ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَوْمٌ يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے کانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالی جہنم سے کچھ لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15076)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

حدیث قدسی) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ, حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ, أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ, أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ, قَالَ: "نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى كَذَا وَكَذَا", انْظُرْ أَيْ ذَلِكَ فَوْقَ النَّاسِ, قَالَ: "فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ, الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ, ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذَلِكَ, فَيَقُولُ: مَنْ تَنْتَظِرُونَ؟, فَيَقُولُونَ: نَنْتَظِرُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ, فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ, فَيَقُولُونَ: حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْكَ, فَيَتَجَلَّى لَهُمْ يَضْحَكُ", قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ وَيَتَّبِعُونَهُ, وَيُعْطَى كُلُّ إِنْسَانٍ مُنَافِقٍ أَوْ مُؤْمِنٍ نُورًا, ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ, عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ, وَحَسَكٌ تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللَّهُ, ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِ, ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ فَتَنْجُو أَوَّلُ زُمْرَةٍ, وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ, سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُونَ, ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ, ثُمَّ كَذَلِكَ, ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ, حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ, وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً, فَيُجْعَلُونَ بِفِنَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ, وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّونَ عَلَيْهِمِ الْمَاءَ, حَتَّى يَنْبُتُونَ نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ, ثُمَّ يَسْأَلُ حَتَّى يُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا".

ابوزبیر نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ورود کے متعلق سوال کیا انہوں نے فرمایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن ہم تمام لوگوں سے اوپر ایک ٹیلے پر ہوں گے درجہ بدرجہ تمام امتوں اور ان کے بتوں کو بلایا جائے گا پھر ہمارا پروردگار ہمارے پاس آکر پوچھے گا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو لوگ جواب دیں گے کہ ہم اپنے پروردگار کا انتظار کر رہے ہیں وہ کہے گا کہ میں ہی تمہارا رب ہوں لوگ کہیں گے کہ ہم اسے دیکھنے تک یہیں ہیں چنانچہ پروردگار ان کے سامنے اپنی ایک تجلی ظاہر فرمائے گا جس میں وہ مسکرا رہا ہو گا اور ہر انسان کو خواہ منافق ہو یا پکا مومن ایک نور دیا جائے گا پھر اس پر اندھیرا چھا جائے گا پھر مسلمانوں کے ساتھ منافق بھی پیچھے پیچھے پل صراط پر چڑھیں گے جس میں کانٹے اور چبھنے والی چیزیں ہوں گی جو لوگوں کو اچک لیں گی اس کے بعد منافقین کا نور بجھ جائے گا اور مسلمان اس پر پل صراط سے نجات پا جائیں گے نجات پانے والے مسلمانوں کا پہلا گروہ اپنے چہروں میں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہو گا یہ لوگ ستر ہزار ہوں گے اور ان کا کوئی حساب نہ ہو گا دوسرے نمبر پر نجات پانے والے اس ستارے کی مانند ہوں گے جو آسمان میں سب سے زیادہ روشن ہوں پھر درجہ

بدرجہ یہاں تک کہ شفاعت کی اجازت دیدی جائے گی اور لوگ سفارش کریں گے جس کی بناء پر ہر وہ شخص جہنم سے نکال لیا جائے گا جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا اور اسے صحن جنت میں لے جایا جائے گا اور اہل جنت اس پر پانی بہانے لگیں گے حتی کہ وہ اس طرح اگ آئیں گے جیسے سیلاب میں خودرو پودے اگ آتے ہیں اور ان کے جسم کی جلن دور ہو جائے گی پھر اللہ ان سے پوچھے گا کہ اور انہیں دنیا اور اس سے دس گنا زیادہ عطا فرمائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15115)

حدیث:

جہنم سے جنت ٹرانسفر

حدیث قدسی) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يُعَذَّبُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ فِي النَّارِ حَتَّى يَكُونُوا حُمَمًا فِيهَا، ثُمَّ تُدْرِكُهُمُ الرَّحْمَةُ، فَيَخْرُجُونَ فَيُلْقَوْنَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَرُشُّ عَلَيْهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْمَاءَ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْغُثَاءُ فِي حِمَالَةِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل توحید میں سے کچھ لوگ جہنم میں عذاب دیئے جائیں گے جب وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے تو رحمت الٰہی ان کی دستگیری کرے گی اور انہیں جہنم سے نکال کر جنت کے دروازے پر ڈال دیا جائے گا اور ان پر اہل جنت پانی چھڑکے گے جس سے وہ اس طرح اگ آئیں گے جیسے سیلاب میں جھاڑ جھنکار اگ آتے ہیں پھر وہ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15198)

حدیث:

ٹرانسفر۔اللہ تعالی جہنم سے کچھ لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ النَّارِ قَوْمًا، فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی جہنم سے کچھ لوگوں کو نکال کر جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14312)

حکم عدولی

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (31/3)

ترجمہ: ”آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر3 آیت نمبر31}

قران:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (80/4)

” جس نے رسولؐ کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے رُو گردانی کی تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگہبان نہیں بھیجا۔“

{سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر80}

قران:

کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسولؐ کو اپنا حکم تسلیم نہ کرلے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر65}

قران:

رسولؐ کی اطاعت بہت ضروری ہے۔

{سورۃ النساء سورہ نمبر4 آیت نمبر46}

قران:

رسولؐ کی اطاعت کرو۔

سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر32۔سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر132۔سورۃآل عمران سورہ نمبر3آیت نمبر172 ۔ سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر59۔سورۃالمائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر92۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر1۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر20۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر24۔سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر59۔سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر70۔سورۃالزخرف سورہ نمبر43آیت نمبر33۔سورۃالحجرات سورہ نمبر49آیت نمبر14۔سورۃالمجادلہ سورہ نمبر58آیت نمبر13۔سورۃالتغابن سورہ نمبر64آیت نمبر12)

قران:

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کرتے تھے۔

سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر100۔سورۃالانفال سورہ نمبر8آیت نمبر64۔سورۃالتوبۃ سورہ نمبر9آیت نمبر117۔سورۃیوسف} سورہ نمبر12آیت نمبر108۔سورۃالشعراء سورہ نمبر26آیت نمبر215۔سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر285۔سورۃالنساء سورہ نمبر4آیت نمبر46۔سورۃالمائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر7۔سورۃالنور سورہ نمبر24آیت نمبر51{

غور کیجیے اللہ تعالی، قرآنِ مجید میں اعلان فرمارہاہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی کامل پیروی کیاکرتے تھے لیکن مسند احمد میں ہے کہ صحابہ کرامؓ، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے احکامات کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ملاحظہ کیجیے چند احادیث :

حدیث:

حکم عدولی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلَى رَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: " ارْكَبْهَا "، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: وَيْحَكَ، أَوْ: وَيْلَكَ، ارْكَبْهَا ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک آدمی پر ہوا جو قربانی کا جانور ہانکتے ہوئے چلا جارہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سوار ہونے کے لئے فرمایا: اس نے کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تین مرتبہ اس سے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14098)

حدیث:

حکم عدولی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَنْهَى أَحَدَنَا إِذَا جَاءَ مِنْ سَفَرٍ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ"، قَالَ: فَطَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رات کے وقت شہر میں داخل ہو کر بلا اطلاع اپنے گھر جانے منع فرمایا ہے لیکن ان کے بعد ہم اس طرح کرنے لگے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14862)

حدیث:

حکم عدولی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، أَنَّ "النَّاسَ كَانُوا يُكْرُونَ الْمَزَارِعَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَاذِيَانَاتِ وَمَا سَقَى الرَّبِيعُ وَشَيْئًا مِنَ التِّبْنِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِرَاءَ الْمَزَارِعِ بِهَذَا، وَنَهَى عَنْهَا". قَالَ رَافِعٌ: لَا بَأْسَ بِكِرَائِهَا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيرِ.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں لوگ قابل کاشت زمین سبزیوں پانی کی نالیوں اور کچھ بھوسی کے عوض بھی کرایہ پر دیدیتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے عوض اسے اچھا نہیں سمجھا اس لئے اس سے منع فرمادیا البتہ درہم یا دینار کے عوض اسے کرائے پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15809)

باب نمبر۔6

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

قرآنِ کریم میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ط اَفَاۡئِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ (34/21)

ترجمہ : ”اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) سے پہلے کسی بشر کو ہمیشگی نہیں دی، پس اگر آپ انتقال کر گئے تو کیا وہ ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃ الانبیاء سورہ نمبر 21 آیت نمبر 34}

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰؑ کے قول کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

قران:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ

اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول فوت ہو چکے ہیں پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ (آل عمران: ۱۴۵)

قران:

وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔

اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں موجود رہا پس جب تو نے مجھے وفات دے دی تو۔ تو ہی ان پر نگران تھا۔ (مائدہ: ۱۱۸)

لیکن حدیث کی رُو سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور دوبارہ نازل ہونگے۔

حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

حضرت عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ, قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ, أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ, يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ, ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ", قَالَ: "فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ, فَيَقُولُ: أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ بِنَا, فَيَقُولُ: لَا, إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ, تَكْرِمَةَ اللَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت کا ایک گروہ قیامت تک ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا اور غالب رہے گا یہاں تک کہ سیدنا عیسیٰ نازل ہو جائیں گے تو ان کا امیر عرض کرے گا کہ آپ آگے بڑھ کر نماز پڑھائیے لیکن وہ جواب دیں گے نہیں تم میں سے بعض بعض پر امیر ہیں تاکہ اللہ اس امت کا اعزاز فرما سکے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15127)

حدیث:

حضرت عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ, قَالَ: سَمِعْتُ مُجَمِّعَ ابْنَ جَارِيَةَ, أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: "يَقْتُلُهُ ابْنُ مَرْيَمَ بِبَابِ لُدٍّ".

سیدنا مجمع بن جاریہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے سیدنا عیسیٰ باب لد نامی جگہ پر قتل کریں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15466)

حدیث:

حضرت عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ, قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ, قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ, أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ, عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمِّي مُجَمِّعَ ابْنَ جَارِيَةَ, يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ".

سیدنا مجمع بن جاریہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے سیدنا عیسیٰ باب لد نامی جگہ پر قتل کریں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15467)

حدیث:

حضرت عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعٍ, قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ".

سیدنا مجمع بن جاریہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے سیدنا عیسیٰ باب لد نامی جگہ پر قتل کریں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15468)

حدیث:

حضرت عیسیٰ دوبارہ زندہ ہو کر آئیں گے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُجَمِّعِ ابْنِ جَارِيَةَ, قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ, أَوْ إِلَى جَانِبِ لُدٍّ".

سیدنا مجمع بن جاریہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اسے سیدنا عیسیٰ باب لد نامی جگہ پر قتل کریں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15469)

بٹائی یا ٹھیکہ

قرآن کے پیش کردہ معاشی نظام کا زرّیں اُصول ہے کہ معاوضہ محنت کا ہے، سرمائے کا نہیں۔ نظام سرمایہ داری کے پیروکاروں کو اِس اُصول کی سمجھ نہیں آرہی تھی، اِس لیے وہ کہتے تھے کہ " تجارت اور سُود ایک ہی چیز ہے" {275/2}۔ اُنہیں یہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ ایک شخص ایک کاروبار میں ایک سو {100} روپے لگا کر ایک ماہ میں بیس {20} روپے منافع کماتا ہے جسے قرآن جائز قرار دیتا ہے جبکہ دوسری طرف ایک شخص ایک سو {100} روپے کسی دوسرے آدمی کو بطور قرض دیتا ہے اور ایک ماہ بعد وہ بھی بیس {20} روپے بطور سُود کماتا ہے، یہ بیس روپے کیسے حرام ہو جاتے ہیں؟ فرمایا "اللہ نے تجارت کو حلال کیا اور سُود کو حرام کیا ہے" {275/2}۔

تجارت میں چونکہ اِنسان سرمائے کے ساتھ محنت بھی کرتا ہے اِس لیے وہ جو کچھ اصل زر سے زائد لے رہا ہوتا ہے وہ دراصل اپنی محنت کا معاوضہ ہوتا ہے نہ کہ سرمائے کا، اِس لیے یہ حلال ہے جبکہ سُود میں چونکہ محنت نہیں ہوتی لہٰذا اللہ نے اِسے حرام قرار دیا ہے۔ المختصر یہ کہ ہر وہ مال جو سرمائے کے بل بوتے پر اور محنت کے بغیر حاصل ہو جائے، حرام ہے جیسے سُودی قرضے دینا، زمین خرید کر مزارعوں کو کاشت کرکے {INVEST} کیلئے دے دینا اور پیداوار کا ایک حصّہ بِلا محنت ہتھیا لینا، مکان کرایہ پر دینا، کسی دوسرے کے کاروبار میں روپیہ بِلا محنت منافع میں حصّہ دار بن جانا، بینک میں روپیہ جمع کرا دینا اور بغیر محنت کے منافع لینا وغیرہ۔

حیرت ہے درج ذیل روایتوں میں حضور ﷺ سے یہ منسوب کیا جا رہا ہے کہ آپ ٹھیکے پر زمین دیتے تھے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

حضور ﷺ نے ٹھیکے پر زمین دی

صحیح حدیث ابنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، 999 فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ: ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ، فَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الأَرْضَ وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الأَرْضَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے یہودیوں سے وہاں (کی زمین میں) پھل کھیتی اور جو بھی پیداوار ہو، اس کے آدھے حصے پر معاملہ کیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے اپنی بیویوں کو سو وسق دیتے تھے۔ جس میں اسی وسق کھجور ہوتی اور بیس وسق جو، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہدِ خلافت میں) جب خیبر کی زمین تقسیم کی تو ازواجِ مطہرات کو آپ نے اس کا اختیار

دیا کہ (اگر وہ چاہیں تو) انھیں بھی وہاں کا پانی اور قطعہ زمین دے دیا جائے یا وہی پہلی صورت باقی رکھی جائے۔ چنانچہ بعض نے زمین لینا پسند کی اور بعض نے (پیداوار سے) وسق لینا پسند کیا۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہانے زمین ہی لینا پسند کی تھی۔

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 999)

حدیث:

حضورﷺ نے ٹھیکے پر زمین دی

صحیح حدیث ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ، أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ وَكَانَ 1000 رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، وَكَانَتِ الأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا للهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِلْمُسْلِمِينَ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوا بِهَا حَتَّى أَجْلاَهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہمانے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودیوں اور عیسائیوں کو سرزمینِ حجازسے نکال دیا تھا اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر فتح پائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یہودیوں کو وہاں سے نکالنا چاہا تھا۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں فتح حاصل ہوئی تو اس کی زمین اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی ہو گئی تھی۔آپ کا ارادہ یہودیوں کو وہاں سے باہر کرنے کا تھا، لیکن یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہیں رہنے دیں۔ہم (خیبر کی اراضی کا) سارا کام خود کریں گے اور اس کی پیداوار کا نصف حصہ لے لیں گے۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا جب تک ہم چاہیں تمھیں اس شرط پر یہاں رہنے دیں گے۔چنانچہ وہ لوگ وہیں رہے اور پھر عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں تیما اور اریحا کی طرف جلا وطن کر دیا۔(کیونکہ وہ ہر وقت مسلمانوں کے خلاف خفیہ سازشیں کیا کرتے تھے)

(اللؤلؤوالمرجان،حدیث نمبر: 1000)

دوسری طرف مسند احمد میں ہی درج بالا روایتوں کی نفی کی جارہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

زمین ٹھیکے پر مت دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ عَلَى عَهْدِ) رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنُصِيبُ مِنَ الْبُسْرِ، وَمِنْ كَذَا، فَقَالَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيُحْرِثْهَا أَخَاهُ، وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں ہم لوگ زمین کو بٹائی پر دے دیتے تھے جس سے ہمیں کچی اور دوسری کھجوریں مل جاتی تھیں، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین ہو، اسے خود کاشت کرنی چاہیے یا اپنے بھائی کو اجازت دے دے، ورنہ چھوڑ دے (کرائے پر نہ دے)۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14352)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ) مِينَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا: وَبَيْعِ السِّنِينَ، وَعَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا، وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ، بٹائی، کئی سالوں کے ٹھیکے پر پھلوں کی فروخت اور مخصوص درختوں کے استثناء سے منع فرمایا ہے البتہ اس بات کی اجازت دی ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ کو عاریۃ کسی غریب کے حوالے کر دے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14921)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،) قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ". فَذَكَرَ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا رَأَيْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَطْلُبُ أَرْضًا مُخَابَرَةً فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا، إِنَّ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، وَهُوَ يَطْلُبُ أَرْضًا يُخَابِرُ بِهَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرائے سے منع کیا ہے کسی شخص نے یہ بات سیدنا ابن عمر سے ذکر کی تو اس مجلس میں موجود ایک آدمی کہنے لگا کہ میں نے تو خود سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے بیٹے کو بٹائی پر زمین لیتے ہوئے دیکھا ہے سیدنا ابن عمر نے فرمایا: اسے دیکھو اس کے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث بیان کر رہے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے یہ اس نوعیت کا معاملہ کرتا پھرتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15182)

حدیث:

زمین بٹائی پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرًا، سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: " كُنَّا نُخَابِرُ، وَلَا نَرَى) بِذَلِكَ بَأْسًا، حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ، فَتَرَكْنَاهُ ".

سیدنا ابن عمر سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو بٹائی پر دے دیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے بعد میں سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا ہے اس لئے ہم نے اسے ترک کر دیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15803)

حدیث:

زمین بٹائی پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ) خَدِيجٍ، قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَقْلِ "، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْحَقْلُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ كَرِهَ الثُّلُثَ وَالرُّبُعَ، وَلَمْ يَرَ بَأْسًا بِالْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ يَأْخُذُهَا بِالدَّرَاهِمِ.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حقل سے منع فرمایا ہے راوی نے پوچھا کہ حقل سے کیا مراد ہے انہوں نے جواب دیا کہ تہائی اور چوتھائی کے عوض زمین کو بٹائی پر دینا یہ حدیث سن کر ابراہیم نے بھی اس کے مکروہ ہونے کا فتوی دے دیا اور دراہم کے عوض زمین لینے پر کوئی حرج نہیں سمجھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15811)

حدیث:

زمین بٹائی پر دینا منع ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ، قَالَ: كَانَ أَحَدُنَا إِذَا اسْتَغْنَى عَنْ أَرْضِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: يَشْتَرِطُ ثَلَاثَ جَدَاوِلَ وَالْقُصَارَةَ، وَالْقُصَارَةُ مَا سَقَطَ مِنَ السُّنْبُلِ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ سیدنا ابن عمر سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو بٹائی پر دے دیا کرتے تھے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے بعد میں سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اس لئے ہم نے اسے ترک کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15816)

حدیث:

زمین بٹائی پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى: عَنْ عُبَيْدِ) اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِي الْمَزَارِعَ، فَبَلَغَهُ أَنَّ رَافِعًا يَأْثُرُ فِيهِ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ إِلَى الْبَلَاطِ، فَسَأَلَهُ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ"، فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ كِرَاءَهَا. قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: فَذَهَبَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ، وَذَهَبْتُ مَعَهُ. وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ أَيْضًا قَالَ: فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ، وَذَهَبْتُ مَعَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو بٹائی پر دے دیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے بعد میں سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے ہم نے اسے ترک کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15818)

حدیث:

بٹائی منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ يَرْفُقُ بِنَا، وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَقُ بِنَا، " نَهَانَا أَنْ نَزْرَعَ أَرْضًا إِلَّا أَرْضًا يَمْلِكُ أَحَدُنَا رَقَبَتَهَا أَوْ مِنْحَةَ رَجُلٍ ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسی چیز سے منع فرمایا ہے جو ہمارے لئے نفع بخش ہو سکتی تھی لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لئے اس سے بھی زیادہ نفع بخش ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع کرتے ہوئے فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے اگر خود نہیں کر سکتا اپنے کسی بھائی کو اجازت دیدے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15822)

حدیث:

بٹائی منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنُكْرِيهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى، فَجَاءَنَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُومَتِي، فَقَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا، وَطَاعَةُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا، " نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ، فَنُكْرِيَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى، وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يُزْرِعَهَا، وَكَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں زمین کو بٹائی پر ایک تہائی، چوتھائی یا طے شدہ غلے پر کرایہ کی صورت میں دے دیا کرتے تھے لیکن ایک دن میرے ایک پھوپھا میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہو سلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا ہے جو کہ ہمارے لئے نفع بخش تھا لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت زیادہ نفع بخش ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بٹائی پر زمین دینے سے اور ایک تہائی یا چوتھائی یا طے شدہ غلے کے عوض کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے اور زمین کے مالک کو حکم دیا کہ خود کاشت کاری کرے یا دوسرے کو اجازت دیدے لیکن کرایہ پر اور اس کے علاوہ صورتوں کو آپ نے ناپسند کیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15823)

حدیث:

زمین بٹائی پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ) يَقُولُ: "مَا كُنَّا نَرَى بِالْخَبْرِ بَأْسًا، حَتَّى زَعَمَ ابْنُ خَدِيجٍ عَامَ أَوَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ".

سیدنا ابن عمر سے مروی ہے کہ ہم لوگ زمین کو بٹائی پر دے دیا کرتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے بعد میں سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اس لئے ہم نے اسے ترک کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15824)

حدیث:

زمین بٹائی پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ:) أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ خَدِيجٍ، مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ؟ قَالَ رَافِعٌ: لَقَدْ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ".

سیدنا ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابن خدیج آپ زمین کو کرایہ پر دینے کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی حدیث بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے دو چچاؤں سے جو شرکاء بدر میں سے تھے اپنے اہل خانہ کو یہ حدیث سناتے ہوئے سنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر لینے دینے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15825)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، أَوْ عَجَزَ عَنْهَا، فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ وَلَا يُؤَاجِرْهَا".)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کے پاس زمین ہو اسے چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے، اگر خود نہیں کر سکتا یا اس سے عاجز ہے تو اپنے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دے دے، کرایہ پر نہ دے۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14242)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعَهَا، أَوْ عَجَزَ عَنْهَا، فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا".)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو، اسے چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے، اگر خود نہیں کر سکتا یا اس سے عاجز ہو تو اپنے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دے دے، کرایہ پر نہ دے۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14269)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، وَقَالَ ابْنُ مُصْعَبٍ: عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَتْ لِرِجَالٍ فُضُولُ أَرَضِينَ، فَكَانُوا يُؤَاجِرُونَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ".)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں کے پاس ضرورت سے زائد زمینیں تھیں وہ انہیں تہائی، چوتھائی اور نصف پیداوار کے عوض کرائے پر دے دیتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو اسے چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دیدے ورنہ اپنی زمین اپنے پاس سنبھال کر رکھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14813)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) (حدیث موقوف) وَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، وَأَنَا شَاهِدٌ: وَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ) مُوسَى، وَأَنَا شَاهِدٌ: حَدَّثَكَ جَابِرٌ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ، وَلَا يُكْرِيهَا"؟، قَالَ: عَطَاءٌ: نَعَمْ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو اسے چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دیدے کرایہ پر نہ دے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14918)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مَطَرٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ) اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ عَجَزَ عَنْهَا، فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ، وَإِلَّا فَلْيَدَعْهَا وَلَا يُكَارِيهَا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو اسے چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے اگر خود نہیں کر سکتا یا اس سے عاجز ہو تو اپنے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دے دے کرایہ پر نہ دے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14967)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ) جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو اسے چاہئے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دے دے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15006)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَزْرَعَهَا وَعَجَزَ عَنْهَا، فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو اسے چاہئے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے اگر خود نہیں کر سکتا یا اس سے عاجز ہو تو اپنے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دے دے کرایہ پر نہ دے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15211)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ) عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلُ أَرْضٍ، أَوْ مَاءٍ فَلْيَزْرَعْهَا، أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ، وَلَا تَبِيعُوهَا". فَسَأَلْتُ سَعِيدًا: "مَا لَا تَبِيعُوهَا الْكِرَاءُ؟"، قَالَ: نَعَمْ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی زائد زمین ہو یا پانی ہو اسے چاہئے کہ وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے یا اپنے بھائی کو ہدیہ کے طور پر دے دے کرایہ پر نہ دے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15283)

حدیث:

زمین ٹھیکے پر دینا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ،)
قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَيْدُ ابْنُ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا، وَطَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ أَنْفَعُ لَنَا، قَالَ: "مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا، فَإِنْ عَجَزَ عَنْهَا، فَلْيُزْرِعْهَا أَخَاهُ". قَالَ أَبُو عَبْد الرحمَن: قَالَ أَبِي: هَذَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَ عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وحَكَّامٌ.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسی چیز سے منع فرمایا ہے جو ہمارے لئے نفع بخش ہو سکتی تھی لیکن اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہمارے لئے اس سے بھی زیادہ نفع بخش ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص کے پاس کوئی زمین ہو وہ خود اس میں کھیتی باڑی کرے اگر خود نہیں کر سکتا تو اپنے کسی بھائی کو اجازت دیدے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15808)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرائے سے منع کیا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يَقُولُ:)
عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کے کرائے سے منع کیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14635)

دورانِ نماز بائیں پاؤں کے نیچے تھوکو

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مساجد کو پاک صاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔فرمانِ خداوندی ہے :

قران:

وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (125/2)

ترجمہ:'' ہم نے حکم دیا اِبراہیم علیہ السلام اور اِسماعیل علیہ السلام کو کہ وہ میرا گھر پاک رکھیں طواف،اِعتکاف،رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلیئے۔''(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر125)

حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو ایک اور مقام پر حکم ملا کہ :

قران:

وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (26/22)

'' میرے گھر کو طواف،قیام،رُکوع اور سجود کرنے والوں کیلیئے پاک صاف رکھنا۔''(سورۃ الحج سورہ نمبر22آیت نمبر26)

وہ گھر جن میں خُدا کا ذِکر ہوتا ہے،'' اُنہیں بلند کرنے کا حکم''۔

قران:

فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (36/24)

ترجمہ:'' اُن گھروں میں جن کے بلند کرنے،اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔''(سورۃ النور سورہ نمبر24آیت نمبر36)

ظاہر ہے کہ مسجد میں گندگی پھیلانے سے تو انہیں بلند نہیں کیا جا سکتا۔

قران:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ط اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ط لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (114/2)

ترجمہ: ”اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کیے جانے سے روکے اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے، ان کیلئے دنیا میں بھی رُسوائی ہے اور آخرت میں بھی بڑا عذاب ہے۔“(سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 114)

مسجد میں گندگی پھیلانا یا گندگی دیکھ کر اُسے صاف نہ کرنا بھی اللہ کے ذکر سے روکنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے کہ ”ہر نماز کے وقت اپنی زینت اِختیار کرو“ {31/7} اور فرمایا کہ مساجد کو آباد کرنا مومنوں ہی کا کام ہے {18/9} مشرکین انہیں آباد نہیں کیا کرتے {17/9}۔

مسجد کی صفائی کے بارے میں قرآنی تعلیم کے مطالعے کے بعد مسند احمد کی حدیث ملاحظہ کیجیے:

حدیث:

دوران نماز بائیں پاؤں کے نیچے تھوکو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلَا يَتْفُلَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ: تَحْتَ قَدَمِهِ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے، اس لئے اس حالت میں تم میں سے کوئی شخص اپنے دائیں جانب نہ تھوکا کرے بلکہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکا کرے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14099)

حدیث:

دوران نماز بائیں پاؤں کے نیچے تھوکو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14470)

حدیث:

دوران نماز بائیں جانب تھوکو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِذَا بَصَقَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يَبْصُقْ عَنْ يَمِينِهِ، وَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آکرم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14625)

حدیث:

دوران نماز بائیں پاؤں کے نیچے تھوکو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ, حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ, عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ, عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ (، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّلَمِيِّ, أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي, فَلَا يَبْصُقْ أَمَامَهُ, وَلَا عَنْ يَمِينِهِ, وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ, أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھوکے بلکہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15260)

تقدیر

اِسلام کا سارا نظام قانونِ مکافاتِ عمل پر قائم ہے۔ مکافاتِ عمل کے معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر کام کا ایک نتیجہ متعین کر دیا ہے، اِنسان جب بھی کوئی کام کرتا ہے خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا، اُس کا نتیجہ ضرور بالضرور برآمد ہوتا ہے، اگر کام اچھا ہے تو نتیجہ اچھا اور اگر کام بُرا ہے تو نتیجہ بھی بُرا۔ اِس قانون کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: "آپ اللہ کے قانون کو بدلتا ہوا نہ پائیں گے" {سورۃ الفاطر سورہ نمبر 35 آیت نمبر 43، سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 77، سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 23، سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 38}۔

طبیعی کائنات میں اِنسان کے سوا ہر چیز قوانینِ خداوندی کے مطابق کام کر رہی ہے۔ اللہ نے فرمایا: "آسمانوں اور زمین کی ہر شے اور فرشتے وہی کچھ کر رہے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے" {سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 49 تا 50}۔

ہم یہاں اِنسانی دُنیا کی بات کرنا چاہتے ہیں، اِنسانی دُنیا میں زندگی کے دو حصّے ہوتے ہیں۔ طبیعی زندگی اور اِنسانی زندگی۔ طبیعی زندگی میں تمام کام طبیعی قوانین کے مطابق طے پاتے ہیں مثلاً کھانا، پینا، سونا، جاگنا، صحت، بیماری اور موت وغیرہ۔ اس میں اِنسان کے اِختیار، اِرادہ اور علم کی بھی شرط نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جائے گی اور تکلیف ہو گی۔ اِس میں اِس بات کی کوئی قید نہیں کہ اِنسان کو اِس کا علم ہو کہ آگ میں اُنگلی جل جاتی ہے تو اُنگلی جلے اور اگر اِس کو اِس کا علم نہ ہو تو اُنگلی نہ جلے۔ دوسری بات یہ کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ اِنسان اپنے اِرادے اور فیصلے سے اُنگلی ڈالے تو اُنگلی جلے اور اگر کوئی دوسرا شخص اِس کی اُنگلی زبردستی آگ میں ڈال دے تو اُنگلی نہ جلے۔ اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ یہ قانون اِس قدر اٹل ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں کہ اُنگلی میری جلے اور درد کسی اور کو ہونے لگے۔ اور نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کوئی میرے درد میں سے کچھ حصّہ لے لے اور میری تکلیف میں تخفیف ہو جائے۔ نہ ہی یہ ممکن ہے کہ کسی کی سفارش پر درد مِٹ جائے یا میں رشوت دے کر اپنا درد ختم کروا لوں۔

دوسری طرف اِنسانی زندگی میں معاشرہ کچھ قوانین وضوابط مرتّب کرتا ہے جن کی پابندی سب افراد کیلئے ضروری ہوتی ہے، جو اِن قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے، معاشرہ اُسے مجرم قرار دیتا ہے اور اپنے وضع کردہ قانون کے تحت مجرم کو سزا دیتا ہے، یہ بھی قانونِ مکافات ہی کی ایک شکل ہے لیکن اِس میں اور طبیعی قوانین میں ایک بڑا اہم فرق ہے، وہ یہ کہ معاشرہ کے نظامِ عدل کی رُو سے ممکن ہے ایک آدمی قانون شکنی کرے لیکن نظامِ عدل کی گرفت میں نہ آئے۔ دوسری صورت یہ کہ گرفت میں آئے بھی تو کسی نہ کسی طرح اپنے جرم کی سزا پانے سے بچ جائے رِشوت سے، سفارش سے یا فریب دہی سے وغیرہ۔ جو شخص اِس طرح قانون شکنی کی سزا سے محفوظ رہ جائے، اِس میں اور قانون کی پیروی کرنے والے شخص میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ دونوں فریق معاشرے کی نگاہ میں "باعزّت شہری" ہوتے ہیں اور

جب معاشرے میں قانون شکنی عام ہو جائے تو قانون شکن،اُن لوگوں کے مقابلے میں جو قانون کی پابندی کرتے ہیں، زیادہ مزے میں رہتے ہیں کیونکہ یہ جائزاور ناجائز ہر طریقے سے مفاد حاصل کر لیتے ہیں اور عیش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

قرآنی نظریہ ٔ زندگی:

اِس نظریہ کی رُو سے اِنسان کی زندگی محض طبعی نہیں بلکہ اِس کے علاوہ ایک اور شے بھی ہے جس کا نام اِنسانی ذات ہے۔اِنسان دُنیا میں جو بھی کام کرتا ہے اُس کا اثر اس کی ذات پر پڑتا ہے، اچھے کام کا اچھا اثر اور بُرے کام کا بُرا اثر۔

جس طرح طبعی زندگی کے مطابق آگ میں اُنگلی ڈالنے سے اُنگلی جل جاتی ہے اِسی طرح قرآنی نظریہ ٔ زندگی کے مطابق جب اِنسان اچھا یا بُرا کام کرتا ہے تو اُس کا اثر اِس کی ذات پر پڑتا ہے۔مزید یہ کہ طبعی زندگی کی طرح قرآنی نظریہ ٔ حیات میں بھی کسی پولیس، عدالت یا انتظامیہ وغیرہ کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ نتیجہ از خود مرتّب ہو جاتا ہے مثلاً ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کرنے کا اِرادہ کرتا ہے لیکن اُسے موقعہ نہیں ملتا، یہ شخص معاشرے کے نظامِ عدل کی رُو سے مجرم نہیں قرار پائے گا لیکن اُس کی اِس بُری نیّت کا اثر اس کی ذات پر مرتّب ہو جاتا ہے۔دوسری مثال یہ کہ ایک شخص کسی دوسرے شخص کو ناحق قتل کر دیتا ہے لیکن رِشوت سے، سفارش سے، فریب دہی سے یا کسی بھی طریقے سے سزا سے بچ جاتا ہے لیکن اِس کی ذات پر اس کا اثر ضرور بالضرور مرتّب ہوتا ہے، فرمانِ خداوندی ہے کہ ’’ آج تمہیں بدلہ دیا جائے گا اُس کا جو تم کرتے تھے‘‘۔{سورۃ الجاثیہ سورہ نمبر 45 آیت نمبر 28، سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 16، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 147، سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 52، سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 180، سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 51، سورۃ الھود سورہ نمبر 11 آیت نمبر 111، سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 7، سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 111، سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 17، سورۃ الزمر سورہ نمبر 39 آیت نمبر 70}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ قف فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: ’’ آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِس کا اِنکار کر دے۔‘‘

{سورۃ الکھف سوہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قرآن:

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ (38/74)

ترجمہ: ’’ ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے گروی ہے۔‘‘

{سورۃ المدثر سورہ نمبر 74 آیت نمبر 38}

قرآنِ مجید میں قانونِ مکافاتِ عمل کا ذکر سینکڑوں مقامات پر آیا ہے، یہاں تمام آیات کا حوالہ دینا ممکن نہیں البتّہ چند ایک پیشِ خدمت ہیں
:

قران:

بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ (81/2)

ترجمہ: ” جس نے کمائی کوئی بُرائی اور اس کو اس کی خطائوں نے گھیر لیا پس یہی لوگ دوزخی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 81}

قران:

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ (30/3)

” جس دن ہر شخص موجود پائے گا جو اس نے کی کوئی نیکی یا بُرائی۔“

(سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 30)

قران:

وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (92/16)

” تم سے اس بابت ضرور پوچھا جائے گا جو تم کرتے تھے۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 92}

قران:

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۥ (42/14)

ترجمہ: ”تم ہر گز گمان نہ کرنا کہ اللہ اس سے بے خبر ہے جو وہ ظالم کرتے ہیں۔“

(سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 42)

قران:

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰٓى اِلَيْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ط وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا (39/17)

" رسول بھی شرک کرتا تو۔۔۔۔۔۔" فَتُلْقٰى فِيْ جَهَنَّمَ مَلُوماً مَّدْحُورا

{مفہوم سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 39}

قرآن:

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَاَهْلَكَ اِلَّا امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ (33/29)

" رسول کی بیوی بھی اعمال کے نتائج سے مستثنیٰ نہیں تھیں۔"

{مفہوم سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 33}

قرآن:

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (30/33)

" رسول کی بیویوں میں سے اگر کوئی گناہ کا کام کرتی تو اسے دگنی سزا دی جاتی تھی۔"

(مفہوم سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 30)

قرآن کی بات تو آپ سمجھ گئے ہونگے کہ انسان کا فیصلہ، اعمال کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ اللہ کے اس واضح قانون کے مقابلے میں ذیل کی احادیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

تقدیر پہلے سے لکھی ہوئی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، وَأَبُو النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ) بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ"، قُلْنَا: أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: "الْحِلُّ كُلُّهُ"، قَالَ: فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَمَسِسْنَا الطِّيبَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي

بَدَنَةٍ، فَجَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ، أَرَأَيْت عُمْرَتَنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟ فَقَالَ: "لَا، بَلْ لِلْأَبَدِ". قال: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَأَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ، فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ؟ أَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ، وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ، أَوْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ؟ قَالَ: "لَا، بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الْأَقْلَامُ، وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ". قَالَ: فَفِيمَ الْعَمَلُ؟ قَالَ أَبُو النَّضْرِ فِي حَدِيثِهِ: فَسَمِعْتُ مَنْ سَمِعَ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، يَقُولُ، قَالَ: "اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ". قَالَ حَسَنٌ، قَالَ زُهَيْرٌ: ثم لم أَفْهَمْ كلامًا تكلَّمَ به أَبُو الزُّبير، فَسَأَلْتُ يَاسِينَ، فقلتُ: كيف قال أبو الزُّبيرِ في هذا الموضعِ؟ فَقَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: "اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے ہمارے ساتھ خواتین اور بچے بھی تھے جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ہم نے خانہ کعبہ کا طواف کیا، صفا مروہ کی سعی کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ اپنا احرام کھول لے“ ہم نے پوچھا: اس صورت میں کیا چیزیں حلال ہو جائیں گی؟ فرمایا: ”سب چیزیں (جو احرام کی وجہ سے ممنوع ہو گئیں تھیں) حلال ہو جائیں گی“ چنانچہ اس کے بعد ہم اپنی بیویوں کے پاس بھی گئے، سلے ہوئے کپڑے بھی پہنے اور خوشبو بھی لگائی، آٹھ ذی الحجہ کو ہم نے حج کا احرام باندھا اس مرتبہ پہلے ہم نے طواف کیا اور سعی کافی ہو گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ایک ایک اونٹ اور گائے میں سات آدمی شریک ہو جائیں اسی دوران سیدنا سراقہ بن مالک بھی آ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! ہمارے لئے دین کو اس طرح واضح کر دیجئے کہ گویا ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں، کیا عمرہ کا صرف حکم اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ کے لئے ہے، پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ہمارے لئے دین کو اس طرح واضح کر دیجئے کہ گویا ہم ابھی پیدا ہوئے ہیں آج کا عمل کس مقصد کے لئے ہے، کیا قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکے اور تقدیر کا حکم نافذ ہو گیا؟ یا پھر ہم اپنی تقدیر خود بناتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر کا فیصلہ نافذ ہو چکا ہے“ انہوں نے پوچھا کہ پھر عمل کا کیا فائدہ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے اس کے عمل کو آسان کر دیا جائے گا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14116)

حدیث:

تقدیر پہلے سے لکھی ہوئی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ سُرَاقَةَ) بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فِيمَ الْعَمَلُ؟ أَفِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، أَوْ فِي شَيْءٍ نَسْتَأْنِفُهُ؟ فَقَالَ: "بَلْ فِي شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ"، قَالَ: فَفِيمَ الْعَمَلُ إِذًا؟ قَالَ" اعْمَلُوا، فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ آئے، اور کہنے لگے، یا رسول اللہ! عمل کس مقصد کے لئے ہے، کیا قلم اسے لکھ کر خشک ہو گئے اور تقدیر کا حکم نافذ ہو گیا یا پھر ہم اپنی تقدیر خود ہی بناتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکے اور تقدیر کا حکم نافذ ہو گیا"، انہوں نے پوچھا کہ پھر عمل کا کیا فائدہ؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے اس عمل کو آسان کر دیا جائے گا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔"

(مسند احمد، حدیث نمبر:14258)

حدیث:

سب تقدیر میں لکھا ہوا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي خُزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَرَأَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ، وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا، وَتُقًى نَتَّقِيهَا، أَتَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى شَيْئًا؟ قَالَ: "إِنَّهَا مِنْ قَدَرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى".

سیدنا ابو خزامہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بتایئے کہ یہ جو ہم علاج کرتے ہیں یا جھاڑ پھونک کرتے ہیں یا پرہیز کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر کا کچھ حصہ بھی ٹال سکتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چیزیں بھی تقدیر الٰہی کا حصہ ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15472)

حدیث:

سب تقدیر میں لکھا ہوا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ،) عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي خِزَامَةَ، أَحَدِ بَنِي الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ، وَرُقًى نَسْتَرْقِي بِهَا، وَتُقًى نَتَّقِيهَا، هَلْ تَرُدُّ ذَلِكَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا؟، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ذَلِكَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ".

سیدنا ابو خزامہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بتایئے کہ یہ جو ہم علاج کرتے ہیں یا جھاڑ پھونک کرتے ہیں یا پرہیز کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر کا کچھ حصہ بھی ٹال سکتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چیزیں بھی تقدیر الٰہی کا حصہ ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15473)

حدیث:

سب تقدیر میں لکھا ہوا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هَارُونُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ) خُزَامَةَ أَحَدَ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ دَوَاءً نَتَدَاوَى بِهِ، وَرُقًى نَسْتَرْقِيهَا، وَتُقًى نَتَّقِيهَا، هَلْ يَرُدُّ ذَلِكَ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّهُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ".

سیدنا ابو خزامہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بتایئے کہ یہ جو ہم علاج کرتے ہیں یا جھاڑ پھونک کرتے ہیں یا پرہیز کرتے ہیں کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر کا کچھ حصہ بھی ٹال سکتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چیزیں بھی تقدیر الٰہی کا حصہ ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15474)

حدیث:

سب تقدیر میں لکھا ہوا ہے

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي خُزَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَبِي: وَهُوَ الصَّوَابُ، كَذَا قَالَ: الزُّبَيْدِيُّ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15475)

حدیث:

سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَعْمَلُ لِأَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ، أَمْ لِأَمْرٍ نَأْتَنِفُهُ، قَالَ: "لِأَمْرٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ"، فَقَالَ سُرَاقَةُ فَفِيمَ الْعَمَلُ إِذًا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یا رسول اللہ! ہمارا عمل کس مقصد کے لئے ہے کیا قلم لکھ کر اسے خشک ہو گئے اور تقدیر کا حکم نافذ ہو گیا پھر ہم اپنی تقدیر خود ہی بناتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکے ہیں اور تقدیر کا حکم نافذ ہو گیا سیدنا سراقہ نے پوچھا کہ پھر عمل کا کیا فائدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عمل کرتے رہو کیونکہ ہر ایک کے لئے اسی عمل کو آسان کر دیا جائے گا جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14600)

حدیث:

رزق عمر مذکر مونث شقی یا سعید سب کچھ پہلے سے لکھا ہوا ہے

حدیث قدسی) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ, حَدَّثَنَا الْخَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ, عَنْ خُصَيْفٍ, عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا اسْتَقَرَّتِ النُّطْفَةُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا, أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً, بَعَثَ إِلَيْهَا مَلَكًا, فَيَقُولُ: يَا رَبِّ, مَا رِزْقُهُ؟ فَيُقَالُ لَهُ, فَيَقُولُ: يَا رَبِّ, مَا أَجَلُهُ؟ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ, ذَكَرٌ أَوْ أُنْثَى؟ فَيُعْلَمُ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ, شَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ؟ فَيُعْلَمُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ماں کے رحم میں نطفہ قرار پکڑ لیتا ہے اور اس پر چالیس دن گزر جاتے ہیں تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو پوچھتا ہے کہ پروردگار اس کا رزق کیا ہو گا اسے بتا دیا جاتا ہے پھر وہ پوچھتا ہے کہ پروردگار اس کی عمر کتنی ہو گی اسے بتا دی جاتی ہے پھر وہ پوچھتا ہے کہ پروردگار یہ مذکر ہو گا یا مونث اسے وہ بھی بتا دیا جاتا ہے پھر وہ پوچھتا ہے کہ پروردگار یہ شقی ہو گا یا سعادت مند اسے وہ بھی بتا دیا جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15269)

جو کلمہ نہ پڑھے اسے قتل کر دو

قرآن:

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قف (256/2)

ترجمہ: ” دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 256}

قرآن:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ لا (29/18)

ترجمہ: ” آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔“

{سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 29}

قرآن:

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ ج فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا ج وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ (108/10)

ترجمہ: ” آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔“

(سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 108)

قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قرآن:

قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللّٰہِ قف عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ط (108/12)

ترجمہ: ” آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔“

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس ایمان کو ایمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قرآن:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ (14/49)

ترجمہ: '' دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔''

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہو گا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟

حدیث:

جو کلمہ نہ پڑھے اسے قتل کر دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، يَقُولُ : " أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى ، يَقُولُوا : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ ، عَصَمُوا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں گا جب تک وہ «لاالہ الااللہ» نہ پڑھ لیں جب وہ یہ کام کر لیں گے تو انہوں نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، سوائے اس کلمہ حق کے اور ان کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14141)

حدیث:

جو کلمہ نہ پڑھے اسے قتل کر دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ. ح وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،) عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا، عَصَمُوا مِنِّي بِهَا دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ". ثُمَّ قَرَأَ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ سورة الغاشية آية 21-22.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مجھے حکم دیا گیا ہے، میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں جب تک وہ «لاالہ الااللہ» نہ پڑھ لیں، جب وہ یہ کام کر لیں تو انہوں نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا، سوائے اس کلمہ حق کے اور ان کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہو گا۔“ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ”آپ نصیحت کیجیے کیونکہ آپ کا کام ہی نصیحت ہی کرنا ہے لیکن آپ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14209)

حدیث:

جو کلمہ نہ پڑھے اسے قتل کر دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ. ح وَأَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ) مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ، حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ وَأَنْفُسَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں جب تک وہ لاالہ الااللہ نہ پڑھ لیں جب وہ یہ کام کر لیں تو انہوں نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے اس کلمہ حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14560)

باب نمبر۔11

طلاق نہیں ہو گی جب تک میاں بیوی ایک دوسرے کا شہد نہ چکھ لیں

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قران:

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ط فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ط وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ (230/2)

ترجمہ: " اگر کسی میاں بیوی کی ازدواجی زندگی میں دو مرتبہ کی طلاق کے بعد تیسری مرتبہ طلاق ہو جائے تو اس کے بعد یہ عورت اپنے سابقہ خاوند کے نکاح میں نہیں آسکتی۔ہاں! البتہ اگر وہ کسی اور شخص سے نکاح کرے اور اس سے بھی طلاق ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر لے، بشرطیکہ انہیں توقع ہو کہ وہ اب قانونِ خداوندی کی حدود کی نگہداشت کر سکیں گے، یہ ہیں عائلی زندگی سے متعلق وہ قوانین جنہیں اللہ ان لوگوں کیلئے واضح طور پر بیان کرتا ہے جو معاشرتی زندگی کی مصلحتوں کا علم رکھتے ہیں۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 230}

جہاں تک حلالے کا معاملہ ہے تو یہ صریحاً قرآن کا مذاق اُڑانے کے مترادف ہے لیکن درج ذیل حدیث میں حلالے والی بات بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایسا فیصلہ منسوب کیا جا رہا ہے جو قرآن کی مذکورہ بالا آیت کے خلاف ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرآن کے خلاف فیصلے صادر فرمایا کرتے تھے؟ مسند احمد میں ہے :

حدیث:

طلاق نہیں ہو گی جب تک میاں بیوی ایک دوسرے کا شہد نہ چکھ لیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ:) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهُ رَجُلًا، فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا، أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا، حَتَّى يَكُونَ الْآخَرُ قَدْ ذَاقَ مِنْ عُسَيْلَتِهَا، وَذَاقَتْ مِنْ عُسَيْلَتِهِ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ ایک شخص کے نکاح میں ایک عورت تھی، جسے اس نے تین طلاقیں دے دیں، اس عورت نے ایک دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، اس دوسرے آدمی نے اسے خلوت صحیحہ سے پہلے ہی طلاق دے دی، کیا یہ عورت پہلے شوہر کے لئے حلال ہو جائے گی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں، جب تک دوسرا شوہر اس کا شہد اور وہ عورت دوسرے شوہر کا شہد نہ چکھ لے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14024)

توجہ طلب :

صحیح بخاری حدیث نمبر۔5792 میں اس واقعے کے متعلق ہے کہ جب:

حدیث:

’’عورت نے کہا کہ خدا کی قسم ان سے میری تسلّی نہیں ہوتی، پھر اس نے اپنے کپڑے کا ایک کنارہ پھندنے کی طرح پکڑا اور کہا کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ ایسا ہے۔اس پر ان کے شوہر (حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر قرظی) نے کہا: خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں تو اس کی کھال بھی رگڑ کر رکھ دیتا ہوں لیکن اس کے دل میں کھوٹ ہے اور یہ رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔‘‘

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب اللباس حدیث نمبر770 صفحہ نمبر320، انٹرنیشنل نمبر5792)

غور فرمائیں! میاں بیوی دونوں جماع کرنے کا اقرار کر رہے ہیں لیکن اس کے باوجود حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ الفاظ منسوب کیے جا رہے ہیں کہ ’’ تم اپنے پہلے خاوند کیلیئے اس وقت تک حلال نہیں ہو گی جب تک وہ تمہارا اور تم اس کا ذائقہ نہ چکھ لو۔‘‘ علاوہ ازیں عورت کو طلاق لینے کیلیئے جماع کروانے کی شرط بالکل بکواس بات ہے، اسلام میں اس طرح کی کوئی شرط نہیں، ہاں یہ سب مذہبی پیشوائیت کی جنسی جنونیت و جنسی خواہشات ہیں جن کو انہوں نے دین بنا کر پیش کیا ہوا ہے۔

عذاب قبر

انسان کے مرنے کے فوراًبعد اس کے جسم میں تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو کہ زندہ لوگوں کی زندگی اور صحت کیلئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتا ہے لہٰذا دنیا کے تمام مذاہب اور کمیونٹیز کے ہاں لاش کو ڈسٹروئے کرنے کا کوئی نہ کوئی طریقہ رائج ہے۔اسلام نے لاش کو دفن کرنے کا طریقہ اپنایا ہے۔جہاں تک عذاب قبر کا تعلق ہے تو قرآن کی مجموعی تعلیم کے مطابق یہ درست نہیں کیونکہ جس لاش کو دفن کیا جاتا ہے اس میں احساس و شعور نہیں ہوتا، قرآن میں ہے کہ انسان نے مرنے کے بعد قیامت کے دن اگلی زندگی کیلئے اٹھنا ہے:

قرآن:

ثُمَّ إِنَّكُم بَعۡدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ إِنَّكُمۡ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ تُبۡعَثُونَ ﴿١٦﴾

پھر بیشک تم اس (زندگی) کے بعد ضرور مرنے والے ہو، پھر بیشک تم قیامت کے دن (زندہ کر کے) اٹھائے جاؤ گے۔

(سورۃ المومنون 23،آیت نمبر۔15تا16)

قرآن میں قبر یا قبور کا جو ذکر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ مردے قبروں سے اٹھیں گے تو یہ بات سمجھانے کا تشبیہی و تمثیلی انداز ہے جو کہ قرآن کے اسلوب بیان میں سے ایک انداز ہے لیکن مسند احمد میں اس ضمن میں کیا کچھ کہا گیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

عذاب قبر

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، وَحُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَقْبَرَةٍ لِبَنِي النَّجَّارِ فِي حَائِطٍ وَهُوَ عَلَى بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، فَإِذَا هُوَ بِقَبْرٍ يُعَذَّبُ، فَحَاصَتِ الْبَغْلَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا أَنْ لَا تَدَافَنُوا، لَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار مدینہ منورہ میں بنو نجار کے کسی باغ سے گذرے، وہاں کسی قبر میں عذاب ہو رہا تھا، چنانچہ خچر بدک گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ نہ دیتے تو میں اللہ سے یہ دعاء کرتا کہ وہ تمہیں بھی عذاب قبر کی آواز سنادے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14031)

حدیث:

عذاب قبر

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا نَخْلًا لِبَنِي النَّجَّارِ، فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رِجَالٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ مَاتُوا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا، "فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجار کے ایک باغ میں داخل ہوئے وہاں کچھ لوگوں کی آوازیں سنائی دیں جو زمانہ جاہلیت میں فوت ہوئے تھے اور انہیں اپنی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر وہاں سے نکل آئے اور صحابہ کو عذاب قبر سے پناہ مانگنے کا حکم دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14152)

باب نمبر-13

قبلہ تبدیل

قرآنِ حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے :

قران:

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ (96/3)

ترجمہ: ” بے شک سب سے پہلے جو گھر مقرر کیا گیا لوگوں کیلئے وہ ہے جو مکّہ میں ہے، برکت والا اور سارے جہانوں کیلئے ہدایت۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 96}

مزید:(33/29,22/26,22/37,22/145,14-142/125,2/2)

مندرجہ بالا تمام آیات میں خانہ کعبہ کو قبلہ کہا گیا ہے،اِسی کو قبلہ اوّل اور بیت العتیق کہا گیا ہے۔ مذہبی پیشوائیت کا شک دُور کرنے کیلئے فرمایا کہ قبلہ اوّل وہ ہے جو مکّہ میں واقع ہے۔ گو کہ یہ طبقہ قرآن میں بیت المقدس کو قبلہ ثابت کرنے کی آیت تو داخل نہ کر سکا لیکن وضع احادیث کی مدد سے قرآن کی من مانی تفسیریں کر کے انہوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو باور کرادیا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے لیکن بعد میں اللہ کا حکم آگیا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر لیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حرمِ کعبہ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس طرح کھڑے ہوتے کہ کعبہ اور بیت المقدس ایک سیدھ میں پڑتے تھے، لیکن جب آپؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مکّہ اور بیت المقدس {یروشلم} دو مختلف سمتوں میں تھے، چونکہ اللہ نے خانہ کعبہ کو قبلہ کہا تھا اور ہمارا ایمان بھی یہی ہے کہ آپؐ نے قرآن کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لہٰذا آپؐ نے خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نمازیں ادا کیں۔ اتنی سی بات تھی جس کا فسانہ بنادیا گیا۔ قرآن کے جن مقامات کی تفسیریں یہ لوگ توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اُن کی مختصراً وضاحت کردی جائے :

یہودی، بنی اسرائیل یعنی حضرت اسحٰق علیہ السلام کے بیٹے حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھے اور قریشِ عرب حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد۔ بنی اسرائیل کو بنی اسمٰعیل کے ساتھ مخاصمت بلکہ عداوت شروع سے چلی آرہی تھی۔ مشترک بات یہ تھی کہ یہ دونوں کسی آنے والے کا انتظار کر رہے تھے۔ بنی اسرائیل کا قومی مرکز (قبلہ) بیت المقدس تھا۔ اِس پس منظر میں جب حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اعلانِ نبوّت کیا تو یہ بات یہودیوں کو بہت ناگوار گزری کہ آنے والا نبی، بنی اسرائیل میں سے کیوں نہ آیا۔ بعدازاں وہ طرح طرح کے اعتراضات کرتے رہتے تھے جن میں سے ایک، قبلہ کے بارے میں بھی تھا، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا :

قرآن:

سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا عَلَيْهَا ط قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (142/2)

ترجمہ: ''اب بیوقوف (یہودی) کہیں گے کہ مسلمانوں کو کس چیز نے اس قبلہ سے پھیر دیا جس پر وہ (یہودی) تھے۔ آپؐ فرمادیں مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔ جو چاہے ہدایت حاصل کرلے سیدھے راستے کی طرف۔'' (مفہوم القرآن)

قرآن:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ط وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ط وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ (143/2)

ترجمہ: '' اوراسی طرح ہم نے تمہیں معتدل اُمّت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسولؐ تم پر گواہ ہوں، جس قبلہ کو (اے رسولؐ) آپؐ نے اِختیار کیا اسے ہم نے اِس لیے قبلہ بنایا تاکہ معلوم ہو کہ کون رسولؐ کی پیروی کرتا ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے اور بے شک یہ بھاری بات تھی مگر ان پر (نہیں) جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ تعالیٰ تمہارے اِیمان ضائع نہ کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ بڑا شفیق، رحم کرنے والا ہے۔'' (مفہوم القرآن)

جس نظام کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم لے کر آئے اس کا مرکز خانہ کعبہ تھا اور یہ جو کہ قریش کے قبضہ میں تھا۔ اس تصوّر سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قلبِ اطہر کی کیا کیفیت تھی، قرآن نے اگلی آیت میں اس کو بیان کیا ہے :

قرآن:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص (144/2)

ترجمہ: '' ہمیں اس کا بھی علم ہے کہ تمہارے دل میں بار بار یہ آرزو اُبھر رہی ہے کہ جس مقام (کعبہ) کو ہم نے اپنے نظام کا مرکز قرار دیا ہے، اس پر قبضہ و تصرّف بھی ہمارا ہی ہونا چاہیے، یہ ٹھیک ہے، ایسا ہو کر رہے گا۔'' (مفہوم القرآن)

یہ تھی مختصر اًساری حقیقت، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، تمام عمر خانہ کعبہ کی طرف ہی منہ کر کے نماز ادا کرتے رہے۔ بیت المقدس چونکہ یہودیوں کا قبلہ تھا اس لیے یہ اعتراض یہودیوں کا تھا کہ پہلے سے موجود قبلے (بیت المقدس) کو چھوڑ کر نیا قبلہ بنالیا گیا۔ یہ بات صحیح نہیں کہ مسلمان پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے تھے اور بعد میں خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا گیا جیسا کہ درج ذیل احادیث میں کہا گیا ہے :

حدیث:

قبلہ تبدیل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ " يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَنَزَلَتْ: قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سورة البقرة آية 144، فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَقَدْ صَلَّوْا رَكْعَةً، فَنَادَى: أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ، أَلَا إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ، قَالَ: فَمَالُوا كَمَا هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ میں ابتدا میں) بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے، پھر بعد میں یہ آیت نازل ہوگئی کہ "ہم آسمان کی طرف آپ کا بار بار چہرہ اٹھانا دیکھتے ہیں، عنقریب ہم آپ کا رخ اسی قبلے کی طرف پھیر دیں گے جس کی آپ کو خواہش ہے، چنانچہ اب آپ اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کر لیا کریں "اس آیت کے نزول کے بعد ایک آدمی کا بنو سلمہ کے پاس سے گذر ہوا، اس وقت وہ لوگ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے اور ابھی ایک ہی رکعت پڑھی تھی کہ اس شخص نے اعلان کر دیا کہ قبلہ تبدیل ہو کر خانہ کعبہ مقرر ہو گیا، چنانچہ وہ لوگ نماز کی حالت میں ہی قبلہ کی طرف پھر گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14034)

اونٹوں کا دودھ یا پیشاب

اونٹوں کا دودھ پیو

حدیث:

اونٹوں کا دودھ پیو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، وَحُمَيْدٌ، وَثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ نَاسًا) مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ، وَقَالَ: "اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا"، فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ، وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسلام، فَأُتِيَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، وَأَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ". قَالَ أَنَسٌ: قَدْ كُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ، حَتَّى مَاتُوا، وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ، حَتَّى مَاتُوا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے، لیکن انہیں مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہ آئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم ہمارے اونٹوں کے پاس جا کر ان کا دودھ پیو تو شاید تندرست ہو جاؤ، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، لیکن جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ مرتد ہو کر کفر کی طرف لوٹ گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان چرواہے کو قتل کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو بھگا کر لے گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے صحابہ کو بھیجا، انہیں پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کٹوا دیئے، ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروا دیں اور انہیں پتھریلے علاقوں میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14061)

حدیث:

اونٹوں کا دودھ پیو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ: أَخْبَرَنَا) قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَقَالَ بَهْزٌ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُرَيْنَةَ أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ اجْتَوَيْنَا الْمَدِينَةَ، فَعَظُمَتْ بُطُونُنَا، وَانْتَهَشَتْ أَعْضَاؤُنَا، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِي الْإِبِلِ، فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، قَالَ: فَلَحِقُوا بِرَاعِي الْإِبِلِ، فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، حَتَّى صَلُحَتْ بُطُونُهُمْ وَأَلْوَانُهُمْ، ثُمَّ قَتَلُوا الرَّاعِيَ، وَسَاقُوا الْإِبِلَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ، فَجِيءَ بِهِمْ "فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ"، قَالَ قَتَادَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، إِنَّمَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الْحُدُودُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مسلمان ہو گئے، لیکن انہیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اگر تم ہمارے اونٹوں کے پاس جا کر ان کا دودھ پیو تو شاید تندرست ہو جاؤ، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، لیکن جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ مرتد ہو کر کفر کی طرف لوٹ گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمان چرواہے کو قتل کر دیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو بھگا کر لے گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے صحابہ کو بھیجا، انہیں پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمت سے کٹوا دیئے، ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھروادیں اور انہیں پتھریلے علاقوں میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14086)

اس کے برعکس دیگر کتب روایات میں لکھا ہے کہ:

اونٹوں کا پیشاب پیو

حدیث:

اونٹوں کا پیشاب پیو

صحیح حَدِيثُ أَنَسٍ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً، قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى 1086 الْإِسْلَامِ، فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ، فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ، فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا " قَالُوا: بَلَى، فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَصَحُّوا، فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ، فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ، فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی، پھر مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں ناموافق ہوئی اور وہ بیمار پڑے گئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی شکایت کی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلے جاتے اور اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب پیتے۔انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں۔چنانچہ وہ نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت مند ہو گئے پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانور ہنکا لے گئے۔اس کی اطلاع جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے، پھر وہ پکڑے گئے اور لائے گئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور ان کے بھی ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی، پھر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور آخر وہ مر گئے۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 1086)

باب نمبر۔15

السلام علیکم

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قرآن:

وَإِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِأَحْسَنَ مِنْهَآ أَوْ رُدُّوْهَا ط إِنَّ اللهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا (86/4)

اور جب کوئی تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا وہی لوٹا دو۔

(سورۃ النساء 4آیت86)

اللہ فرماتا ہے کہ جب کوئی بھی انسان خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم تمہیں سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دو یا اس جیسا۔قرآن نے غیر مسلموں کو سلام کرنے سے منع نہیں کیا،فرمایا کہ دوسروں کے گھر جاؤتو انہیں سلام کیا کرو تو ضروری نہیں کہ دوسروں کے گھر صرف مسلمانوں کے ہوتے ہیں،ایک مسلمان کسی غیر مسلم کے گھر بھی جا سکتا ہے:

قرآن:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ﴿۲۷﴾

ایمان والو خبردار اپنے گھروں کے علاوہ کسی کے گھر میں داخل نہ ہونا جب تک کہ صاحبِ خانہ سے اجازت نہ لے لو اور انہیں سلام نہ کر لو یہی تمہارے حق میں بہتر ہے کہ شاید تم اس سے نصیحت حاصل کر سکو۔

(سورۃالنور24،آیت نمبر27)

قرآن:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا

جو تمہیں سلام کرے اسے نہ کہو کہ تم مسلمان نہیں ہو۔

(سورۃالنسا4،آیت نمبر94)

جبکہ مسند احمد میں ہے کہ:

حدیث:

سلام کا آدھا جواب دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ يَهُودِيًّا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ عَلَيْهِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا قَالَ: السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ، فَجِيءَ بِهِ، فَاعْتَرَفَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رُدُّوا عَلَيْهِمْ مَا قَالُوا".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایکیہودی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے ہوئے "السام علیک" کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہ سے فرمایااسے میرے پاس بلا کر لاؤاور اس سے پوچھا کہ کیا تم نے "السام علیک" کہا تھا؟ اس نے اقرار کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا جب تمہیں کوئی کتابی سلام کرے تو صرف "وعلیک" کہا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14084)

حدیث:

سلام کا جواب آدھا دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، "أَهْلُ الْكِتَابِ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْنَا، كَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ؟ قَالَ: قُولُوا: وَعَلَيْكُمْ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اہل کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم انہیں کیا جواب دیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف "وعلیکم" کہہ دیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14095)

سفارش

شفاعۃ کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مل جانے کے ہیں {تاج العروس} ۔اِس کے بعد شفاعۃ کے معنے سفارش اِس لیے ہوگئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلئے اُس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے {تاج العروس} ۔قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قران:

وَجَآئَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ (21/50)

ترجمہ: ” اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہوگا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔“

{سورۃ ق سورہ نمبر 50 آیت نمبر 21}

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کر دیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی، وہ گواہی دے گا۔اِن گواہی دینے والوں کو شفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے :

قران:

مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط (255/2)

ترجمہ: ” کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گا۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 255}

قران:

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمَٰنِ ۖ لَا يَمْلِكُونَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۖ لَّا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿٣٨﴾ نبا 37 تا 38

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے، یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے :

قرآن:

وَلَا يَمۡلِكُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَقِّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ (86/43)

ترجمہ: ’’ جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے، اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔‘‘

(سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 86)

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔ باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں، قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے :

قرآن:

وَاتَّقُوۡا يَوۡمًا لَّا تَجۡزِىۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَيۡـئًا وَّلَا يُقۡبَلُ مِنۡهَا عَدۡلٌ وَّلَا تَنۡفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمۡ يُنۡصَرُوۡنَ (123/48,2/2)

ترجمہ: ’’اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 48} {سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 123}

اِس کے برعکس مسند احمد میں ہے کہ شفاعت کے ذریعے لوگوں کو جہنّم سے نکال لیا جائے گا۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

سفارش

حديث مرفوع) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةً، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک دعاء ایسی ضرور تھی جو انہوں نے مانگی اور قبول ہو گئی، جب کہ میں نے اپنی دعاء اپنی امت کی سفارش کرنے کی خاطر قیامت کے دن کے لئے محفوظ کر رکھی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14111)

حدیث:

سفارش

حدیث قدسی) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا مُيِّزَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ، فَدَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، قَامَتِ الرُّسُلُ فَشَفَعُوا، فَيَقُولُ: انْطَلِقُوا، أَوْ اذْهَبُوا، فَمَنْ عَرَفْتُمْ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَهُمْ قَدْ امْتُحِشُوا، فَيُلْقُونَهُمْ فِي نَهَرٍ، أَوْ عَلَى نَهَرٍ، يُقَالُ لَهُ الْحَيَاةُ، قَالَ: فَتَسْقُطُ مَحَاشُّهُمْ عَلَى حَافَةِ النَّهَرِ، وَيَخْرُجُونَ بِيضًا مِثْلَ الثَّعَارِيرِ، ثُمَّ يَشْفَعُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا أَوْ انْطَلِقُوا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ قِيرَاطٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُمْ، قَالَ: فَيُخْرِجُونَ بَشَرًا، ثُمَّ يَشْفَعُونَ، فَيَقُولُ: اذْهَبُوا أَوْ انْطَلِقُوا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا الْآنَ أُخْرِجُ بِعِلْمِي وَرَحْمَتِي، قَالَ: فَيُخْرِجُ أَضْعَافَ مَا أَخْرَجُوا وَأَضْعَافَهُ، فَيُكْتَبُ فِي رِقَابِهِمْ عُتَقَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيُسَمَّوْنَ فِيهَا الْجَهَنَّمِيِّينَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اہل جنت اور اہل جہنم میں امتیاز ہو جائے گا اور جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو پیغمبران گرامی کھڑے ہو کر سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا جاؤ اور جس جس کو پہچانتے ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ چنانچہ وہ انہیں نکال لائیں گے اس وقت ان لوگوں کے چہرے جھلس چکے ہوں گے پھر انہیں نہر حیات میں غوطہ دیا جائے گا جب وہ وہاں سے نکلیں گے تو ان کی ساری کی ساری سیاہی نہر کے کنارے ہی گر جائے گی اور وہ ککڑیوں کی طرح چمکتے ہوئے نکلیں گے۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرام دوبارہ سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں قیراط کے برابر بھی ایمان پاؤ اسے جہنم سے نکال لاؤ چنانچہ وہ بہت سے انسانوں کو نکال لائیں گے پھر سفارش کریں گے ان سے کہا جائے گا کہ جاؤ جس کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لاؤ چنانچہ وہ بہت سے انسانوں کو نکال لائیں گے اس کے بعد اللہ فرمائے گا اب میں اپنے علم و فضل سے لوگوں کو جہنم سے نکالتا ہوں چنانچہ پہلے سے دگنی تگنی تعداد میں لوگوں کو جہنم سے نکال لایا جائے گا اور ان کی گردن پر لکھ دیا جائے گا کہ یہ اللہ کے آزاد کردہ غلام ہیں پھر جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں جہنمی کہہ کر پکارا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14491)

حدیث:

سفارش سے جنت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ:)
جَلَسْتُ إِلَى رَهْطٍ أَنَا رَابِعُهُمْ بِإِيلِيَاءَ، فَقَالَ أَحَدُهُمْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "
لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ". قُلْنَا: سِوَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "سِوَايَ".
قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ, فَلَمَّا قَامَ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ أَبِي الْجَذْعَاءِ.

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایلیاء میں ایک جماعت کے ساتھ میں بھی بیٹھا ہوا تھا جن میں سے چوتھا فرد میں تھا اس دوران ان میں سے ایک نے کہنا شروع کر دیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی سفارش کی وجہ سے بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ شفاعت آپ کی شفاعت کے علاوہ ہو گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میرے علاوہ ہو گی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے انہوں نے کہا جی ہاں جب وہ مجلس سے اٹھ کھڑے ہوئے تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں انہوں نے بتایا یہ سیدنا عبداللہ بن ابی جدعاء ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15857)

حدیث:

سفارش سے جنت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ)
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْجَدْعَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ
أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ". فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، سِوَاكَ؟ قَالَ: "سِوَايَ سِوَايَ". قُلْتُ: آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَنَا سَمِعْتُهُ.

سیدنا عبداللہ بن جدعاء کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت کے ایک آدمی سفارش کی وجہ سے بنو تمیم کی تعداد سے زیادہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ شفاعت آپ کی شفاعت کے علاوہ ہو گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں میرے علاوہ ہو گی۔ میں نے ان سے پوچھا کہ کیا واقعی آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے انہوں نے کہا جی ہاں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15858)

باب نمبر۔17

کوئی بیماری متعدی نہیں

بیکٹیریا، وائرس، اور جراثیم وغیرہ کی حیثیت آج کی جدید میڈیکل سائنس میں تسلیم شدہ ہے اور ان کی وجہ سے مختلف بیماریوں کا ایک انسان یا جانور سے دوسرے انسان یا جانور کو لگ جانا ایک حقیقتِ ثابتہ ہے، قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (80/26)

ترجمہ: '' مرض سے شفا، خدا کے قانون کے مطابق عمل (علاج) کرنے سے ملتی ہے۔''

(مفہوم سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 26 آیت نمبر 80)

اس لحاظ سے چھوت کی کسی بیماری میں مبتلا انسان یا جانور سے الگ رہنا، بیماری سے بچنے کی ایک تدبیر ہے جو کہ قرآن کے منشا کے عین مطابق ہے لیکن مسند احمد میں لکھا ہے :

حدیث:

کوئی بیماری متعدی نہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، وَأَبُو النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، (قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا عَدْوَى، وَلَا طِيَرَةَ، وَلَا غُولَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بیماری متعدی ہونے، بدشگونی اور بھوت پریت کی کوئی حقیقت نہیں۔''

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14117)

حدیث:

کوئی بیماری متعدی نہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى (اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا طِيَرَةَ وَلَا عَدْوَى وَلَا غُولَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیماری متعدی ہونے بدشگونی اور بھوت پریت کی کوئی حقیقت نہیں۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر:14349)

حدیث:

کوئی بیماری متعدی نہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ, حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ, أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ, أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ, يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا عَدْوَى, وَلَا صَفَرَ, وَلَا غُولَ"، وَسَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ, أَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ: "لَا صَفَرَ"، فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: الصَّفَرُ الْبَطْنُ، قِيلَ لِجَابِرٍ: كَيْفَ هَذَا الْقَوْلُ؟، فَقَالَ: دَوَابُّ الْبَطْنِ، قَالَ: وَلَمْ يُفَسِّرْ الْغُولَ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: مِنْ قِبَلِهِ هَذَا الْغُولُ الَّتِي تَغَوَّلُ, الشَّيْطَانَةُ الَّتِي يَقُولُونَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیماری متعدد ہونے صفر کا مہینہ منحوس ہونے اور بھوت پریت کی کوئی حقیقت نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15103)

حدیث:

کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ نَمِرٍ, أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا عَدْوَى, وَلَا صَفَرَ, وَلَا هَامَةَ".

سیدنا سائب بن یزید سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بیماری متعدی نہیں ہوتی ماہ صفر منحوس نہیں ہے اور مردوں کی کھوپڑی سے کیڑا نکلنے کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15727)

باب نمبر-18

منبر

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِرشاد فرمایا کہ :

قرآن:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا (36/17)

ترجمہ: ” جس بات کی تجھے خبر ہی نہ ہو اُس کے پیچھے مت پڑ۔ کیونکہ کان اور آنکھ اور دِل، اِن میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے۔“

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 36}

قرآن:

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ مَا يَكْرَهُوْنَ وَتَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ وَاَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ (62/16)

ترجمہ:” اور وہ اللہ کیلئے ٹھہراتے ہیں جو اپنے لیے ناپسند کرتے ہیں اور اُن کی زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ اُن کیلئے بھلائی ہے، لازمی بات ہے کہ اُن کیلئے جہنّم ہے، بے شک وہ (جہنّم میں) آگے بھیجے جائیں گے۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 62}

قرآن:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ (116/16)

ترجمہ:” کسی چیز کو اپنی زُبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے ہیں۔“

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 116}

جھوٹ سے متعلق اِس وقت میرے سامنے قرآنِ کریم کی ایک سو چوالیس آیات موجود ہیں لیکن سمجھدار اور حق کو قبول کر لینے کا ذہن رکھنے والوں کیلئے ایک آیت بھی کافی ہوتی ہے۔اِن تمام آیات میں جھوٹ سے بچنے کا درس دیا گیا ہے۔ذیل میں دو روایات پیش کی جارہی ہیں جن میں سے ایک میں کہا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایک عورت سے فرمایا کہ میرے لیے منبر بنوا دو اور دوسری روایت میں آتا ہے کہ عورت نے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے درخواست کی کہ کیا میں آپؐ کیلئے منبر نہ بنوا دوں جس پر آپؐ بیٹھا کریں ؟ان دونوں روایتوں کے راویوں میں سے ایک تو لازماً جھوٹا ہے۔ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

انصاری عورت نے کہا کہ کیا میں آپ کیلئے منبر نہ بنوادوں؟

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ، قَالَ: فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهَا غُلَامٌ نَجَّارٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا، أَفَآمُرُهُ أَنْ يَتَّخِذَ لَكَ مِنْبَرًا تَخْطُبُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: "بَلَى"، قَالَ: فَاتَّخَذَ لَهُ مِنْبَرًا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، خَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: فَأَنَّ الْجِذْعُ الَّذِي كَانَ يَقُومُ عَلَيْهِ كَمَا يَئِنُّ الصَّبِيُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ هَذَا بَكَى لِمَا فَقَدَ مِنَ الذِّكْرِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے ایک انصاری عورت جس کا غلام بڑھئی تھا اس نے کہا یا رسول اللہ! میرا غلام بڑھائی ہے کیا میں اسے آپ کے لئے منبر بنانے کا حکم نہ دیدوں کہ اس پر خطبہ ارشاد فرمایا کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں چنانچہ منبر تیار ہو گیا اور جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خطبہ دینے کے لئے تشریف فرما ہوئے تو وہ ستون جس کے ساتھ آپ ٹیک لگایا کرتے تھے بچے کی طرح بلک بلک کر رونے لگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس لئے رو رہا ہے کہ ذکر الٰہی اس کے پاس سے مفقود ہو گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14206)

جبکہ دوسری حدیث میں ہے کہ :

حدیث:

حضور ﷺ نے عورت کو حکم دیا کہ میرے لئے منبر بنوادو

صحیح حدیث سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ أَبُو حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ: إِنَّ رِجَالاً أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، **316** وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ، مِمَّ عُودُهُ، فَسَأَلُوهُ عَنْ ذلِكَ، فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لأَعْرِفُ مِمَّا هُوَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ، وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلاَنَةَ (امْرَأَةٍ

قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ): مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا، فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هٰهُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهَا، وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا، ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ عَادَ، فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي

ابو حازم بن دینار رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ کچھ لوگ سیّدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے ان کا آپس میں اس (بات) پر اختلاف تھا کہ منبر نبوی (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی لکڑی کس درخت کی تھی اس لئے سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا خدا گواہ ہے میں جانتا ہوں کہ منبر نبوی کس لکڑی کا تھا پہلے دن جب وہ رکھا گیا اور سب سے پہلے جب اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تو میں اس کو بھی جانتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی فلاں عورت کے پاس جن کا سیّدنا سعد رضی اللہ عنہ نے نام بھی بتایا تھا ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ اپنے بڑھئی غلام سے میرے لئے لکڑیاں جوڑ دینے کے لئے کہیں تا کہ مجھے لوگوں سے کچھ کہنا ہو تو اس پر بیٹھا کروں چنانچہ انہوں نے اپنے غلام سے کہا اور وہ غابہ کے جھاؤ کی لکڑی سے اسے بنا کر لایا۔اس انصاری خاتون نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہاں رکھوایا میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر (کھڑے ہو کر) نماز پڑھائی اسی پر کھڑے کھڑے تکبیر کہی اسی پر رکوع کیا پھر الٹے پاؤں لوٹے اور منبر کی جڑ میں سجدہ کیا اور پھر دوبارہ اسی طرح کیا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو خطاب فرمایا لوگو میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنی سیکھ لو۔

(اللؤلؤوالمرجان، حدیث نمبر: 316)

متعہ

متعہ !اسے نکاحِ موقت بھی کہتے ہیں، جنسی اشتعال کی تسکین کیلئے کسی عورت سے ہمبستری کرنے کی خاطر، متفقہ معاوضے کے عوض اس کی رضامندی سے کچھ دیر کیلئے عارضی نکاح کر لینا متعہ کہلاتا ہے۔قرآن نے(24/4) میں ایسے نکاح کی مذمت کی ہے جس کا مقصد محض شہوت رانی ہو۔متعہ میں چونکہ نکاح کا مقصد ہی جنسی اشتعال کی تسکین ہوتا ہے لہٰذا متعہ اور زنا میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا،اور زنا کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ اللہ نے اسے جرم قرار دے کر اس کی سزا مقرر کی ہے، ملاحظہ کیجیے(2/24)۔اگر لونڈی یہ جرم کرے تو اس کی سزا نصف مقرر کی گئی ہے(25/4)۔قرآن کے ان واضح احکامات کے ہوتے ہوئے یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متعہ (زنا) کی اجازت دی ہوگی۔درج ذیل احادیث میں آپ کیلئے دعوتِ فکر ہے
:

حدیث:

متعہ حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ، قَالَ: فَذُكِرَتْ ذَلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: "عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ، تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

ابو نضرہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس متعہ کی اجازت دیتے تھے اور سیدنا عبداللہ بن زبیر اس کی ممانعت فرماتے تھے میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں متعہ کیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14182)

حدیث:

متعہ حلال تھا حضرت عمرؓ نے ممانعت کی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " كُنَّا نَتَمَتَّعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَ، حَتَّى نَهَانَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخِيرًا يَعْنِي النِّسَاءَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے دور میں عورتوں سے متعہ کیا کرتے تھے، حتی کہ بعد میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی ممانعت فرمادی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14268)

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں متعہ حلال تھا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:) مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَنَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، فَانْتَهَيْنَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں دو طرح کا متعہ ہوتا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا اور ہم رک گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14479)

حدیث:

متعہ حلال تھا تا آنکہ حضرت عمرؓ نے اسے روک دیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ،) عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " تَمَتَّعْنَا مُتْعَتَيْنِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ وَالنِّسَاءَ، فَنَهَانَا عُمَرُ عَنْهُمَا، فَانْتَهَيْنَا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں دو طرح کا متعہ ہوتا تھا حج تمتع اور عورتوں سے متعہ سیدنا عمر نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا ہم رک گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14834)

حدیث:

متعہ حلال تھا عمرؓ نے اسے بند کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، وَعَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، (
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: " تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتْعَتَيْنِ الْحَجَّ، وَالنِّسَاءَ ".
وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ أَيْضًا: مُتْعَةَ الْحَجِّ، وَمُتْعَةَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ، نَهَانَا عَنْهُمَا فَانْتَهَيْنَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں دو طرح کا متعہ ہوتا تھا حج تمتع اور عورتوں سے متعہ، سیدنا عمر نے ہمیں ان دونوں سے روک دیا ہم رک گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14916)

حدیث:

متعہ حلال تھا عمرؓ کے دور میں اسے بند کیا گیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ, قَالَ عَطَاءٌ: حِينَ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ (
مُعْتَمِرًا, فَجِئْنَاهُ فِي مَنْزِلِهِ, فَسَأَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ أَشْيَاءَ, ثُمَّ ذَكَرُوا لَهُ الْمُتْعَةَ, فَقَالَ: " نَعَمْ, اسْتَمْتَعْنَا عَلَى
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, وَأَبِي بَكْرٍ, وَعُمَرَ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

عطاء کہتے ہیں کہ جب سیدنا جابر رضی اللہ عنہ عمرے کے لئے تشریف لائے تو ہم ان کے گھر حاضر ہوئے لوگوں نے ان سے مختلف سوالات پوچھے پھر متعہ کے متعلق پوچھا: انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر و عمر کے دور میں عورتوں سے متعہ کیا کرتے تھے حتی کے بعد میں سیدنا عمر نے اس کی ممانعت فرمادی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15073)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرمائی تھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، (
عَنْ أَبِيهِ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ الْفَتْحِ ".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرمائی تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15337)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے سنا تھا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ, قَالَ:) تَذَاكَرْنَا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُتْعَةَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ، فَقَالَ رَبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ: سَمِعْتُ أَبِي, يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "يَنْهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت کرتے ہوئے سنا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15338)

حدیث:

حضور ﷺ نے عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ, حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ, عَنْ أَبِيهِ) عَنْ جَدِّهِ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَرَخَّصَ أَنْ يُصَلَّى فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور بکریوں کے ریوڑ میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15341)

حدیث:

عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے

حدیث مرفوع) قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ) جَدِّهِ, أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنْ نُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَرَخَّصَ أَنْ نُصَلِّيَ فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ، وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, عَنِ الْمُتْعَةِ".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور بکریوں کے ریوڑ میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15343)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام قرار دے دیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ،)
"أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " حَرَّمَ مُتْعَةَ النِّسَاءِ".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کو حرام قرار دے دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15344)

حدیث:

متعہ حرام ہو گیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ)
سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، حَتَّى إِذَا
كُنَّا بِعُسْفَانَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ "، فَقَالَ لَهُ سُرَاقَةُ بْنُ
مَالِكٍ أَوْ مَالِكُ بْنُ سُرَاقَةَ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيزِ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ، عَلِّمْنَا تَعْلِيمَ قَوْمٍ كَأَنَّمَا وُلِدُوا الْيَوْمَ، عُمْرَتُنَا
هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ قَالَ: " بَلْ لِأَبَدٍ "، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ
أَمَرَنَا بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ، فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهُنَّ قَدْ أَبَيْنَ إِلَّا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، قَالَ: " فَافْعَلُوا "
، قَالَ: فَخَرَجْتُ أَنَا وَصَاحِبٌ لِي عَلَيَّ بُرْدٌ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ، فَدَخَلْنَا عَلَى امْرَأَةٍ، فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا، فَجَعَلَتْ
تَنْظُرُ إِلَى بُرْدِ صَاحِبِي، فَتَرَاهُ أَجْوَدَ مِنْ بُرْدِي، وَتَنْظُرُ إِلَيَّ فَتَرَانِي أَشَبَّ مِنْهُ، فَقَالَتْ: بُرْدٌ مَكَانَ بُرْدٍ،
وَاخْتَارَتْنِي فَتَزَوَّجْتُهَا عَشْرًا بِبُرْدِي، فَبِتُّ مَعَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ يَقُولُ: " مَنْ كَانَ مِنْكُمْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ،
فَلْيُعْطِهَا مَا سَمَّى لَهَا، وَلَا يَسْتَرْجِعْ مِمَّا أَعْطَاهَا شَيْئًا، وَلْيُفَارِقْهَا، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَهَا عَلَيْكُمْ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ ".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے جب ہم لوگ مقام عسفان میں پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے اس پر سیدنا سراقہ بن مالک نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمیں ان لوگوں کی طرح تعلیم دیجیے جو گویا آج ہی پیدا ہوئے ہوں یہ ہمارے اس عمرے کا حکم ہے یا ہمیشہ کے لئے یہی حکم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں بلکہ ہمیشہ کا یہی حکم ہے۔ پھر جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو ہم نے بیت اللہ کا

طواف کیااور صفامروہ کے درمیان سعی کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں کے پاس جانے کی اجازت دیدی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! عورتیں ایک وقت مقررہ کے علاوہ کسی اور صورت میں راضی ہی نہیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا ہی کرلو چنانچہ میں اور میرا ساتھی نکلے میرے پاس بھی ایک چادر تھی اور اس کے پاس بھی ایک چادر تھی ہم ایک عورت کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا جب وہ میرے ساتھی کی چادر کو دیکھتی تو وہ اسے میری چادر سے اچھی معلوم ہوتی اور جب مجھے دیکھتی تو مجھے میرے ساتھی سے زیادہ جوان محسوس کرتی بالآخر کہنے لگی کہ چادر چادر کے بدلے میں ہوگی اور یہ کہہ کر اس نے مجھے پسند کرلیا اور میں نے اس سے اپنی چادر کے عوض دس دن کے لئے نکاح کرلیا۔ وہ رات میں نے اسی کے ساتھ گزاری جب صبح ہوئی تو مسجد کی طرف میں روانہ ہوا وہاں پہنچ کر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ آپ فرما رہے تھے تم میں جس شخص نے کسی عورت کے ساتھ ایک متعین وقت کے لئے نکاح کیا ہے اسے چاہیے کہ اس نے جو چیز مقرر کی ہے وہ اسے دیدے اور اپنی دی ہوئی چیز کو اس سے واپس نہ مانگے اور خود اس سے علیحدگی اختیار کرلے کیونکہ اللہ نے اب اس کام کو قیامت تک کے لئے تم پر حرام قرار دے دیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15345)

حدیث:

متعہ حلال تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ:) حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عام الْفَتْحِ، فَأَقَمْنَا خَمْسَ عَشْرَةَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ, قَالَ: قَالَ فَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتْعَةِ، قَالَ: وَخَرَجْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ أَوْ قَالَ فِي أَعْلَى مَكَّةَ، فَلَقِينَا فَتَاةً مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ كَأَنَّهَا الْبَكْرَةُ الْعَنَطْنَطَةُ، قَالَ: وَأَنَا قَرِيبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ وَعَلَيَّ بُرْدٌ جَدِيدٌ غَضٌّ، وَعَلَى ابْنِ عَمِّي بُرْدٌ خَلَقٌ, قَالَ: فَقُلْنَا لَهَا: هَلْ لَكِ أَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ أَحَدُنَا؟ قَالَتْ: وَهَلْ يَصْلُحُ ذَلِكَ؟ قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عَمِّي، فَقُلْتُ لَهَا: إِنَّ بُرْدِي هَذَا جَدِيدٌ غَضٌّ، وَبُرْدُ ابْنِ عَمِّي هَذَا خَلَقٌ مَحٌّ، قَالَتْ: بُرْدُ ابْنِ عَمِّكَ هَذَا لَا بَأْسَ بِهِ، قَالَ فَاسْتَمْتَعَ مِنْهَا، فَلَمْ نَخْرُجْ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى حَرَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ فتح مکہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے منورہ سے نکلے ہم پندرہ دن وہاں رکے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیدی چنانچہ میں اور میرا ایک چچازاد نکلے ہم ایک عورت کے پاس پہنچے اس کا تعلق بنو بکر سے تھا اور وہ نہایت جوان تھی جب وہ میرے چچازاد کی چادر کو دیکھتی تو وہ اسے میری چادر سے پرانی معلوم ہوتی اور جب مجھے دیکھتی تو مجھے میرے ساتھی سے زیادہ جوان محسوس کرتی اور میرے پاس چادر بھی

نئی تھی ہم نے اس سے کہا کیا ہم میں سے کوئی ایک تم سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اس نے کہا کیا جائز ہے ہم نے کہا ہاں وہ میرے چچازاد کو دیکھنے لگی تو میں نے اسے بتایا کہ میری چادر نئی اور عمدہ ہے جبکہ اس کی چادر پرانی اور میلی ہے اس نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ میرے چچازاد نے اس سے فائدہ اٹھایا ابھی ہم مکہ مکرمہ سے نکلنے نہ پائے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15346)

حدیث:

متعہ حلال تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ رَبِّ بْنَ سَعِيدٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ يُقَالُ لَهُ: السَّبْرِيّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ: "أَمَرَهُمْ بِالْمُتْعَةِ"، قَالَ: فَخَطَبْتُ أَنَا وَرَجُلٌ امْرَأَةً، قَالَ: فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ، فَإِذَا هُوَ يُحَرِّمُهَا أَشَدَّ التَّحْرِيمِ، وَيَقُولُ فِيهَا أَشَدَّ الْقَوْلِ، وَيَنْهَى عَنْهَا أَشَدَّ النَّهْيِ".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دے دی چنانچہ میں اور میرا ایک ساتھی نکلے اور ایک عورت کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا تین دن کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو وہ شدت سے اس کی حرمت بیان کرتے ہوئے سختی کے ساتھ اس کی ممانعت فرما رہے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15347)

حدیث:

عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَرَخَّصَ أَنْ يُصَلَّى فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اور بکریوں کے ریوڑ میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے اور عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15348)

حدیث:

متعہ حلال تھا، حضور ﷺ نے منع فرمادیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ, قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ, أَنَّهُ قَالَ: أَذِنَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُتْعَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ هُوَ أَكْبَرُ مِنِّي سِنًّا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَقِينَا فَتَاةً مِنْ بَنِي عَامِرٍ، كَأَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَاءُ، فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا، فَقَالَتْ مَا تَبْذُلَانِ؟ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا: رِدَائِي، قَالَ: وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي، وَكُنْتُ أَشَبَّ مِنْهُ، قَالَتْ: فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي، ثُمَّ قَالَتْ: أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ تَكْفِينِي، قَالَ: فَأَقَمْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا، قَالَ: ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النِّسَاءِ الَّتِي تَمَتَّعَ بِهِنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا"، قَالَ: فَفَارَقْتُهَا.

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ فتح مکہ کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے منورہ سے نکلے ہم پندرہ دن وہاں رک کے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیدی چنانچہ میں اور میرا ایک چچازاد نکلے ہم ایک عورت کے پاس پہنچے اس کا تعلق بنو بکر سے تھا اور وہ نہایت جوان تھی جب وہ میرے چچازاد کی چادر کو دیکھتی تو وہ اسے میری چادر سے پرانی معلوم ہوتی اور جب مجھے دیکھتی تو مجھے میرے ساتھی سے زیادہ جوان محسوس کرتی اور میرے پاس چادر بھی نئی تھی ہم نے اس سے کہا کیا ہم میں سے کوئی ایک تم سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اس نے کہا کیا جائز ہے ہم نے کہا ہاں وہ میرے چچازاد کو دیکھنے لگی تو میں نے اسے بتایا کہ میری چادر نئی اور عمدہ ہے جبکہ اس کی چادر پرانی اور میلی ہے اس نے کہا اس میں کوئی حرج نہیں چنانچہ میرے چچازاد نے اس سے فائدہ اٹھایا ابھی ہم مکہ مکرمہ سے نکلنے نہ پائے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حرام کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15349)

حدیث:

متعہ حلال تھا، حضور ﷺ نے منع فرمادیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ: "نِكَاحِ الْمُتْعَةِ".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں سے متعہ کرنے کی ممانعت فرمائی تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15350)

حدیث:

متعہ حلال تھا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمادیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَيْنَا عُمْرَتَنَا، قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْتَمْتِعُوا مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ"، قَالَ وَالِاسْتِمْتَاعُ عِنْدَنَا يَوْمُ التَّزْوِيجِ، قَالَ: فَعَرَضْنَا ذَلِكَ عَلَى النِّسَاءِ، فَأَبَيْنَ إِلَّا أَنْ نَضْرِبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُنَّ أَجَلًا، قَالَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "افْعَلُوا"، قال: فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي وَمَعَهُ بُرْدَةٌ وَمَعِي بُرْدَةٌ، وَبُرْدَتُهُ أَجْوَدُ مِنْ بُرْدَتِي، وَأَنَا أَشَبُّ مِنْهُ فَأَتَيْنَا امْرَأَةً، فَعَرَضْنَا ذَلِكَ عَلَيْهَا، فَأَعْجَبَهَا شَبَابِي، وَأَعْجَبَهَا بُرْدُ ابْنِ عَمِّي، فَقَالَتْ بُرْدٌ كَبُرْدٍ، قَالَ: فَتَزَوَّجْتُهَا، فَكَانَ الْأَجَلُ بَيْنِي وَبَيْنَهَا عَشْرًا، قَالَ: فَبِتُّ عِنْدَهَا تِلْكَ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أَصْبَحْتُ غَادِيًا إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْبَابِ وَالْحِجْرِ، يَخْطُبُ النَّاسَ يَقُولُ: "أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ، قَدْ كُنْتُ أَذِنْتُ لَكُمْ فِي الِاسْتِمْتَاعِ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ، أَلَا وَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ ذَلِكَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ، فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا، وَلَا تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے جب ہم عمرہ کر کے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عورتوں کے پاس جانے کی اجازت دیدی ہمارے نزدیک اس سے مراد شادی کرنا تھا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! عورتیں ایک وقت مقررہ کے علاوہ کسی اور صورت میں راضی ہی نہیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسا ہی کر لو چنانچہ میں اور میرا چچازاد نکلے میرے پاس بھی ایک چادر تھی اور اس کے پاس بھی ایک چادر تھی اس کی چادر میری چادر سے عمدہ تھی اور جسمانی طور پر میں اس سے زیادہ جوان تھا۔ ہم ایک عورت کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا جب وہ میرے ساتھی کی چادر کو دیکھتی تو وہ اسے میری چادر سے اچھی معلوم ہوتی اور جب مجھے دیکھتی تو مجھے میرے ساتھی سے زیادہ جوان محسوس کرتی بالآخر کہنے لگی کہ چادر چادر کے بدلے میں ہو گی اور یہ کہہ کر اس نے مجھے پسند کر لیا اور میں نے اس سے اپنی چادر کے عوض دس دن کے لئے نکاح کر لیا۔ وہ رات میں نے اسی کے ساتھ گزاری جب صبح ہوئی تو مسجد کی طرف میں روانہ ہوا وہاں پہنچ کر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ آپ فرما رہے تھے لوگو میں نے تمہیں عورتوں سے استمتاع کی اجازت دی تھی سو جس نے جو چیز مقرر کی ہے وہ اسے دیدے اور اپنی دی ہوئی چیز کو اس سے واپس نہ مانگے اور خود اس سے علیحدگی اختیار کر لے کیونکہ اللہ نے اب اس کام کو قیامت تک کے لئے تم پر حرام قرار دے دیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15351)

عزل

قرآن میں نکاح کے سلسلے میں فرمایا گیا ہے کہ اِس کا مقصد محض شہوت رانی نہیں ہونا چاہیے، چنانچہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

وَاُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا بِاَمۡوَالِكُمۡ مُّحۡصِنِيۡنَ غَيۡرَ مُسٰفِحِيۡنَ ط (24/4)

ترجمہ:" اور ان کے سوا سب عورتیں تمہارے لئے حلال کی گئیں ہیں بشرطیکہ تم چاہو اپنے مالوں سے قید نکاح میں لانے کو، نہ کہ ہوس رانی کو۔"(سورۃ النساء 4 آیت نمبر 24)

قران:

نِسَاۤؤُكُمۡ حَرۡثٌ لَّـكُمۡ فَاۡتُوۡا حَرۡثَكُمۡ اَنّٰى شِئۡتُمۡ‌ۖ (223/2)

ترجمہ:" تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں پس اپنی کھیتی میں آؤ جب چاہو۔"(سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 223)

عورتوں کو کھیتی سے تشبیہ دے کر یہ بات سمجھائی جا رہی ہے کہ اِن سے وظیفہ زوجیت کا مقصد اولاد حاصل کرنا ہونا چاہیے نہ کہ محض شہوت رانی۔ کسان کھیتی میں ہل چلاتا ہے تو اُس کا مقصد فصل حاصل کرنا ہوتا ہے۔

قران:

اُحِلَّ لَـكُمۡ لَيۡلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمۡ‌ ط هُنَّ لِبَاسٌ لَّـكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ‌ ط عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمۡ كُنۡتُمۡ تَخۡتَانُوۡنَ اَنۡفُسَكُمۡ فَتَابَ عَلَيۡكُمۡ وَعَفَا عَنۡكُمۡ‌ ج فَالۡـٰٔنَ بَاشِرُوۡهُنَّ وَابۡتَغُوۡا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَـكُمۡ‌ ص {187/2

ترجمہ:"تمہارے لئے جائز کر دیا گیا روزہ کی رات میں اپنی عورتوں سے بے پردہ ہونا، وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم اُن کیلئے لباس ہو ،اللہ نے جان لیا کہ تم اپنے تئیں خیانت کرتے تھے سو اُس نے تم کو معاف کر دیا اور تم سے درگذر کی پس اب اُن سے ملو اور جو اللہ نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے، طلب کرو۔"(سورۃ البقرۃ 2 آیت نمبر 187)

اِس آیت میں بھی مباشرت کا مقصد اولاد حاصل کرنا بتایا جا رہا ہے لیکن مسند احمد کی احادیث میں محض شہوت رانی کی نیّت سے اپنی عورتوں کے پاس جانا جائز قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

عزل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں جبکہ قرآن کریم کا نزول ہو رہا تھا ہم اس وقت بھی عزل کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14318)

حدیث:

عزل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً، وَهِيَ خَادِمُنَا وَسَانِئُنا، أَطُوفُ عَلَيْهَا، وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ، قَالَ: "اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ، فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا"، قَالَ: فَلَبِثَ الرَّجُلُ، ثُمَّ أَتَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ، قَالَ: "قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری ایک باندی ہے جو ہماری خدمت بھی کرتی ہے اور پانی بھی بھر کر لاتی ہے، میں رات کو اس کے پاس چکر بھی لگاتا ہوں، لیکن اس کے ماں بننے کو بھی اچھا نہیں سمجھتا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو تو اس سے عزل کر لیا کرو، ورنہ جو مقدر میں ہے وہ تو ہو کر رہے گا، چنانچہ کچھ عرصے بعد وہی آدمی دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ وہ باندی بوجھل ہو گئی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تو تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جو مقدر میں ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14346)

حدیث:

عزل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِنَّ لِي خَادِمًا تَسْنَى، وَقَالَ مَرَّةً: تَسْنُو عَلَى نَاضِحٍ لِي،

وَإِنِّي كُنْتُ أَعْزِلُ عَنْهَا، وَأُصِيبُ مِنْهَا، فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا قَدَّرَ اللَّهُ لِنَفْسٍ أَنْ يَخْلُقَهَا، إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری ایک باندی ہے جو ہماری خدمت بھی کرتی ہے اور پانی بھی بھر کر لاتی ہے، میں رات کو اس کے پاس جا کر چکر بھی لگاتا ہوں اور عزل بھی کرتا تھا، اس کے باوجود اس کے یہاں بچہ پیدا ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے جس نفس کو پیدا کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے وہ تو پیدا ہو کر رہے گا۔"

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14362)

حدیث:

عزل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،) قَالَ: " كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْعَزْلَ". قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرٍو أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ؟، قَالَ: لَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں ہم عزل کرتے تھے آب حیات کا باہر خارج کر دینا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14957)

حدیث:

عزل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا،) وَسُئِلَ عَنِ الْعَزْلِ، قَالَ: فَقَالَ " قَدْ كُنَّا نَصْنَعُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے کسی نے عزل کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں ہم عزل کرتے تھے (آب حیات کا باہر خارج کر دینا)۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15032)

حدیث:

عزل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ, أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ, أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ, "وَذَكَرُوا الْعَزْلَ, فَقَالَ: " كُنَّا نَصْنَعُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں عزل کر لیا کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15072)

حدیث:

عزل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ, عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ, عَنْ جَابِرٍ, أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, قَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً, وَهِيَ خَادِمُنَا وَسَائِسَتُنَا, أَطُوفُ عَلَيْهَا, وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ, فَقَالَ: "اعْزِلْ عَنْهَا إِنْ شِئْتَ, فَإِنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا", قَالَ: فَلَبِثَ الرَّجُلُ, ثُمَّ أَتَاهُ, فَقَالَ: إِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَمَلَتْ، قَالَ: "قَدْ أَخْبَرْتُكَ أَنَّهُ سَيَأْتِيهَا مَا قُدِّرَ لَهَا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری ایک باندی ہے جو ہماری خدمت بھی کرتی ہے اور پانی بھر کر بھی لاتی ہے میں رات کو اس کے پاس چکر بھی لگاتا ہوں لیکن اس کے ماں بننے کو بھی اچھا نہیں سمجھتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو اس سے عزل کر لیا کروں ورنہ جو مقدر میں ہے وہ تو ہو کر رہے گا چنانچہ کچھ عرصے بعد وہی آدمی دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ وہ باندی بوجھل ہو گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جو مقدر میں ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15140)

حدیث:

عزل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ, عَنِ الْأَعْمَشِ، وَمَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ, عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ, قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَقَالَ: إِنَّ لِي جَارِيَةً, وَأَنَا أَعْزِلُ عَنْهَا، فَقَالَ لَهُ: "مَا يُقَدَّرْ يَكُنْ"، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ حَمَلَتْ, فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَقَالَ:

يَا نَبِيَّ اللهِ, أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا حَمَلَتْ؟, فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا قَضَى اللهُ لِنَفْسٍ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری ایک باندی ہے جو ہماری خدمت بھی کرتی ہے اور پانی بھر کر بھی لاتی ہے میں رات کو اس کے پاس چکر بھی لگاتا ہوں لیکن اس کے ماں بننے کو بھی اچھا نہیں سمجھتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو اس سے عزل کر لیا کروں ورنہ جو مقدر میں ہے وہ تو ہو کر رہے گا چنانچہ کچھ عرصے بعد وہی آدمی دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ وہ باندی بوجھل ہو گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو تمہیں پہلے ہی بتا دیا تھا کہ جو مقدر میں ہے وہ تو ہو کر رہے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15174)

حدیث:

عزل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ, حَدَّثَنَا شُعْبَةُ, عَنْ أَبِي الْفَيْضِ, قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ) مُرَّةَ يُحَدِّثُ, عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّرَقِيِّ, أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَشْجَعَ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ, فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي تُرْضِعُ, فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مَا يُقَدَّرُ فِي الرَّحِمِ فَسَيَكُونُ".

سیدنا ابو سعید زرقی سے مروی ہے کہ قبیلہ اشجع کے ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق پوچھا: اور کہا کہ دراصل میری بیوی ابھی دودھ پلا رہی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کا رحم میں ہونا مقدر ہو چکا وہ ہو کر رہے گی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15732)

باب نمبر۔21

رجم یا سنگسار

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زِنا کے مرتکب مرد و عورت کی سزا سو سو کوڑے مقرر کی ہے۔ زانی اور زانیہ کنوارے ہوں یا رنڈوے، شادی شدہ ہوں یا طلاق یافتہ اللہ نے اِس کی کوئی تخصیص نہیں کی۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قرآن:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ''زناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھائو، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔ (سورۃ نور 24 آیت 2)

لیکن حریفانِ قرآن، اللہ تعالیٰ کے اِس قانون کو ماننے کیلئے تیار نہیں، اِن کا کہنا ہے کہ اگر شادی شدہ مرد و عورت زنا کا اِرتکاب کریں تو اُن کی سزا رجم ہے۔ اِس بات کو سچا ثابت کرنے کیلئے مختلف روایات وضع کی گئیں اور اُنہیں مقدس ہستیوں سے منسوب کر دیا گیا۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو، ایک یہودی مرد کو اور ایک عورت کو رجم فرمایا تھا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ) اللَّهِ، يَقُولُ: "رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ، وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ، وَامْرَأَةً".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو، ایکیہودی مرد کو اور ایک عورت کو رجم فرمایا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14447)

حدیث:

حضور ﷺ نے رجم کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ) رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا، فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَبِكَ جُنُونٌ؟" قَالَ: لَا، قَالَ: "أَحْصَنْتَ؟". قَالَ: نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ، فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی آیا اور اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اپنے متعلق بدکاری کا اعتراف کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا، جب اس طرح چار مرتبہ وہ اپنے متعلق گواہی دے چکا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم مجنوں تو نہیں ہو؟ اس نے کہا نہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا اور اسے عید گاہ میں سنگسار کر دیا گیا، جب اسے پتھر لگے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا لوگوں نے اسے پکڑ کر اتنے پتھر مارے کہ وہ مر گیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق اچھے جملے کہے اور اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14462)

حدیث:

رجم

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ،) قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: يَا ابْنَ أَخِي، أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِهَذَا الْحَدِيثِ، كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَ الرَّجُلَ يَعْنِي مَاعِزًا، إِنَّا لَمَّا رَجَمْنَاهُ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ، فَقَالَ: أَيْ قَوْمِ، رُدُّونِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ قَوْمِي هُمْ قَتَلُونِي وَغَرُّونِي مِنْ نَفْسِي، وَقَالُوا: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ قَاتِلِكَ، قَالَ: فَلَمْ نَنْزِعْ عَنِ الرَّجُلِ حَتَّى فَرَغْنَا مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا رَجَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا لَهُ قَوْلَهُ، فَقَالَ: "أَلَا تَرَكْتُمُ الرَّجُلَ وَجِئْتُمُونِي بِهِ"، إِنَّمَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَثَبَّتَ فِي أَمْرِهِ.

حسن بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سیدنا ماعز کے رجم کا واقعہ پوچھا: تو انہوں نے فرمایا کہ بھتیجے اس حدیث کے متعلق میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کیونکہ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں پتھر مارے جب ہم انہیں پتھر مارنے لگے اور انہیں اس کی تکلیف ہوئی تو وہ کہنے لگے کہ لوگو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں واپس لے چلو میری قوم نے تو مجھے مار ہی ڈالا اور مجھے دھوکے میں رکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں کسی صورت میں قتل نہیں کریں گے لیکن

ہم نے اپنا ہاتھ نہ کھینچا یہاں تک کہ انہیں ختم کرڈالا جب ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تو ہم نے ان کی بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے انہیں چھوڑ کیوں نہ دیا اور میرے پاس کیوں نہ لائے دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہ رہے تھے اس سے اس معاملے میں مزید تحقیق کر لیتے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15089)

حدیث:

نبی علیہ السلام نے رجم کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ, حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ, قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا هَلْ رَجَمَ) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ: نَعَمْ, رَجَمَ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ, وَرَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ, وَامْرَأَةً, وَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: "نَحْنُ نَحْكُمُ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ".

ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو ایک یہودی مرد کو ایک عورت کو رجم فرمایا: تھا اور یہودی سے فرمایا: تھا کہ آج ہم تم پر فیصلہ کریں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15151)

حدیث:

حضور ﷺ نے سنگسار کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ) الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ نَصْرِ بْنِ دَهْرٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى مَاعِزُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَالِكٍ، رَجُلٌ مِنَّا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَوْدَى عَلَى نَفْسِهِ بِالزِّنَا، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجْمِهِ، فَخَرَجْنَا إِلَى حَرَّةِ بَنِي نِيَارٍ، فَرَجَمْنَاهُ، فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ جَزِعَ جَزَعًا شَدِيدًا، فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنْهُ، وَرَجَعْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا لَهُ جَزَعَهُ، فَقَالَ: "هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ".

سیدنا نصر بن دہر سے مروی ہے کہ ہمارے ایک ساتھی ماعز بن مالک بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے اور اپنے متعلق بدکاری کا اعتراف کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ انہیں سنگسار کردو چنانچہ ہم انہیں لے کر حرہ بنو نیا کی طرف لے گئے اور انہیں پتھر مارنے لگے جب ہم انہیں پتھر مارنے لگے تو انہیں اس کی تکلیف محسوس ہوئی جب ہم لوگ ان سے فارغ ہو کر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تو ہم نے ان کی گھبراہٹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15555)

حدیث:

سو کوڑے اور رجم

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ) حُرَيْثٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذُوا عَنِّي خُذُوا عَنِّي، قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَهُنَّ سَبِيلًا، الْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ، وَنَفْيُ سَنَةٍ، وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ".

سیدنا سلمہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: مجھ سے یہ مسئلہ معلوم کر لو اور حاصل کر و اللہ نے بدکاری کا ارتکاب کرنے والی عورتوں کا حکم متعین کر دیا کنوارے کو کنواری کے ساتھ بدکاری کرنے پر سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دیا جائے اور شادی شدہ کو شادی شدہ کے ساتھ ایسا کرنے پر سو کوڑے مارے جائیں گے اور رجم کیا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15910)

حدیث:

بیوی کی باندی سے زنا کا مسئلہ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، قَالَ:) سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ يُوَاقِعُ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ؟ قَالَ: "إِنْ أَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ، وَلَهَا عَلَيْهِ مِثْلُهَا، وَإِنْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ أَمَتُهُ وَلَهَا عَلَيْهِ مِثْلُهَا".

سیدنا سلمہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کی باندی پر جا پڑے تو کیا حکم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس نے اس باندی سے زبردستی یہ حرکت کی ہو تو وہ باندی آزاد ہو جائے گی اور مرد پر اس کے لئے مہر مثل لازم ہو گا اور اگر یہ کام اس کی رضامندی سے ہو تو وہ اس کی باندی ہی رہے گی البتہ مرد کو مہر مثل ادا کرنا پڑے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15911)

حدیث:

حضور ﷺ نے رجم کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُلَاثَةَ، قَالَ:) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي السُّوقِ إِذْ مَرَّتْ امْرَأَةٌ تَحْمِلُ صَبِيًّا، فَثَارَ النَّاسُ وَثُرْتُ مَعَهُمْ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ لَهَا: "مَنْ أَبُو هَذَا؟"، فَسَكَتَتْ، فَقَالَ: "مَنْ أَبُو هَذَا؟"، فَسَكَتَتْ، فَقَالَ شَابٌّ بِحِذَائِهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا حَدِيثَةُ السِّنِّ، حَدِيثَةُ عَهْدٍ بِخِزْيَةٍ، وَإِنَّهَا لَمْ تُخْبِرْكَ، وَأَنَا أَبُوهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَالْتَفَتَ إِلَى مَنْ عِنْدَهُ كَأَنَّهُ يَسْأَلُهُمْ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَا عَلِمْنَا إِلَّا خَيْرًا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَحْصَنْتَ؟"، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ، فَذَهَبْنَا فَحَفَرْنَا لَهُ حَتَّى أَمْكَنَّا، وَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ حَتَّى هَدَأَ، ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى مَجَالِسِنَا، فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ، إِذْ أَنَا بِشَيْخٍ يَسْأَلُ عَنِ الْفَتَى، فَقُمْنَا إِلَيْهِ، فَأَخَذْنَا بِتَلَابِيبِهِ، فَجِئْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هَذَا جَاءَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبِيثِ! فَقَالَ: "مَهْ، لَهُوَ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ"، قَالَ: فَذَهَبْنَا فَأَعَنَّاهُ عَلَى غُسْلِهِ وَحَنُوطِهِ وَتَكْفِينِهِ، وَحَفَرْنَا لَهُ، وَلَا أَدْرِي أَذَكَرَ الصَّلَاةَ أَمْ لَا.

سیدنا لجلاج سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ بازار میں تھے کہ ایک عورت اپنے بچے کو اٹھائے وہاں سے گزری تو لوگ اس عورت کے ساتھ بچہ دیکھ کر بھڑک اٹھے مجھے بھی غصہ آگیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ اس سے پوچھ رہے تھے کہ اس بچے کا باپ کون ہے وہ خاموش رہی دوسری مرتبہ پوچھنے پر وہ خاموش رہی اسی اثناء میں ایک نوجوان اس عورت کے برابر آکر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یہ نوعمر مسلم ہے یہ آپ کو جواب نہیں دے سکی گی اس بچے کا باپ میں ہوں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ارد گرد صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے گویا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اس آدمی کے متعلق پوچھ رہے ہوں وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم تو اس کے متعلق خیر ہی جانتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ کیا تم شادی شدہ ہو اس نے کہا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔ ہم اسے اپنے ساتھ لے کر چلے گئے اور ایک گڑھا کھودا اسے اس میں اتار دیا پھر ہم نے اسے اتنے پتھر مارے کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا پھر ہم اپنی جگہ پر لوٹ گئے اسی دوران ایک بزرگ اس نوجوان کے متعلق پوچھتے ہوئے آئے ہم نے کھڑے ہو کر ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ صاحب اس خبیث کے متعلق پوچھتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خاموش رہو وہ شخص اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ مہک رکھنے والا ہے یہ سن کر ہم لوگ واپس آئے اور اس کے غسل جنوط لگانے اور تجہیز و تکفین میں ہاتھ بٹایا اور اس کے لئے قبر تیار کی راوی کہتے ہیں مجھے یاد نہیں کہ انہوں نے نماز کا ذکر کیا یا نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15934)

قارئین کرام! اِن احادیث کے غلط ہونے کا سب سے بڑا ثبوت سورۃ النور 24 آیت نمبر 2 میں موجود ہے، جہاں زِنا کی سزا سو(100) کوڑے مقرر کی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے :

قران:

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ص وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (2/24)

ترجمہ: ''زِناکار عورت اور مرد میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو، اور اُن پر اللہ کا حکم چلانے میں ترس نہ کھاؤ، اگر تم اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو، اور چاہیے کہ اُن کی سزا کے وقت حاضر ہو مسلمانوں کی ایک جماعت''۔(سورۃ نور 24 آیت 2)

2. فرمان خداوندی ہے :

قران:

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً زوَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ج وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (3/24)

ترجمہ: '' زانی مرد نکاح نہیں کرتا سوائے زانیہ عورت یا مشرکہ سے اور زانیہ عورت نکاح نہیں کرتی سوائے زانی مرد یا مشرک سے اور یہ (ایسا نکاح) مومنوں پر حرام کیا گیا ہے۔''

{سورۃ نور 24 آیت 3}

اِس آیت سے بھی رجم کی نفی ہوتی ہے اور یہ ثابت ہو رہا ہے کہ زِنا کرنے والے سزا بھگتنے کے بعد زندہ رہتے ہیں جبکہ رجم میں زِنا کرنے والوں کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

3. اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ط (25/4)

ترجمہ: '' پس جب یہ لونڈیاں نکاح میں آجائیں پھر اگر وہ بے حیائی کا کام کریں تو اُنہیں آدھی سزا ہے اُس سزا سے جو آزاد عورتوں کی ہے۔

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 25}

اللہ تعالیٰ نے زِنا کی سزا سو(100) کوڑے مقرر کی ہے (2/24)۔ جس کا نصف ہو سکتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کی مقرر کردہ سزا یعنی رجم کا نصف ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ اِسلام میں رجم نہیں۔

4۔ ایک حدیث میں ہے کہ رجم کی آیت قرآن کا حصّہ تھی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے اُسے قرآن میں شامل نہیں کیا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ :

فرمانِ خداوندی ہے :

قران:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (9/15)

ترجمہ: بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور بے شک ہم ہی اِس کے نگہبان ہیں۔ {سورۃ الحجر 15 آیت نمبر 9}۔

(الف) حدیث درج بالا کے مطابق قرآن میں رجم کی آیت موجود نہیں۔ کیا خُدا قرآن کی حفاظت کرنے میں (نعوذ باللہ) ناکام ہو گیا۔؟

(ب) حدیث درج بالا میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے ڈر سے رجم کی آیت قرآن میں داخل نہ کی۔ کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے جلیل القدر صحابیؓ سے اِتنی بڑی جسارت کی توقع کرنا درست ہے کہ آپؓ نے اللہ کی ناراضگی پر لوگوں کی ناراضگی کو ترجیح دی۔؟

(ج) اگر رجم کی آیت واقعی قرآن کی آیت تھی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُسے قرآن میں شامل کر دیتے تو کیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، قرآن کی تکمیل پر ناراض ہو جاتے ؟۔۔۔۔۔۔یقیناً نہیں۔۔۔۔۔۔تو پھر "لوگوں کا ڈر" چہ معنی دارد۔

رجم گمراہ قوموں کا عمل :

☆ حضرت اِبراہیم علیہ السلام کو آپؑ کے والد نے کہا :

قران:

قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ ج لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا (46/19)

ترجمہ:" اس نے جواب دیا کہ اے ابراہیم! کیا تُو ہمارے معبودوں سے رُوگردانی کر رہا ہے، سُن اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے رجم کر دوں گا، جا، ایک مدّتِ دراز تک مجھ سے الگ رہ۔" (سورۃ مریم 19 آیت نمبر 46)

☆ اصحاب قریہ نے رسولوں سے کہا :

قرآن:

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ (18/36)

ترجمہ: ’’ اُنہوں نے کہا کہ ہم تو تم کو منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں رجم کر دیں گے اور تم کو ہماری طرف سے سخت تکلیف پہنچے گی۔‘‘(سورۃ یاسین36آیت نمبر18)

☆اصحاب کہف میں سے ایک نے دوسرے کو مخاطب کر کے کہا :

قرآن:

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا بَيْنَهُمْ ۭ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۭ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۭ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۭ فَابْعَثُوْٓا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖٓ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَآ اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ۚ اِنَّهُمْ اِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوْكُمْ اَوْ يُعِيْدُوْكُمْ فِيْ مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلِحُوْٓا اِذًا اَبَدًا (18/19-20)

ترجمہ: ’’ اور ہم نے اِسی طرح اُنہیں اُٹھایا تاکہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے سوال کریں، اُن میں سے ایک کہنے والے نے کہا تم یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم رہے ایک دن یا ایک دن کا کچھ حصہ، اُنہوں نے کہا تمہارا ربّ خوب جانتا ہے تم کتنی مدت رہے ہو، پس اپنے میں سے ایک کو اپنا یہ روپیہ دے کر بھیجو شہر کی طرف، پس وہ دیکھے کون سا کھانا پاکیزہ تر ہے، تو وہ اس سے تمہارے لئے لے آئے اور نرمی کرے اور کسی کو تمہاری خبر نہ دے بیٹھے۔ بے شک اگر وہ تمہاری خبر پالیں گے تو تمہیں سنگسار کر دیں گے یا تمہیں لوٹا لیں گے اپنی ملت میں اور اس صورت میں تم ہر گز کبھی فلاح نہ پاؤ گے۔‘‘(سورۃ الکہف18آیت نمبر19تا20)

خواب

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خاتم النبین کہا ہے :

قران:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمًا (40/33)

ترجمہ:''محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور (سب) نبیوں پر مہر (آخری نبی) ہیں اور اللہ ہر شے کا جاننے والا ہے۔''

{سورۃ الاحزاب سورہ نمبر 33 آیت نمبر 40}

لیکن مذہبی پیشوائوں نے نبوّت کا دروازہ کھولنے کیلیئے جعلی روایات وضع کر کے مجموعہ احادیث میں شامل کر دیں، جس کی ایک مثال ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

مرد مومن کا خواب اجزاء نبوت میں سے ایک جزو ہوتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَنِي جَابِرٌ، أَنَّهُ سَمِعَ (
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنَ النُّبُوَّةِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مرد مومن کا خواب اجزاء نبوت میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14681)

خوابِ نبوت کے متعلق مسند احمد اور دیگر کتب احادیث میں مختلف اقوال ملتے ہیں، حصول معلومات کیلیئے ان پر طائرانہ نظر ڈالنا یقیناً فائدے سے خالی نہ ہوگا:

صحیح بخاری حدیث نمبر : 7017۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6994۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6983۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6988۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، حدیث نمبر :6987۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5905۔مسلمان کا خواب نبوت کے پینتالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5912۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5909۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5906۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم ،حدیث نمبر :5913۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5916۔”نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

صحیح مسلم حدیث نمبر :5918۔”نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2270۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2272۔یہ نبوت کا ایک حصہ ہے

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2271۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2291۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2279۔مسلمان کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔

سنن ترمذی، حدیث نمبر :2278۔مسلمان کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3917۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3907۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3914۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3894۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ۔حدیث نمبر :3893۔مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3895۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابن ماجہ ،حدیث نمبر: 3897۔اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے “ ۔

سنن ابي داود۔حدیث نمبر: 5018۔مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4614۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔4622۔ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے "۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔5059۔ مومن کا خواب نبوت کاچوبیسواں حصہ ہے "۔

مشکوۃالمصابیح۔حدیث نمبر۔5060۔ مومن کا خواب نبوت کاپچیسواں حصہ ہے "۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔744۔ مومن کا خواب نبوت کاچالیسواں حصہ ہے "۔

مسند اسحاق بن راھویہ۔حدیث نمبر۔746۔ مومن کا خواب نبوت کاچھیالیسواں حصہ ہے "۔

مسند الشہاب۔حدیث نمبر۔306۔ مومن کا خواب نبوت کاچھبیسواں حصہ ہے "۔

سنن دارمی۔حدیث نمبر۔2174۔ مومن کا خواب نبوت کاچھیالیسواں حصہ ہے "۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔468۔"نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

الادب المفرد۔حدیث نمبر۔791۔"نیک سیرت،اچھی عادت اور خرچ کرنے میں میانہ روی نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

معجم صغیر للطبرانی۔حدیث نمبر۔731۔"اچّھی ہدایت،خوش اخلاقی،میانہ روی اور سکون و وقار نبوت کے چوبیس حصّوں میں سے ایک حصّہ ہے۔"

معجم صغیر للطبرانی۔حدیث نمبر۔1179۔"سچا اور اچھا خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک حصہ ہے۔"

مسند احمد۔حدیث نمبر۔2894۔ "اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسند احمد۔حدیث نمبر۔3071۔ "اچھا خواب اجزاء نبوت میں سے سترواں جزو ہے۔

مسند احمد۔حدیث نمبر۔2698۔"اچھا راستہ،نیک سیرت اور میانہ روی اجزاء نبوت میں سے پچیسواں جزء ہے۔

سنن نسائی۔حدیث نمبر۔1046۔مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

سنن نسائی۔حدیث نمبر۔1121۔مومن کا خواب نبوت کی خوشخبری ہے۔

صحیفہ ھمام بن منبہ۔حدیث نمبر۔49۔"صالح (صفت) آدمی کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے۔

آج کل کی مثال کے مطابق اگر ایم بی بی ایس کرنے والا آدمی ڈاکٹر کہلاتا ہے تو میٹرک پاس ہومیو پیتھ بھی اپنے نام کے ساتھ ڈاکٹر ہی لکھتا ہے۔اسی طرح اگر حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم انبیاء تھے تو مذکورہ بالا

روایت کے مطابق اچھا خواب دیکھنے والا شخص بھی نبی ہو گا۔ فرق صرف اتنا ہو گا کہ یہ میٹرک پاس ہومیو پیتھ کی طرح ذرا کم درجے کا نبی ہو گا۔(نعوذ باللہ)

باب نمبر۔23

خواب میں زیارت

مسند احمد کی درج ذیل روایت ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

جس شخص کو خواب میں میری زیارت ہو اس نے میری ہی کی زیارت کی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ، وَيُونُسُ، قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، (أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ، فَقَدْ رَآنِي، إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي". (حدیث مرفوع) (حدیث موقوف) وَقَالَ: "إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ، فَلَا يُخْبِرَنَّ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کو خواب میں میری زیارت ہو اس نے میری ہی کی زیارت کی کیونکہ میری صورت اختیار کرنا شیطان کے بس میں نہیں ہے۔ اور فرمایا: تم شیطان کے کھیل تماشوں کو جو وہ تمہارے ساتھ خواب میں کھیلتا ہے دوسروں کے سامنے بیان مت کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14779)

حدیث:

جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے مجھ ہی کو دیکھا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، (عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي".

سیدنا طارق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے خواب میں میری زیارت کی اس نے مجھ ہی کو دیکھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15880)

سوال یہ ہے کہ جس آدمی نے حضور ﷺ کو دیکھا ہی نہیں، اگر شیطان کسی بزرگ کی شکل میں اس کے خواب میں آجاتا ہے تو اسے کیا معلوم کہ یہ کون ہے، یہ حدیث صحابہؓ کیلئے فرض کر لی جائے تو بات سمجھ آتی ہے۔

باب نمبر-24

ریشم

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں سونا یا ریشم کہیں حرام نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ زینت انسانوں کیلیئے پیدا کی گئی ہے اور قیامت کے دن تو یہ بالخصوص مومنین کیلیئے ہو گی:

قران:

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ط قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ(32/7)

ترجمہ:'' (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم !)آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ)زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلیئے نکالی (پیدا کی)ہے،اور پاک رزق، یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلیئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر اِنہیں کیلیئے ہے،اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلیئے۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کر کے آنے کا حکم دیا :

قران:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ(31/7)

ترجمہ:'' اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو،اور کھاؤ اور پیو،اور بے جا خرچ نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔''

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 31}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا، بلکہ عورتوں کیلیئے زینت کو ظاہر کرنے کیلیئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ (31/24)

ترجمہ: ”عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔“

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 31}

اس کے برعکس مسند احمد میں لکھا ہے:

حدیث:

ریشم پہننا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَاهِبًا أَهْدَى) لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةَ سُنْدُسٍ، فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ، فَوَضَعَهَا، وَأَحَسَّ بِوَفْدٍ أَتَوْهُ، فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَلْبَسَ الْجُبَّةَ لِقُدُومِ الْوَفْدِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَصْلُحُ لِبَاسُهَا لَنَا فِي الدُّنْيَا، وَيَصْلُحُ لَنَا فِي الْآخِرَةِ، وَلَكِنْ خُذْهَا يَا عُمَرُ". فَقَالَ: تَكْرَهُهَا وَآخُذُهَا! فَقَالَ: "إِنِّي لَا آمُرُكَ أَنْ تَلْبَسَهَا، وَلَكِنْ أَرْسِلْ بِهَا إِلَى أَرْضِ فَارِسَ فَتُصِيبَ بِهَا مَالًا" فَأَرْسَلَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّجَاشِيِّ، وَكَانَ قَدْ أَحْسَنَ إِلَى مَنْ فَرَّ إِلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک راہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ ہدیہ کے طور پر بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تو اسے پہن لیا لیکن گھر آ کر اتار دیا پھر کسی وفد کی آمد کا علم ہوا تو سیدنا عمر نے درخواست کی کہ وہ جبہ زیب تن فرمالیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں ہمارے لئے ریشمی لباس مناسب نہیں ہے یہ آخرت میں ہمارے لئے مناسب ہوگا البتہ عمر تم اسے لے لو سیدنا عمر کہنے لگے کہ آپ تو اسے ناپسند کریں اور میں اسے لے لوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اسے پہننے کا حکم نہیں دے رہا بلکہ اس لئے دے رہا ہوں کہ تم اسے سرزمین ایران کی طرف بھیج دو اور اس کے ذریعے مال حاصل کر لو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی وہ جبہ شاہ حبشہ نجاشی کو بھجوا دیا جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجر صحابہ کو پناہ دے رکھی تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14620)

حدیث:

ریشم پہننا جائز نہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنّ جَابِرٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى إِلَيْهِ رَاهِبٌ مِنَ الشَّامِ جُبَّةً مِنْ سُنْدُسٍ، فَلَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ فَوَضَعَهَا، وَأُخْبِرَ بِوَفْدٍ يَأْتِيهِ، فَأَمَرَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يَلْبَسَ الْجُبَّةَ لِقُدُومِ الْوَفْدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَصْلُحُ لَنَا لِبَاسُهَا فِي الدُّنْيَا، وَيَصْلُحُ لَنَا لِبَاسُهَا فِي الْآخِرَةِ، وَلَكِنْ خُذْهَا يَا عُمَرُ"، فَقَالَ: أَتَكْرَهُهَا وَآخُذُهَا؟!، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنِّي لَا آمُرُكَ أَنْ تَلْبَسَهَا، وَلَكِنْ تُرْسِلُ بِهَا إِلَى أَرْضِ فَارِسَ، فَتُصِيبُ بِهَا مَالًا"، فَأَبَى عُمَرُ، فَأَرْسَلَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّجَاشِيِّ، وَكَانَ قَدْ أَحْسَنَ إِلَى مَنْ فَرَّ إِلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک راہب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ ہدیہ کے طور پر بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تو اسے پہن لیا لیکن گھر آکر اتار دیا پھر کسی وفد کی آمد کا علم ہوا تو سیدنا عمر نے درخواست کی کہ وہ جبہ زیب تن فرمالیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا میں ہمارے لئے ریشمی لباس مناسب نہیں ہے یہ آخرت میں ہمارے لئے مناسب ہوگا البتہ عمر تم اسے لے لو سیدنا عمر کہنے لگے کہ آپ تو اسے ناپسند کریں اور میں اسے لے لوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں اسے پہننے کا حکم نہیں دے رہا بلکہ اس لئے دے رہا ہوں کہ تم اسے سرزمین ایران کی طرف بھیج دو اور اس کے ذریعے مال حاصل کرلو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی وہ جبہ شاہ نجاشی کو بھجوا دیا جس نے نبی صلیاللہ علیہ وسلم کے مہاجر صحابہ کو پناہ دے رکھی تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14738)

حدیث:

ریشم پہننا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى، وَحَسَنٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ حَسَنٌ فِي حَدِيثِهِ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، وَقَالَ ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا عَنْ مِيثَرَةِ الْأُرْجُوَانِ، فَقَالَ جَابِرٌ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا أَرْكَبُهَا، وَلَا أَلْبَسُ قَمِيصًا مُكَفَّفًا بِحَرِيرٍ، وَلَا أَلْبَسُ الْقَسِّيَّ".

ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سرخ کجاوے کے بارے میں پوچھا: توانہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس پر سوار نہیں ہوتا اور میں ایسی قمیض نہیں پہنتا جس کے کف ریشمی ہوں اور نہ ہی ریشمی لباس پہنتا ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14739)

حدیث:

ریشم پہننا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحٌ ,حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ,أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ,أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ,) يَقُولُ: لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ,ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ يَنْزِعَهُ ,وَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ,فَقِيلَ: قَدْ أَوْشَكْتَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ,فَقَالَ: "نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ" ,فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي ,فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ,كَرِهْتَ أَمْرًا وَأَعْطَيْتَنِيهِ ,فَمَا لِي؟ ,فَقَالَ: "لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ ,إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ" ,فَبَاعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی لباس زیب تن فرمایا: جو آپ کو کہیں سے ہدیہ میں آیا تھا پھر اسے تار سیدنا عمر کے پاس بھجوا دیا کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اسے کیوں اتار دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل نے اسے منع کیا ہے اسی اثناء میں سیدنا عمر بھی روتے ہوئے آگئے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ایک چیز کو آپ ناپسند کرتے ہیں اور مجھے دیدیتے ہیں میرا کیا گناہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ پہننے کے لئے نہیں دیا بلکہ تمہیں یہ اس لئے دیا ہے کہ تم اسے بیچ کر اس کی قیمت اپنے استعمال میں لے آؤ چنانچہ انہوں نے اسے دو ہزار درہم میں فروخت کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15107)

باب نمبر۔25

جو اسلام قبول نہ کرے اسے قتل کر دو

قران:

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قف(256/2)

ترجمہ: " دِین کے بارے میں کوئی زبردستی نہیں۔"

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر256}

قران:

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ قف فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْیَکْفُرْ لا(29/18)

ترجمہ:" آپ کہہ دیں حق تمہارے ربّ کی طرف سے ہے، پس جو چاہے سو ایمان لائے اور جو چاہے اِنکار کر دے۔"

{سورۃ الکہف سورہ نمبر18آیت نمبر29}

قران:

قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ ج فَمَنِ اھْتَدٰی فَاِنَّمَا یَھْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ ج وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْھَا ج وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ(108/10)

ترجمہ:" آپ کہہ دیں، اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے حق پہنچ چکا تو جس نے ہدایت پائی، صرف اپنی جان کیلئے ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو صرف اپنے بُرے کو گمراہ ہوا اور میں تم پر مختار نہیں ہوں۔"

(سورۃ یونس سورہ نمبر10آیت نمبر108)

قرآن اپنی ہر بات کو دلیل و برہان اور بصیرت و فراست کی رُو سے تسلیم کرنے کی دعوت دیتا ہے اِسی لیے اس نے فرمایا :

قران:

قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَی اللہِ قف عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ط(108/12)

ترجمہ:" آپ کہہ دیں یہ میرا راستہ ہے، میں اور میری اتباع کرنے والے علیٰ وجہ البصیرت خدا کی طرف دعوت دیتے ہیں۔"

{سورۃ یوسف سورہ نمبر 12 آیت نمبر 108}

اس لیے وہ اُس اِیمان کو اِیمان ہی تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں جو دِلوں میں داخل نہ ہوا ہو۔ چنانچہ فرمایا :

قران:

قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ لٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَ لَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ ؕ (14/49)

ترجمہ: ''دیہاتی لوگ کہتے ہیں کہ ہم اِیمان لائے، آپ کہہ دیں کہ تم اِیمان نہیں لائے بلکہ تم یوں کہو کہ ہم اِسلام لائے، اِیمان تو ابھی تمہارے دِلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔''

{سورۃ الحجرات سورہ نمبر 49 آیت نمبر 14}

یعنی جب تک اِیمان دِلوں میں داخل نہ ہو، بندہ مومن نہیں ہو سکتا۔ ایک آدمی دل سے اِسلام کو قبول نہیں کرتا، ظاہر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا لیکن مذہبی پیشوائیت کا اصرار ہے کہ تمہیں زبردستی مومن ہی بن کر رہنا ہوگا ورنہ تمہیں قتل کر دیا جائے گا۔ فرض کریں ایک آدمی مولویوں کے ڈر سے دینِ اسلام سے مرتد ہونے کا اعلان نہیں کرتا تو کیا اِس طرح وہ مومن رہے گا؟

حدیث:

جو اسلام قبول نہ کرے اسے قتل کر دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، رَفَعَ) الْحَدِيثَ، قَالَ:" أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ، حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا، حَرُمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ، وَأَمْوَالُهُمْ، وَعَلَى اللَّهِ حِسَابُهُمْ " أَوْ " وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کرتا رہوں جب تک وہ لاالہ الا اللہ نہ پڑھ لیں جب وہ یہ کام کر لیں تو انہوں نے اپنی جان و مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے اس کے کلمے کے حق کے اور ان کا حساب کتاب اللہ کے ذمے ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14650)

حدیث:

.جو اسلام قبول نہ کرے اسے قتل کر دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِذَا قَالُوهَا، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے میں لوگوں سے اس وقت تک قتال کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ نہ پڑھ لیں جب وہ یہ کام کر لیں تو انہوں نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کر لیا سوائے اس کلمہ حق کے اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15241)

باب نمبر۔26

شہید

اللہ کی راہ میں شہید ہو جانے والوں کے بارے میں قرآن میں ہے کہ :

قرآن:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ط بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (154/2)

ترجمہ: ” اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم اِس کا شعور نہیں رکھتے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 154}

قرآن:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ (169/3)

ترجمہ: ” جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ خیال بھی نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے ربّ کے پاس سے رِزق پاتے ہیں۔“

{سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 169}

دوسری طرف شہید کے مقام اور جہاد کی اہمیت کو کم کرنے کیلئے بہت سی حدیثیں وضع کی گئیں ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

طاعون سے مرنے والا شہید

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، أَنْبَأَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ) بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي الطَّاعُونِ: "الْفَارُّ مِنْهُ كَالْفَارِّ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَمَنْ صَبَرَ فِيهِ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ".

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طاعون کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے طاعون سے بھاگنے والا شخص میدان جنگ سے بھاگنے والے شخص کی طرح ہے۔ اور اس میں صبر کرنے والا شخص کو شہید جیسا ثواب ملتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14793)

حدیث:

طاعون سے فوت ہونے والا شہید

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُونِ، كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ، وَالصَّابِرُ فِيهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طاعون کے متعلق فرماتے ہوئے سنا ہے کہ طاعون سے بھاگنے والا شخص میدان جنگ سے بھاگنے والے شخص کی طرح ہوتا ہے اور اس میں صبر کرنے والے شخص کو شہید جیسا ثواب ملتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14875)

حدیث:

طاعون کی بیماری پیٹ یا ڈوب کر یا حالت نفاس میں مر جانا بھی شہادت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قال: حدثنا التيمي يَعْنِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ يَعْنِي النَّهْدِيَّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: " الطَّاعُونُ، وَالْبَطْنُ، وَالْغَرَقُ، وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ "، حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو عُثْمَانَ مِرَارًا، وَقَدْ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً.

سیدنا صفوان بن امیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ طاعون کی بیماری پیٹ یا ڈوب کر یا حالت نفاس میں مر جانا بھی شہادت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15301)

حدیث:

طاعون کی بیماری پیٹ یا ڈوب کر یا حالت نفاس میں مر جانا بھی شہادت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي التَّيْمِيَّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ يَعْنِي النَّهْدِيَّ، عَنْ عَامِرٍ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ، وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ، وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ، وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ ".

سیدنا صفوان بن امیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ طاعون کی بیماری پیٹ یاڈوب کر یا حالت نفاس میں مر جانا بھی شہادت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15307)

حدیث:

طاعون کی بیماری پیٹ یاڈوب کر یا حالت نفاس میں مر جانا بھی شہادت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ) صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ , قَالَ: " الطَّاعُونُ، وَالْبَطْنُ، وَالْغَرَقُ، وَالنُّفَسَاءُ شَهَادَةٌ" , قَالَ سُلَيْمَانُ: حَدَّثَنَا بِهِ يَعْنِي أَبَا عُثْمَانَ مِرَارًا، وَرَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا صفوان بن امیہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ طاعون کی بیماری پیٹ یاڈوب کر یا حالت نفاس میں مر جانا بھی شہادت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15308)

حدیث:

طاعون میں مر جانا بھی شہادت ہے دریا میں غرق ہو جانا بھی اور پیٹ کی بیماری میں بھی مرنا شہادت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ , قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُسْلِمِ) بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ حُبَيْشٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَعُودُهُ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَعْلَمُونَ مَنْ الشَّهِيدُ مِنْ أُمَّتِي؟ " , فَأَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ عُبَادَةُ: سَانِدُونِي , فَأَسْنَدُوهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الصَّابِرُ الْمُحْتَسِبُ , فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ، الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ شَهَادَةٌ، وَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ، وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ، وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ، وَالنُّفَسَاءُ يَجُرُّهَا وَلَدُهَا بِسُرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ ". قَالَ: وَزَادَ فِيهَا أَبُو الْعَوَّامِ سَادِنُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ: " وَالْحَرَقُ، وَالسَّيْلُ ".

سیدنا راشد بن حبیش سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا عبادہ بن صامت کی عیادت کے لئے ان کے یہاں تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ میری امت کے شہید کون لوگ ہیں لوگ خاموش رہے سیدنا عبادہ نے لوگوں سے کہا کہ مجھے سہارا دے کر بٹھا دو لوگوں نے بٹھا دیا وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! جو شخص صابر اور اس پر ثواب کی نیت رکھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح تو میری امت کے شہداء بہت تھوڑے رہ جائیں گے اللہ کے راستے میں قتل ہو جانا

بھی شہادت ہے طاعون میں مر جانا بھی شہادت ہے دریا میں غرق ہو جانا بھی اور پیٹ کی بیماری میں بھی مرنا شہادت ہے اور نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت کا اس کا بچہ اپنے ہاتھ سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا ابو عوام نامی راوی نے اس میں بیت المقدس کے کنجی برادر جل کر مرنے والے اور سیلاب میں مرنے والوں کو بھی شامل کیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15998)

حدیث:

طاعون میں مر جانا بھی شہادت ہے دریا میں غرق ہو جانا بھی اور پیٹ کی بیماری میں بھی مرنا شہادت ہے

حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ يَعُودُهُ فِي مَرَضِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15999)

باب نمبر۔27

سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ نے سورج کے متعلق قرآن میں فرمایا کہ وہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اپنے مدار میں تیر رہا ہے:

قران:

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٣٣﴾

وہ وہی خدا ہے جس نے رات دن اور آفتاب وماہتاب سب کو پیدا کیا ہے اور سب اپنے اپنے فلک میں تیر رہے ہیں۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت 33)

قران:

لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿٤٠﴾

نہ آفتاب کے بس میں ہے کہ چاند کو پکڑ لے اور نہ رات کے لئے ممکن ہے کہ وہ دن سے آگے بڑھ جائے....اور یہ سب کے سب اپنے اپنے فلک اور مدار میں تیرتے رہتے ہیں

(سورۃ یاسین 36، آیت 40)

قران:

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٣٨﴾

اور آفتاب اپنے ایک مرکز پر دوڑ رہا ہے کہ یہ خدائے عزیز وعلیم کی معین کی ہوئی حرکت ہے۔

(سورۃ یاسین 36، آیت 38)

لیکن مسند احمد میں سورج کے متعلق عجیب وغریب باتیں کی جارہی ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

حدیث:

سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " تَطْلُعُ الشَّمْسُ فِي قَرْنِ شَيْطَانٍ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14756)

حدیث:

سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ, حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ, سَأَلْتُ جَابِرًا, عَنِ الطَّوَافِ) بِالْكَعْبَةِ, فَقَالَ: كُنَّا نَطُوفُ، فَنَمْسَحُ الرُّكْنَ الْفَاتِحَةَ وَالْخَاتِمَةَ, وَلَمْ نَكُنْ نَطُوفُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ, حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ, وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ، وَقَالَ: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " تَطْلُعُ الشَّمْسُ عَلَى قَرْنَيْ الشَّيْطَانِ".

ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے طواف کعبہ کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ طواف کرتے ہوئے پہلے اور آخری رکن کو ہاتھ لگاتے تھے نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک اور نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک ہم طواف نہیں کرتے تھے اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15232)

جھاڑ پھونک

اللہ کریم نے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے قرآن نازل کیا(سورۃ البقرۃ2،آیت۔185)،لیکن مذہبی پیشوائیت نے قرآن کے انقلاب آفریں پیغام کو دبانے اوراس سے چند دنیاوی مفادات حاصل کرنے کی خاطر جنتر منتر کی کتاب بنادیا،قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کاارشاد ہے :

قران:

وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ (44/5)

’’میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔‘‘

{سورۃالمائدۃ سورہ نمبر5آیت نمبر44}

قران:

وَلَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ز (41/2)

ترجمہ:’’میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو۔‘‘

{سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر41}

ایک جگہ فرمایا :

قران:

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡتُمُوۡنَ مَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ الۡكِتٰبِ وَيَشۡتَرُوۡنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۙ اُولٰٓـئِكَ مَا يَاۡكُلُوۡنَ فِىۡ بُطُوۡنِهِمۡ اِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيۡهِمۡ صلے ج وَلَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ (174/2)

ترجمہ:’’بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کی اُتاری ہوئی کتاب چھُپاتے ہیں اوراسے تھوڑی تھوڑی سی قیمت پر بیچتے ہیں،یقین مانو کہ یہ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں،قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے بات بھی نہ کرے گا،نہ ان کو پاک کرے گا بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔‘‘(سورۃالبقرۃ سورہ نمبر2آیت نمبر174)

تھوڑے مول پر نہ بیچو" کا یہ مطلب نہیں کہ زیادہ معاوضہ مل جائے تو مہنگے داموں فروخت کر دو، اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں دنیا کی" ہر چیز کو آخرت کے مقابلے میں "قلیل" کہا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے :

قرآن:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ ج (77/4)

"آپ فرمادیں دنیا کا فائدہ تھوڑا ہے۔"

قرآن:

اَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ ج فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ (38/9)

ترجمہ: "کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا؟ سو (کچھ بھی) نہیں ہے زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں مگر قلیل۔" (سورۃ التوبۃ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 38)

لہٰذا مطلب یہ ہے کہ دنیاوی مفاد حاصل کرنے کیلئے دین فروشی مت کرو۔ لیکن مسند احمد کی درج ذیل حدیث میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس جرم کا مرتکب ٹھہرایا جا رہا ہے۔ (نقلِ کفر کفر نہ باشد)۔

حدیث:

نظر کا دم کرنے کی اجازت ہے

حديث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: إِنَّ) النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: "مَا شَأْنُ أَجْسَامِ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً، أَتُصِيبُهُمْ حَاجَةٌ؟" قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ الْعَيْنُ، أَفَنَرْقِيهِمْ؟ قَالَ: "وَبِمَاذَا" فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ: "ارْقِيهِمْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا اسماء بنت عمیس سے فرمایا کہ کیا بات ہے کہ میرے بھتیجوں کے جسم بہت لاغر ہو رہے ہیں کیا انہیں کوئی پریشانی اور حاجت ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں البتہ انہیں نظر بہت جلدی لگتی ہے کیا ہم ان پر جھاڑ پھونک کر سکتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کن الفاظ سے انہوں نے وہ الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں جھاڑ دیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14573)

حدیث:

دم کی اجازت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ، وَيُونُسُ، قَالَا: حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: أَفِي الْعَقْرَبِ رُقْيَةٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ، فَلْيَفْعَلْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا یا رسول اللہ! کیا میں بچھو کے ڈنک کا جھاڑ پھونک کے ذریعے علاج کر سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو اسے ایسا ہی کرنا چاہئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14584)

حدیث:

جھاڑ پھونک کی اجازت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: "أَرْخَصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُقْيَةِ الْحُمَةِ لِبَنِي عَمْرٍو".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عمر کے لئے ڈنک سے جھاڑ پھونک کرنے کی رخصت دی تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15100)

حدیث:

جھاڑ پھونک جائز ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، وَمُوسَى بْنُ دَاوُدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا، عَنِ الرُّقْيَةِ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي خَالِي أَحَدُ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ بِشَيْءٍ، فَلْيَفْعَلْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے یارسول اللہ! کیا میں بچھو کے ڈنک کا جھاڑ پھونک کے ذریعے علاج کر سکتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو اسے ایسا ہی کرنا چاہئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15234)

حدیث:

جھاڑ پھونک جائز ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ, حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ, أَنَّ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ) دُعِيَ لِامْرَأَةٍ بِالْمَدِينَةِ لَدَغَتْهَا حَيَّةٌ لِيَرْقِيَهَا, فَأَبَى, فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَدَعَاهُ, فَقَالَ عَمْرٌو: يَا رَسُولَ اللَّهِ, إِنَّكَ تَزْجُرُ عَنِ الرُّقَى فَقَالَ: " اقْرَأْهَا عَلَيَّ "، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ, فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا بَأْسَ, إِنَّمَا هِيَ مَوَاثِيقُ, فَارْقِ بِهَا ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک عورت کو سانپ نے ڈس لیا لوگوں نے عمرو بن حزم کو بلایا تاکہ اسے جھاڑ دیں لیکن انہوں نے انکار کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو عمرو کو بلایا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جھاڑ پھونک سے منع فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا منتر میرے سامنے پڑھو انہوں نے پڑھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں تو کوئی حرج نہیں تم ان سے جھاڑ پھونک کر سکتے ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15235)

حدیث:

جھاڑ پھونک جائز ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَفَّانُ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ, قَالَ:) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي الرَّبَابُ. وَقَالَ يُونُسُ فِي حَدِيثِهِ: قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ: مَرَرْنَا بِسَيْلٍ، فَدَخَلْتُ فَاغْتَسَلْتُ مِنْهُ، فَخَرَجْتُ مَحْمُومًا، فَنُمِيَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " مُرُوا أَبَا ثَابِتٍ يَتَعَوَّذُ "، قُلْتُ: يَا سَيِّدِي، وَالرُّقَى صَالِحَةٌ؟ قَالَ: " لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي نَفْسٍ، أَوْ حُمَةٍ, أَوْ لَدْغَةٍ ". قَالَ عَفَّانُ: " النَّظْرَةُ, وَاللَّدْغَةُ, وَالْحُمَةُ ".

سیدنا سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی علاقے میں پانی کی ندی پر سے ہمارا گزر ہوا میں اس میں غسل کرنے لگا جب نکلا تو بخار چڑھ چکا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو فرمایا: ابوثابت سے کہو کہ اپنے اوپر تعوذ پڑھ کر پھونک لیں میں نے عرض کیا: آقا جھاڑ پھونک بھی ہو سکتا ہے فرمایا: جھاڑ پھونک صرف نظر بد سانپ کے ڈسنے یا بچھو کے ڈسنے کی صورت میں ہو سکتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15978)

باب نمبر-29

قریش

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا کہ فضیلت کا معیار قوم قبیلے سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ تقویٰ ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴿١٣﴾

لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔بےشک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔

(سورۃ الحجرات 49،آیت نمبر-13)

دورِ ملوکیّت میں اپنی اپنی حکومت کو دوام بخشنے کیلئے کیسی کیسی حدیثیں گھڑی گئیں،اس کی چند مثالیں ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

لوگ خیر اور شر دونوں میں قریش کے تابع ہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:لوگ خیر اور شر دونوں میں قریش کے تابع ہیں۔

(مسند احمد،حدیث نمبر:14545)

حدیث:

لوگ خیر اور شر دونوں میں قریش کے تابع ہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، وَأَبُو أَحْمَدَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ) أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " النَّاسُ لِقُرَيْشٍ تَبَعٌ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ خیر اور شر دونوں میں قریش کے تابع ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15049)

حدیث:

لوگ خیر اور شر دونوں میں قریش کے تابع ہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عن جابر، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ) وَسَلَّمَ قَالَ: "النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ خیر اور شر دونوں میں قریش کے تابع ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15050)

حدیث:

لوگ خیر اور شر دونوں میں قریش کے تابع ہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ خیر اور شر دونوں میں قریش کے تابع ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15111)

باب نمبر۔30

بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جماعت میں مومنین کے ساتھ ساتھ منافقین بھی شامل ہو گئے تھے جو مسلمانوں کیلئے بہت نقصان دہ ثابت ہو رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود اس کا ذمہ لیا کہ وہ خبیث کو طیّب سے الگ کر دے گا۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں ہی یہ سب منافقین چھٹ کر علیحدہ ہو چکے تھے۔ فرمانِ خداوندی ہے :

قران:

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ط (179/3)

”جس حال پر تم ہو اسی پر اللہ ایمان والوں کو نہ چھوڑ دے گا جب تک کہ پاک اور ناپاک کو الگ نہ کر دے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 179}

قرآن اس جماعت کے سپرد کیا گیا جس کے متعلق اللہ نے ضمانت دی تھی کہ وہ اس کا انکار (کفر) کرنے والے نہ ہوں گے :

قران:

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ج فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ

(89/6)

ترجمہ: ”یہ لوگ ایسے تھے کہ ہم نے ان کو کتاب اور حکمت اور نبوّت عطا کی تھی سو اگر یہ لوگ نبوّت کا انکار کریں تو ہم نے اس کیلئے ایسے بہت سے لوگ مقرر کر دیئے ہیں جو اس کے منکر نہیں ہیں۔“

{سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 89}

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں فرمایا کہ وہ اللہ سے راضی اور اللہ ان سے راضی ہوا :

قران:

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (100/9)

ترجمہ: ” اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدّم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔“ (سورۃ توبہ سورہ نمبر 9 آیت نمبر 100)

قرآن:

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ (18/48)

ترجمہ: ''یقیناً اللہ تعالٰی مومنوں سے خوش ہو گیا جبکہ وہ درخت تلے تجھ سے بیعت کر رہے تھے۔''

(سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 18)

قرآن:

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (29/48)

ترجمہ: '' ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔''

{سورۃ الفتح سورہ نمبر 48 آیت نمبر 29}

قرآن:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (74/8)

ترجمہ: ''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی (یعنی مہاجرین) اور جہاد کیا (مجاہدین) اللہ کے راستے میں اور جن لوگوں نے ٹھکانہ دیا اور مدد کی، وہی لوگ (صحابہ کرامؓ) سچے مومن ہیں، ان کیلئے مغفرت اور رزقِ کریم ہے۔'' (سورۃ الانفال سورہ نمبر 8 آیت نمبر 74)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے بارے میں آپ نے قرآنِ مجید کی آیات میں پڑھا کہ یہ لوگ سچے مومن تھے، اللہ ان مقدس ہستیوں سے راضی ہو گیا اور یہ مقدس ہستیاں، اللہ سے راضی ہو گئیں، لیکن مسند احمد میں اس کے بالکل اُلٹ لکھا ہے ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

بعض صحابہؓ مرتد ہو گئے تھے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحٌ, حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ, حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ, أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ, يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَنَا عَلَى الْحَوْضِ أَنْظُرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ, قَالَ: فَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي, فَأَقُولُ: يَا رَبِّ, مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي, قَالَ: فَيُقَالُ: وَمَا يُدْرِيكَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ؟ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ ". (حدیث مرفوع) (حدیث موقوف) قَالَ جَابِرٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "الْحَوْضُ مَسِيرَةُ شَهْرٍ, وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ يَعْنِي عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ وَكِيزَانُهُ مِثْلُ نُجُومِ السَّمَاءِ, وَهُوَ أَطْيَبُ رِيحًا مِنَ الْمِسْكِ, وَأَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ, مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تمہارے آگے تمہارا انتظار کروں گا اگر تم مجھے نہ دیکھ سکو تو میں حوض کوثر پر ہوں گا جو کہ ایلہ سے مکہ مکرمہ تک کی درمیانی مسافت کا حوض ہو گا اور عنقریب کئی مرد وعورت مشکیزے اور برتن لے کر آئیں گے لیکن اس میں سے کچھ بھی نہ پی سکیں گے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں حوض کوثر پر آنے والوں کا انتظار کروں گا کچھ لوگوں کو میرے پاس پہنچنے سے پہلے ہی اچک لیا جائے گا میں عرض کروں گا کہ پروردگار یہ میرے ہیں اور میرے امتی ہیں جواب آئے گا کہ آپ کو کیا خبر انہوں نے آپ کے پیچھے کیا کیا یہ تو آپ کے بعد اپنی ایڑیوں کے بل واپس لوٹ گئے تھے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: تھا کہ حوض کوثر ایک ماہ کی مسافت پر پھیلا ہوا ہے اس کے دونوں کونے برابر ہیں یعنی اس کی چوڑائی بھی لمبائی جتنی ہے اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں اس کا پانی مشک سے زیادہ مہکنے والا اور دودھ سے زیادہ سفید ہوگا جو ایک مرتبہ اس کا پانی پی لے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15121)

باب نمبر۔31

ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے

قرآن میں وضو کا مکمل طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے:

قرآن:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٦﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! جب (تمہارا) نماز کیلئے کھڑے (ہونے کا ارادہ) ہو تو (وضو کے لئے) اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھو لو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں (بھی) ٹخنوں سمیت (دھو لو)، اور اگر تم حالتِ جنابت میں ہو تو (نہا کر) خوب پاک ہو جاؤ، اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی رفعِ حاجت سے (فارغ ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورتوں سے قربت (مجامعت) کی ہو پھر تم پانی نہ پاؤ تو (اندریں صورت) پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس (تیمم یہ ہے کہ) اس (پاک مٹی) سے اپنے چہروں اور اپنے (پورے) ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ وہ تمہارے اوپر کسی قسم کی سختی کرے لیکن وہ (یہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کر دے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دے تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ،

(سورۃ المائدہ آیت نمبر 6)

وضو کے اس طریقے میں پاؤں دھونا بھی شامل ہے، اور پاؤں میں ایڑیاں بھی شامل ہیں۔ اب جو آدمی پاؤں دھوتا ہی نہیں اس کا تو وضو ہی نہیں۔ اور جو آدمی وضو کرتا ہے اس کیلئے ایڑیوں کا عذاب کیسا؟

حدیث:

جہنم کی آگ سے ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: رَأَى) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ، فَلَمْ يَمَسَّ أَعْقَابَهُمُ الْمَاءُ، فَقَالَ: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ ان کی ایڑیوں تک پانی نہیں پہنچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کی آگ سے ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14392)

حدیث:

ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ أَبِي كَرِبٍ ، أَوْ شُعَيْبَ بْنَ أَبِي كَرِبٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ عَلَى جَمَلٍ ، يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14965)

حدیث:

ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كَرِبٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رِجْلِ رَجُلٍ مِنَّا مِثْلَ الدِّرْهَمِ ، لَمْ يَغْسِلْهُ ، فَقَالَ : " وَيْلٌ لِلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں پر ایک درہم کے برابر کی جگہ نہ ڈھل سکتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15195)

حدیث:

ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي كَرِبٍ ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : " وَيْلٌ لِلْعَرَاقِيبِ مِنَ النَّارِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15226)

حدیث:

جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي) سَلَمَةَ، عَنْ مُعَيْقِيبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ".

سیدنا معقیب سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایڑیوں کے لئے جہنم کی آگ سے ہلاکت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15510)

باب نمبر۔32

مسلمان کی روح

فرمان خداوندی ہے:

قرآن:

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

اور یہ (کفّار) آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں، فرمادیجئے: روح میرے رب کے اَمر سے ہے اور تمہیں بہت ہی تھوڑا سا علم دیا گیا ہے،

(سورۃ الاسرا 17، آیت نمبر۔85)

اللہ کا فرمان ہے کہ تمہیں روح کے متعلق بہت قلیل علم دیا گیا ہے لیکن درج ذیل احادیث پڑھ کر حیرت ہوتی ہے:

حدیث:

مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ) بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ مُبَشِّرٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ شَاكٍ: اقْرَأْ عَلَى ابْنِي السَّلَامَ، تَعْنِي مُبَشِّرًا، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكِ يَا أُمَّ مُبَشِّرٍ، أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُسْلِمِ طَيْرٌ تَعَلَّقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُرْجِعَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ". قَالَتْ: صَدَقْتَ، فَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

عبدالرحمن بن کعب کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ام مبشر ان سے کہنے لگے کہ میرے بیٹے مبشر کو میرا اسلام کہنا جب موت کے بعد اس سے ملاقات ہو انہوں نے فرمایا کہ ام مبشر اللہ تمہاری مغفرت فرمائے کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے تاآنکہ قیامت کے دن اللہ اسے اس کے جسم میں واپس لوٹا دیں گے ام مبشر نے اس پر کہا کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں میں اللہ سے معافی مانگتی ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15776)

حدیث:

مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي (
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: " نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ إِذَا مَاتَ، طَائِرٌ يَعْلَقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُرْجِعَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ
يَبْعَثُهُ اللَّهُ ".

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہیں تا آنکہ قیامت کے دن اللہ اسے اس کے جسم میں لوٹا دیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15777)

حدیث:

مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ يَعْنِي الشَّافِعِيَّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ (
الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ, أَنَّ أَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، قَالَ: " إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُرْجِعَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ
يَبْعَثُهُ ".

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہیں تا آنکہ قیامت کے دن اللہ اسے اس کے جسم میں لوٹا دیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15778)

حدیث:

مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ (
أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ".

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہیں تا آنکہ قیامت کے دن اللہ اسے اس کے جسم میں لوٹا دیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15779)

حدیث:

مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ) كَعْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُسْلِمِ طَيْرٌ يَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُرْجِعَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ".

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہیں تا آنکہ قیامت کے دن اللہ اسے اس کے جسم میں لوٹا دیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15780)

حدیث:

مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، قَالَ: أخبرنا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ) بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُرْجِعَهَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ".

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہیں تا آنکہ قیامت کے دن اللہ اسے اس کے جسم میں واپس لوٹا دیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15787)

حدیث:

مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ) الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ يَعْلَقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يُرْجِعَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ".

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی روح پرندوں کی شکل میں جنت کے درختوں پر رہتی ہیں تا آنکہ قیامت کے دن اللہ اسے اس کے جسم میں واپس لوٹا دیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15792)

باب نمبر۔33

بخار جہنم کی تپش کا اثر ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو

بخار ایک جسمانی درجہ حرارت ہے جو معمول سے زیادہ سمجھا جاتا ہے۔ زیادہ درجہ حرارت یہ عام طور پر اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا جسم آپ کو انفیکشن سے صحت مندر کھنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ عام جسمانی درجہ حرارت ہر ایک کے لیے مختلف ہوتا ہے، لیکن وہ 97 سے 99 کے درمیان ہوتا ہے۔ 100.4 یا اس سے زیادہ درجہ حرارت کو بخار سمجھا جاتا ہے۔

آپ کے دماغ کا ایک حصہ جسے ہائپو تھیلمس کہتے ہیں آپ کے جسم کے درجہ حرارت کو کنڑول کرتا ہے۔ انفیکشن، بیماری، یا کسی اور وجہ کے جواب میں، ہائپو تھیلمس جسم کو انفیکشن کو ختم کرنے کیلئے زیادہ درجہ حرارت پر سیٹ کر سکتا ہے۔ لہذا جب بخار آتا ہے، تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے جسم میں انفیکشن ہے۔

دوسری تحریر:

ہمارا جسم کچھ اس طرح سے بنا ہوا ہے کہ وہ اپنے معمول کے کام 37 ڈگری سنٹی گریڈ (98.4 ڈگری فارن ہائیٹ) پر ہی بہتر طور پر انجام دے سکتا ہے۔ جسم کو اس درجہ حرارت پر رکھنے کے لیے ہمارے دماغ میں ہائپو تھلمس کی شکل میں ایک تھرمو سٹیٹ لگا ہوتا ہے جو قدرتی طور پر اسی درجہ حرارت پر فکس ہوتا ہے۔ جب خون اس میں سے گزرتا ہے تو وہ اس کے ٹمپریچر کی سطح کو محسوس کر لیتا ہے۔ اگر وہ موزوں سے کم ہو تو ہائپو تھلمس جسم میں کچھ ایسی سر گرمیاں شروع کرتا ہے جن سے خون گرم ہو جاتا ہے اور جسم کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔

عام حالات میں ہائپو تھلمس ایک خود کار نظام کے تحت جسمانی درجہ حرارت کو موزوں سطح پر ہی رکھتا ہے لیکن بعض اوقات کچھ عوامل کی وجہ سے ہائپو تھلمس کا تھرمو سٹیٹ اس سے زیادہ سطح پر سیٹ ہو جاتا ہے۔ اب وہ درجہ حرارت کی نئی سطح کو نارمل سمجھ کر جسم کو اس پر لانے کیلئے کچھ سر گرمیاں شروع کر دیتا ہے۔ یوں ہمارا ٹمپریچر نارمل سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہمیں بخار ہو جاتا ہے۔ اب آیئے مذہبی کتب کے مطابق بخار کی توجیہ، جس میں بتایا جاتا ہے کہ بخار جہنم کی بھاپ سے ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

بخار جہنم کی تپش کا اثر ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ) بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ الْحُمَّى فَوْرٌ مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ، فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بخار جہنم کی تپش کا اثر ہوتا ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15810)

حدیث:

بخار آپ کی خدمت میں حاضر ہوا!!!

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عن الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: اسْتَأْذَنَتْ) الْحُمَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَنْ هَذِهِ؟" قَالَتْ: أُمُّ مِلْدَمٍ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهَا إِلَى أَهْلِ قُبَاءٍ، فَلَقُوا مِنْهَا مَا يَعْلَمُ اللَّهُ، فَأَتَوْهُ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: "مَا شِئْتُمْ؟ إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَدْعُوَ اللَّهَ لَكُمْ، فَيَكْشِفَهَا عَنْكُمْ، وَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ تَكُونَ لَكُمْ طَهُورًا". قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَتَفْعَلُ؟ قَالَ: "نَعَمْ". قَالُوا: فَدَعْهَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ بخار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیوں آئے ہے؟ اس نے جواب دیا کہ «ام ملدم» (بخار) ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اہل قباء کے پاس چلے جانے کا حکم دیا، انہیں اس بخار سے جتنی پریشانی ہوئی، وہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، چنانچہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بخار کی شکایت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ سے دعا کر دوں اور وہ اسے تم سے دور کر دے اور اگر چاہو تو وہ تمہارے لئے پاکیزگی کا سبب بن جائے؟“ اہل قباء نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آپ ایسا کر سکتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں!“ اس پر وہ کہنے لگے کہ پھر اسے رہنے دیجئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14393)

باب نمبر۔34

آیت منسوخ

نسخ کے بارے میں مذہبی پیشوائیت کا عقیدہ ملاحظہ کیجیے :

"اسی طرح قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ نے بعض احکام منسوخ فرمائے اور ان کی جگہ نیا حکم نازل فرمایا۔ ان کی تعداد میں اختلاف ہے۔ شاہ ولی اللہ نے 'الفوز الکبیر' میں ان کی تعداد صرف پانچ بیان کی ہے۔ یہ نسخ تین قسم کا ہے۔ ایک تو مطلقاً نسخِ حکم یعنی ایک کو بدل کر دوسرا حکم نازل کر دیا گیا۔ دوسرا ہے نسخ مع التلاوۃ۔ یعنی پہلے حکم کے الفاظ قرآنِ مجید میں موجود رکھے گئے ہیں، ان کی تلاوت ہوتی ہے لیکن دوسرا حکم بھی، جو بعد میں نازل کیا گیا، قرآن میں موجود ہے، یعنی ناسخ اور منسوخ دونوں آیات موجود ہیں۔ نسخ کی ایک تیسری قسم یہ ہے کہ ان کی تلاوت منسوخ کر دی گئی یعنی قرآنِ کریم میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انہیں شامل نہیں فرمایا، لیکن ان کا حکم باقی رکھا گیا۔ جیسے

الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ۔ (موطا امام مالک) "شادی شدہ مرد اور عورت اگر زنا کا ارتکاب کریں تو یقیناً انہیں سنگسار کر دیا جائے۔"

(بحوالہ: سعودی حکومت کا شائع کردہ قرآنِ کریم مع اُردو ترجمہ و تفسیر صفحہ نمبر 44)

آگے چل کر لکھتے ہیں :

"بعض قدیم گمراہوں (مثلاً ابو مسلم اصفہانی معتزلہ) اور آج کل کے بھی بعض متجددین نے یہودیوں کی طرح قرآن میں نسخ ماننے سے انکار کیا ہے لیکن صحیح بات وہی ہے جو مذکورہ سطروں میں بیان کی گئی ہے، سلف صالحین کا عقیدہ بھی اثباتِ نسخ ہی رہا ہے۔"

(ایضاً صفحہ نمبر 44)

قارئین کرام! اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں فرمایا کہ قرآن کی فلاں فلاں آیتیں منسوخ ہیں بلکہ مذہبی پیشواؤں نے اپنے اپنے وضع کردہ فارمولے کے تحت مختلف آیتوں کو منسوخ قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ شاہ ولی اللہ نے پانچ آیتوں کو منسوخ ثابت کیا، ایک صاحب (غالباً علامہ جلال الدین سیوطی) بائیس (22) آیات کی تنسیخ کے قائل ہیں جبکہ ایک امام صاحب پانچ سو (500) آیات کا نسخ ثابت کرتے ہیں۔

غور کریں یہ عقیدہ اس کتاب کے بارے میں اختیار کیا گیا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ {9/15} "ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔" {سورۃ الحجر سورہ نمبر 15 آیت نمبر 9} بلا شک و شبہ قرآن کی آیات کے متعلق ناسخ و منسوخ کا عقیدہ خلافِ قرآن ہے، قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں بلکہ قرآن پورے کا پورا غیر متبدل اور کامل ہے جیسا کہ قرآن میں ہے: وَتَمَّتۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدۡقًا وَّعَدۡلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ ج {115/6} مذکورہ مسئلے کا حل قرآنِ کریم میں واضح طور پر موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں انسانوں کی ہدایت کیلئے جتنے بھی انبیاء مبعوث فرمائے، ان سب کو کتابیں عطا فرمائیں {213/2} اور جن کو رسول کہہ کر پکارا گیا، انہیں بھی کتابیں دی گئیں {25/57} لیکن ان سابقہ انبیاء ورسل کی امتیں اپنے نبی یا رسول کی کتاب میں تحریف کر دیتی تھیں۔(46/4) (3/186) (3/77) (3/70) (2/79) (2/75) (9/31) (22/52) (41/45) (6/92)(5/41)(5/15)۔ جس کے بعد اللہ ایک نئے نبی کو مبعوث فرمادیتا تھا یہاں تک کہ اللہ نے آخری مرتبہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر اپنی آخری کتاب یعنی قرآنِ حکیم نازل کیا تو اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لے لی {9/15} اس کو غیر متبدل اور کامل قرار دیا {115/6}۔ اب اس کتاب کے کسی ایک حرف کو بھی قیامت تک کوئی انسان منسوخ نہیں کر سکتا، نہ ہی اس میں کسی قسم کی کوئی تحریف کی جاسکتی ہے۔

نسخ کا ماخذ :

مسلمانوں کی اکثریت اس بات پر حیران ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو غیر متبدل اور محفوظ کہا ہے تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ بعض آیات اس میں شامل ہونے سے رہ گئیں، ایسا عقیدہ رکھنا تو اللہ، رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہؓ کی کھلی توہین کے زمرے میں آتا ہے ۔اس کا جواب ہے کہ یہ عقیدہ قرآنِ کریم کی آیات کی غلط تعبیر کرنے سے وجود میں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کی سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 106 میں سابقہ انبیاء کی وحی کے بارے میں فرمایا :

قرآن:

مَا نَنۡسَخۡ مِنۡ اٰيَةٍ اَوۡ نُنۡسِهَا نَاۡتِ بِخَيۡرٍ مِّنۡهَآ اَوۡ مِثۡلِهَا ط اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ط **(106/2)**

ترجمہ: ”کوئی آیت جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے ہم بھلا دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس جیسی لے آتے ہیں، کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔“

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 106}

جب نسخ قرآن کا عقیدہ پہلے سے ذہنوں میں راسخ ہو چکا ہو تو پھر قرآن سے آپ کچھ بھی ثابت کر لیں، حالانکہ درج بالا آیت کریمہ سے ملحق سابقہ آیت میں اس بات کی وضاحت موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ کن لوگوں کو جواب دے رہا ہے۔ چونکہ اہل کتاب پر یہ بات گراں گزر رہی تھی کہ ہمارے نبی پر نازل کی گئی کتاب کے بعد کسی اور پر بھی کوئی کتاب اترے لہٰذا وہ قرآن مجید پر بھی مختلف اعتراضات کرتے رہتے تھے ،اللہ نے ان اہل کتاب کے دلوں میں موجود عناد کو بیان فرما کر اس کا جواب کچھ یوں دیا :

قرآن:

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ط وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ہ۱۰۵ہ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ط اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(سورۃ البقرہ 2 آیت 105 تا 106)

ترجمہ: " اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ نہیں چاہتے اور نہ مشرک کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی نازل کی جائے، اور اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت سے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔" (سابقہ انبیاء پر نازل شدہ) کوئی آیت (حکم) جسے ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھُلا دیتے ہیں، اس سے بہتر یا اس جیسا حکم لے آتے ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے۔"

(سورۃ البقرہ 2 آیت 105 تا 106)

مذکورہ بالا آیت میں بیان کردہ نسخ سے نسخِ قرآن مراد لینا کسی لطیفے سے کم نہیں، یہاں تو سابقہ کتبِ سماویہ کے احکام کی بات ہو رہی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی ہی کتاب مانیں گے لہٰذا یہاں نسخِ تورات وانجیل ودیگر کتب سماویہ ہی ہو سکتا ہے جبکہ ہمارے مفسرین کا اصرار ہے کہ یہاں نسخِ قرآن کا ذکر ہے حالانکہ اللہ نے سابقہ آیات میں واضح کیا کہ یہود کہتے ہیں کہ ہم خدا کے خاص فضلوں کے وارث ہیں، ہم اپنے نبیوں کی کتب کو مانتے ہیں غیر کے کلام کو ماننے کیلئے تیار نہیں اس پر اللہ نے ان کے سامنے یہ کون سی دلیل پیش کر دی کہ میرا قرآن منسوخ بھی ہو جاتا ہے اور بھلا بھی دیا جاتا ہے اس لئے تم اس پر ایمان لے آؤ۔ یا للعجب

ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى (6/87)

ترجمہ: " ہم جلد آپ کو پڑھائیں گے، پھر آپ نہ بھولیں گے۔"

(سورۃ الاعلیٰ 87 آیت نمبر 6)

اگر قرآن میں نسخ کو تسلیم کر لیا جائے تو یہاں اس آیت میں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم جو قرآن آپ کو پڑھائیں گے وہ آپ کو بھولے گا نہیں۔ عقیدۂ نسخِ قرآن کے مطابق سورۃ الاعلیٰ 87 آیت نمبر 6 بھی منسوخ ہو جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ پر جو قرآن نازل فرماتا تھا، حضور ﷺ اس میں سے کچھ بھول بھی جاتے تھے۔ (نعوذ باللہ)

قائلین نسخ قرآن، تنسیخ کی کوئی دلیل پیش نہیں کرتے کہ نبی پاک کا فرمان ہے کہ مجھے اللہ نے بتایا ہے کہ فلاں آیت منسوخ ہوگئی ہے یا فرمایا ہو کہ اللہ نے فلاں آیت منسوخ کر دی ہے۔ مذہبی پیشواؤں نے محض ظن و قیاس سے کام لے کر قرآنی آیات کو منسوخ قرار دیا ہے جو کہ کسی طور قابل قبول نہیں۔

ایک اور جگہ فرمایا :

قران:

وَاِذَا بَدَّلْنَآ اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ لا وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ (101/16)

ترجمہ: "اور جب ہم (سابقہ کتب میں سے) کوئی حکم کسی دوسرے حکم کی جگہ بدلتے ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ نازل کرتا ہے۔"

{سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 101}

قران:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ط وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝٣٨ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ صلے ج وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ (سورۃ الرعد 13 آیت 38 تا 39)

ترجمہ: "اور البتہ ہم نے رسول بھیجے تم سے پہلے اور ہم نے ان کو دیں بیویاں اور اولاد اور کسی رسول کیلئے (اختیار میں) نہیں ہوا کہ وہ لائے کوئی نشانی اللہ کی اجازت کے بغیر، ہر وعدہ کیلئے ایک تحریر ہے۔ اور اللہ (سابقہ کتب میں سے) جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور باقی رکھتا ہے (جو وہ چاہتا ہے) اور اس کے پاس لوح محفوظ ہے۔" (سورۃ الرعد 13 آیت 38 تا 39)

نیز دیکھیے (22/52-53)

ان آیات میں نسخ کا رُخ قرآن کی طرف موڑنے سے بذاتِ خود قرآن کا محفوظ، کامل اور غیر متبدل ہونا غلط ثابت ہو جاتا ہے لیکن مذہبی پیشوائیت کو اس کی پرواہ نہیں جو آج بھی مجموعہ روایات کی ان احادیث کا انکار کرنے والے کو کافر کہتے ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ قرآن میں ایک آیت نازل ہوئی تھی لیکن بعد میں اسے منسوخ کر کے قرآن سے نکال دیا گیا تھا وغیرہ۔ مذکورہ احادیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

آیت منسوخ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَعَثَ خَالَهُ حَرَامًا أَخَا أُمِّ سُلَيْمٍ فِي سَبْعِينَ إِلَى بَنِي عَامِرٍ،

فَلَمَّا قَدِمُوا، قَالَ لَهُمْ خَالِي: أَتَقَدَّمُكُمْ، فَإِنْ أَمَّنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ، وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا، قَالَ: فَتَقَدَّمَ، فَأَمَّنُوهُ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَوْمَئُوا إِلَى رَجُلٍ، فَطَعَنَهُ فَأَنْفَذَهُ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ، فَقَتَلُوهُمْ إِلَّا رَجُلًا أَعْرَجَ مِنْهُمْ كَانَ قَدْ صَعِدَ الْجَبَلَ، قَالَ هَمَّامٌ: فَأُرَاهُ قَدْ ذَكَرَ مَعَ الْأَعْرَجِ آخَرَ مَعَهُ عَلَى الْجَبَلِ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ: أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ، قَالَ أَنَسٌ: كَانُوا يَقْرَءُونَ أَنْ بَلِّغُوا قَوْمَنَا أَنَّا قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا، قَالَ: ثُمَّ نُسِخَ بَعْدَ ذَلِكَ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِينَ صَبَاحًا عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبَنِي لِحْيَانَ، وَعُصَيَّةَ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ وَرَسُولَهُ، أَوْ عَصَوْا الرَّحْمَنَ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ کو" حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے "ان ستر صحابہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا جو بیئر معونہ کے موقع پر شہید کر دیئے گئے تھے، میرے ماموں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ تم میرے قریب ہی رہنا تا آنکہ میں واپس آ جاؤں، اگر تم مجھے حالت امن میں پاؤ تو بہت بہتر، ورنہ اگر وہ مجھے قتل کر دیں تو تم میرے قریب تو ہوگے، باقی ساتھیوں کو جا کر مطلع کر دینا، یہ کہہ کر حضرت حرام رضی اللہ عنہ روانہ ہو گئے۔ متعلقہ قبیلے میں پہنچ کر انہوں نے فرمایا کہ کیا مجھے اس بات کی اجازت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام آپ لوگوں تک پہنچا سکوں؟ انہوں نے اجازت دے دی، حضرت حرام رضی اللہ عنہ ان کے سامنے پیغام ذکر کرنے لگے اور دشمنوں نے پیچھے سے ایک آدمی کو اشارہ کر دیا جس نے پیچھے سے آ کر ان کے ایسا نیزہ گھونپا کہ جسم کے آر پار ہو گیا، حضرت حرام رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے "اللہ اکبر" رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا، گر گئے، پھر انہوں نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا، صرف وہ لنگڑا آدمی بچ گیا کہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ گیا تھا، اسی مناسبت سے یہ وحی نازل ہوئی" جس کی پہلے تلاوت بھی ہوئی تھی، بعد میں منسوخ ہو گئی" کہ ہماری قوم کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ہم اپنے رب سے جا ملے ہیں، وہ ہم سے راضی ہو گیا اور اس نے ہمیں راضی کر دیا، ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم چالیس دن تک قبیلہ رعل، ذکوان، بنو لحیان اور عصیہ " جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تھی" کے خلاف بد دعاء فرماتے رہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14074)

باب نمبر۔35

شاعری جائز ہے

قرآن میں ہے کہ کفار نے حضور ﷺ کو شاعر اور قرآن کو شاعری کہا:

قران:

بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ﴿٥﴾

بلکہ کہتے ہیں کہ یہ بیہودہ خواب ہیں بلکہ اس نے جھوٹ بنایا ہے بلکہ وہ شاعر ہے پھر چاہیے کہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جس طرح پہلے پیغمبر بھیجے گئے تھے۔

(سورۃ الانبیا 21، آیت نمبر۔5)

قران:

وَيَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ﴿٣٦﴾

اور وہ کہتے تھے کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک شاعر دیوانہ کے کہنے سے چھوڑ دیں گے۔

(سورۃ الصافات 37، آیت نمبر۔36)

قران:

أَمْ يَقُولُونَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ بِهِ رَيْبَ الْمَنُونِ ﴿٣٠﴾

کیا وہ کہتے ہیں کہ وہ شاعر ہے ہم اس پر گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں

(سورۃ الطور 52، آیت نمبر۔30)

اللہ تعالیٰ نے کفار کے اس الزام کا جواب ان الفاظ میں دیا:

قران:

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۚ قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿٤١﴾

اور وہ کسی شاعر کا قول نہیں (مگر) تم بہت ہی کم یقین کرتے ہو

(سورۃ الحاقہ 69، آیت نمبر۔42)

قران:

وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُّبِينٌ ﴿٦٩﴾

اور ہم نے نبی کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ اس کے مناسب ہی تھا یہ تو صرف نصیحت اور واضح قرآن ہے۔

(سورۃ یٰس 36، آیت نمبر 69)

کفار کے الزام اور اللہ تعالیٰ کے جواب کی درج بالا آیات کے مطالعے سے کوئی عقل و فکر سے عاری شخص ہی ہو گا جو شاعری کو حرام قرار دے دے گا کیونکہ اللہ نے تو کافروں کے الزام کے جواب میں یہ فرمایا کہ قرآن شاعری نہیں بلکہ نصیحت ہے۔ ایک آدمی موبائل فون کا استعمال کر کے بینک ڈکیتی کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ موبائل فون کو بین (حرام) کر دیا جائے لیکن مذہبی پیشوائیت نے قرآن کے موقف پر واضعین حدیث کے استنباط کو فوقیت دے کر شاعری کو ہی شجر ممنوعہ قرار دے دیا:

حدیث:

شاعری بری چیز ہے

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے اتنا بھر جائے کہ وہ سیراب ہو جائے اس سے بہت بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرپور ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 10197)

حدیث:

شاعری بری چیز ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ. وَأَبُو أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: "لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے اتنا بھر جائے کہ وہ سیراب ہو جائے اس سے بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھرپور ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 10220)

حدیث:

کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جانا اشعار سے بھرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ، عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذُوا الشَّيْطَانَ أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ، لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک شاعر اشعار پڑھتا ہوا آگیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شیطان کو روکو، کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جانا اشعار سے بھرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 11368)

حدیث:

شاعری بری چیز ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ يُحَنَّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ) أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خُذُوا الشَّيْطَانَ، أَوْ أَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ، لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ اچانک سامنے سے ایک شاعر اشعار پڑھتا ہوا آگیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شیطان کو روکو، کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جانا، اشعار سے بھرنے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 11057)

حیرت ہے کہ درج بالا روایتوں کا رد بھی موجود ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

شاعری جائز ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اهْجُوا بِالشِّعْرِ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ كَأَنَّمَا يَنْضَحُوهُمْ بِالنَّبْلِ".

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اشعار سے مشرکین کی مذمت بیان کیا کرو مسلمان اپنی جان اور مال دونوں سے جہاد کرتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم جو اشعار مشرکین کے متعلق کہتے ہو ایسا لگتا ہے کہ تم ان پر تیروں کی بوچھاڑ کر رہے ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15796)

حدیث:

اچھی شاعری کی اجازت ہے

حدیث موقوف) حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سِنَانَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ قَائِمًا فِي قَصَصِهِ: إِنَّ أَخًا لَكُمْ كَانَ لَا يَقُولُ: الرَّفَثَ يَعْنِي ابْنَ رَوَاحَةَ، قَالَ: وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ اللَّيْلِ سَاطِعُ يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ.

سنان بن ابی سنان کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر وعظ کہنے کے دوران یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارا بھائی یعنی ابن رواحہ بے ہودہ اشعار نہیں کہتا یہ شعر اسی نے کہے ہیں کہ ہمارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں جو اللہ کی کتاب ہمیں پڑھ کر سناتے ہیں جبکہ رات کی تاریکی سے چمکدار صبح جدا ہو جائے وہ رات اس طرح گزارتے ہیں کہ ان کا پہلو بستر سے دور رہتا ہے جبکہ کفار اپنے بستروں پر بوجھ پڑھ ہوتے ہیں انہوں نے گمراہی کے بعد ہمیں ہدایت کا راستہ دکھایا اور اب ہمارے دلوں کو اس بات کا یقین ہے کہ وہ جو کہتے ہیں ہو کر رہے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15737)

روزہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں روزے کادورانیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قران:

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿١٨٧﴾

تمہارے لئے ماہ رمضان کی رات میں عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔وہ تمہارے لئے پردہ پوش ہیں اور تم انکے لئے۔خدا کو معلوم ہے کہ تم اپنے ہی نفس سے خیانت کرتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کر کے تمہیں معاف کر دیا۔اب تم بہ اطمینان مباشرت کرو اور جو خدا نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے اس کی آرزو کرو اور اس وقت تک کھا پی سکتے ہو جب تک فجر کا سیاہ ڈورا، سفید ڈورے سے نمایاں نہ ہو جائے۔اس کے بعد رات کی سیاہی تک روزہ کو پورا کرو اور خبردار مسجدوں میں اعتکاف کے موقع پر عورتوں سے مباشرت نہ کرنا۔یہ سب مقررہ حدود الٰہی ہیں۔ان کے قریب بھی نہ جانا۔اللہ اس طرح اپنی آیتوں کو لوگوں کے لئے واضح طور پر بیان کرتا ہے کہ شاید وہ متقی اور پرہیزگار بن جائیں

(سورۃ البقرہ 2،آیت نمبر-187)

اس کے برعکس مسند احمد میں روزے کادورانیہ کیا بیان کیا جارہا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

ابتدا میں سو جانے سے روزہ بند ہو جاتا تھا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ:) حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جُبَيْرٍ مَوْلَى بَنِي سَلِمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي رَمَضَانَ إِذَا صَامَ الرَّجُلُ فَأَمْسَى، فَنَامَ، حَرُمَ عَلَيْهِ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ وَالنِّسَاءُ حَتَّى يُفْطِرَ مِنَ الْغَدِ، فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ سَهِرَ عِنْدَهُ، فَوَجَدَ امْرَأَتَهُ قَدْ نَامَتْ، فَأَرَادَهَا، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ نِمْتُ، قَالَ: مَا نِمْتِ، ثُمَّ وَقَعَ بِهَا، وَصَنَعَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ مِثْلَ ذَلِكَ،

فَغَدَا عُمَرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ سورة البقرة آية 187.

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابتداء رمضان میں جب کوئی روزہ دار رات کو سو جاتا اس پر کھانا پینا اور بیوی کے قریب جانا اگلے دن افطار کرنے تک حرام ہو جاتا تھا ایک مرتبہ سیدنا عمر رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ دیر گزارنے کے بعد گھر واپس آئے تو دیکھا کہ ان کی اہلیہ سو رہی ہیں انہوں نے ان سے اپنی خواہش پوری کرنے کا ارادہ کیا تو وہ کہنے لگیں کہ میں تو سو گئی تھی سیدنا عمر نے کہا کہاں سوئی تھی پھر ان سے اپنی خواہش پوری کی ادھر سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ایسا ہی پیش آیا اگلے دن جب سیدنا عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی خبر دی اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی اللہ جانتا ہے کہ تم اپنی جانوں سے خیانت کر چکے ہو سو اللہ تم پر متوجہ ہوا اور اس نے تمہیں معاف کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15795)

جمعہ کو روزہ رکھنا منع ہے

منکرین قرآن کو چاہیے کہ وہ رمضان میں آنے والے جمعوں میں روزہ مت رکھا کریں کیونکہ درج ذیل روایت میں اس کا حکم موجود ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

جمعہ کو روزہ رکھنا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ) مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ: أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَرَبِّ هَذَا الْبَيْتِ.

محمد بن عباد نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ایک مرتبہ جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے یہ مسئلہ پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے فرمایا: ہاں اس گھر کے رب کی قسم۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14154)

نحوست گھر گھوڑے اور عورت میں ہوتی ہے

نحس عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب نامبارک، ناخوشگوار واقعہ، کسی بھی قسم کی مصیبت وغیرہ ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ فلاں دِن، ساعت، مکان، عورت یا کوئی چیز منحوس ہے۔ یہ عقیدہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اور توہم پرستی ہے۔ دِن اور ساعتیں سب خُدا کی پیدا کردہ ہیں، یہ بذاتِ خود نہ منحوس ہیں اور نہ سعید۔ بلکہ اِن کا منحوس یا سعید ہونا ہمارے اپنے کاموں پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر ایک طالبعلم سارا سال محنت ہی نہیں کرتا لیکن جب نتیجے والے دن فیل ہو جاتا ہے تو کہتا ہے کہ یہ دن ہی نحس تھا اِس لیے میں فیل ہو گیا، جبکہ وہ طالبعلم دِن کی نحوست کی وجہ سے فیل نہیں ہوا بلکہ خود اپنے اَعمال کی وجہ سے فیل ہوا۔ جن طالبعلموں کے اَعمال (اپنے کورس میں محنت) اچھے تھے وہ تو اُس دن پاس ہو گئے۔ قرآن نے اِس عقیدے کی وضاحت کچھ یوں کی ہے :

قرآن:

فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ (131/7)

ترجمہ: ” سو جب اِن پر خوشحالی آجاتی ہے تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لیے ہونا ہی چاہیے اور اگر ان کو کوئی بدحالی پیش آتی تو موسیٰ علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے، یادرکھو اِن پر نحوست اللہ کے قانون (مکافاتِ عمل) کے مطابق آتی ہے لیکن اِن کے اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 131}

اصحابِ قریہ یعنی ”بستی والوں“ نے رسولوں سے کہا :

قرآن:

قَالُوۡۤا اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ ۚ لَـئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ وَلَيَمَسَّنَّكُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ (18/36)

ترجمہ: ” وہ کہنے لگے ہم نے منحوس پایا تمہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے اور تمہیں ہم سے دردناک عذاب ضرور پہنچے گا۔“

{سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 18}

اِس پر رسولوں نے جواب دیا :

قرآن:

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ط اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ(19/36)

ترجمہ:" اُنہوں نے کہا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے کیا تم (اس کو نحوست سمجھتے ہو) کہ تم سمجھائے گئے ہو، بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔"

{سورۃ یٰسین سورہ نمبر 36 آیت نمبر 19}

سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 19 میں ہے کہ قومِ عاد پر یومِ نحس یعنی ناخوشگوار دِن کو عذاب آیا لیکن اِس سے پچھلی آیت میں اللہ نے واضح فرمادیا کہ یہ عذاب اُس دن کی نحوست کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ کے قوانین کو جھٹلانے کی وجہ سے آیا تھا، چنانچہ فرمایا :

قرآن:

كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ وَنُذُرِ ۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ (19-18/54)

ترجمہ:" عاد نے جھٹلایا تو کیسا ہوا میرا عذاب اور میرا ڈرانا بے شک ہم نے نحوست کے دن میں اُن پر تُند و تیز ہوا بھیجی (جو) چلتی ہی گئی۔"

{سورۃ القمر سورہ نمبر 54 آیت نمبر 18 تا 19}

نیز دیکھیے سورۃ حٰم السجدہ سورہ نمبر 41 آیت نمبر 15 تا 16

قرآن کی اِس وضاحت کے باوجود مسند احمد میں لکھا ہے کہ :

حدیث:

نحوست گھر گھوڑے اور عورت میں ہوتی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ:) حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:"إِنْ كَانَ شَيْءٌ، فَفِي الرَّبْعِ، وَالْفَرَسِ، وَالْمَرْأَةِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو وہ جائیداد گھوڑے اور عورت میں ہوتی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14574)

شب قدر کو تلاش کرو

قران:

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ ٱلْمَلَٰٓئِكَةُ وَٱلرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلَٰمٌ هِىَ حَتَّىٰ مَطْلَعِ ٱلْفَجْرِ ۝

ہم نے اس قرآن کو اس وقت جبکہ ساری دنیا وحی کی روشنی سے محروم ہو کر تیرہ وتار ہو چکی تھی، نئی اقدار اور نئے پیمانے دے کر نازل کیا، لہٰذا جس رات میں اس کے نزول کا آغاز ہوا وہ ایک جہان نو کے نمود کی رات تھی۔ تجھے خدا سے بڑھ کر اور کون بتا سکتا ہے کہ یہ نئی اقدار اور نئے پیمانے کی شب جس میں یہ نازل ہوا ہے کس قدر باعظمت ہے۔ یہ ایک رات اس زمانے کے ہزارہا مہینوں سے بہتر اور افضل ہے جس میں دنیا وحی کی روشنی سے محروم تھی۔ یہ رات درحقیقت نقیب اور طائر پیش رس ہے اس دور کی جو نزول قرآن کے بعد آنے والا ہے، اس دور کی خصوصیت یہ ہو گی کہ رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ، بتدریج قانون خداوندی کے مطابق کائناتی قوتیں اور وحی خداوندی ہم آہنگ ہوتی چلی جائیں گی۔ انسان فطرت کی قوتوں کو مسخر کرتا جائے گا اور رفتہ رفتہ ان کا استعمال وحی خداوندی کی روشنی میں انسانیت کی ربوبیت عامہ کیلئے ہونے لگے گا۔ اور اس طرح فساد انگیزیوں اور خونریزیوں کی جگہ زندگی کے ہر گوشے میں امن وسلامتی کی فضا عام ہوتی جائے گی۔ یوں دنیا سے ہر قسم کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی اور آخر الامر زمین اپنے نشوونما دینے والے کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

نزول قرآن سے پہلے کا زمانہ جہالت کا ایک تاریک دور تھا جب ہر طرف ظلم کا نظام تھا، فرمایا کہ قرآن مجید ایسی ہی ایک رات (تاریک دور) میں نازل کیا گیا اور یہ ایسی بابرکت رات تھی جو ہزاروں راتوں (تاریک ادوار) سے بہتر تھی۔ یہاں اس دور کا ذکر کیا گیا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا لیکن یہ بات سمجھ سے بالا تر ہے کہ اب اس رات کو کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے؟ ذیل کی حدیث قابل غور ہے۔

حدیث:

شب قدر کو تلاش کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَنِي جَابِرٌ، أَنَّ أَمِيرَ الْبَعْثِ كَانَ غَالِبًا اللَّيْثِيَّ، وَقُطْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الَّذِي دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخْلَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ، وَقَدْ تَسَوَّرَ مِنْ قِبَلِ الْجِدَارِ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنَيْسٍ الَّذِي سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَقَدْ خَلَتْ اثْنَانِ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْتَمِسُوهَا فِي هَذِهِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ الَّتِي بَقِينَ مِنَ الشَّهْرِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی لشکر کے امیر غالب لیثی اور قطبہ بن عامر تھے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک باغ میں آئے تھے جبکہ وہ محرم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر بعد دروازے سے نکلے تو دیوار کی جانب آڑ لے کر چلنے لگے ان میں ہیعبداللہ بن انیس بھی تھے جنہوں نے ماہ رمضان کی بائیس راتیں گزرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق پوچھا: تھانبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینے کی اب جو سات راتیں بچ گئیں ہیں ان میں ہی شب قدر تلاش کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14607)

مقام محمود

قرآنِ کریم میں ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے :

قران:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ صلے ق عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (79/17)

ترجمہ:" اور رات کا کچھ حصّہ قرآن کی تلاوت کے ساتھ بیدار رہیں، یہ تمہارے لیے زائد ہے، عنقریب آپ ؐ کا ربّ آپ ؐ کو مقام محمود میں کھڑا کرے گا۔"

{سورۃ بنی اسرائیل سورہ نمبر 17 آیت نمبر 79}

محمود کے معنی ہیں جس کی بہت زیادہ تعریف کی جائے۔آج اگر صرف اذان کے حوالے سے بات کی جائے تو دُنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گزر رہا جس میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعریف نہ کی جا رہی ہو۔آج غیر مسلم بھی یہ اِعتراف کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقامِ محمود پر فائز ہیں لیکن درج ذیل حدیث میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقامِ محمود پر ابھی فائز نہیں ہوئے لہٰذا سب مسلمان دُعا کریں کہ اللہ آپ ؐ کو اُس مقام پر فائز کرے نیز "محمود" کے غلط اور من مانے معنی کرتے ہوتے بتایا جا رہا ہے کہ اس کے معنی شفاعت کے ہیں جبکہ دنیا کی کسی لغت سے بھی یہ بات ثابت نہیں کی جا سکتی۔دوسری بات شفاعت کے متعلق ہے تو عرض ہے کہ شفاعۃ کے لغوی معنی دوسرے کے ساتھ اُس کی مدد کرتے ہوئے یا اُس کی خبر گیری کرتے ہوئے مل جانے کے ہیں {تاج العروس}۔اِس کے بعد شفاعۃ کے معنے سفارش اِس لیے ہو گئے کہ اِس میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کی معاونت کیلئے اُس کے ساتھ کھڑا ہو جاتا ہے اور اُس کے حق میں سفارش کرتا ہے {تاج العروس}۔قرآنِ مجید میں ہے کہ :

قران:

وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ (21/50)

ترجمہ: " اور ہر شخص (ہمارے حضور) حاضر ہو گا اور اُس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہی دینے والا۔"

{سورۃ ق سورہ نمبر 50 آیت نمبر 21}

یہ گواہ خود بخود گواہی دینا شروع نہیں کر دیں گے بلکہ جسے اِجازت دی جائے گی، وہ گواہی دے گا، اِن گواہی دینے والوں کو شفیع (ساتھ کھڑے ہونے والے) کہا گیا ہے، جیسا کہ قرآن میں ہے :

قرآن:

مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ ط (255/2)

ترجمہ: ’’کون ہے جو خُدا کی اِجازت کے بغیر اُس کے حضور کسی کے ساتھ کھڑا ہو سکے گا۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 255}

قرآن:

رَّبِّ السَّمَاوَاتِ وَالۡأَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا الرَّحۡمَنِ لَا یَمۡلِکُونَ مِنۡہُ خِطَابًا ﴿۳۷﴾ یَوۡمَ یَقُومُ الرُّوحُ وَالۡمَلَائِکَۃُ صَفًّا لَّا یَتَکَلَّمُونَ إِلَّا مَنۡ أَذِنَ لَہُ الرَّحۡمَنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ نبا 37 تا 38

وہ جو رب ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے رحمن کہ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے۔جس دن جبریل کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پرا باندھے (صفیں بنائے) کوئی نہ بول سکے گا مگر جسے رحمن نے اذن دیا اور اس نے ٹھیک بات کہی۔

اِس طرح کی آیات میں شفاعت کے معنے شہادت کے ہیں کیونکہ کسی کے حق میں سچّی گواہی دینا بھی اُس کی بہت بڑی مدد ہوتی ہے، یہ بات خُود قرآن نے بھی بیان کی ہے :

قرآن:

وَلَا یَمۡلِکُ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنۡ شَہِدَ بِالۡحَقِّ وَہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ (86/43)

ترجمہ: ’’جنہیں یہ لوگ خُدا کے سوا پکارتے ہیں وہ شفاعت کا کوئی اِختیار نہیں رکھتے، اِس کا اختیار وہ رکھتا ہے جو حق کے ساتھ شہادت دیتا ہے۔‘‘(سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 86)

آپ نے دیکھا کہ یہاں شفاعت کے معنی شہادت کے دیئے گئے ہیں۔ باقی جہاں تک مجرموں کا کسی کی سفارش سے چھوٹ جانا یا کسی کی سفارش سے کسی کو وہ کچھ مل جانا جس کا وہ حقدار نہیں، قرآنِ کریم کی بنیادی تعلیم کے خلاف ہے۔ ربّ تعالیٰ کا اِرشاد ہے :

قرآن:

وَاتَّقُوۡا یَوۡمًا لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡئًا وَّلَا یُقۡبَلُ مِنۡہَا عَدۡلٌ وَّلَا تَنۡفَعُہَا شَفَاعَۃٌ وَّلَا ہُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ

(123/48,2/2)

ترجمہ: ’’اور اُس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی کا کچھ بدلہ نہ بنے گا، اور نہ اُس سے کوئی سفارش (شفاعت) قبول کی جائے گی اور نہ اُس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ہی اُن کی کوئی مدد کی جائے گی۔‘‘

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 48} {سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 123}

اِس کے برعکس مسند امام اعظم میں ہے کہ شفاعت کے ذریعے لوگوں کو جہنّم سے نکال لیا جائے گا۔ حدیث ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

مقام محمود

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي أَنْتَ وَعَدْتَهُ، إِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مؤذن کی اذان سننے کے بعد یہ دعا کرے کہ اے اللہ اے اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام تک پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا: ہوا ہے تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14817)

باب نمبر۔40

چور کی سزا

چور کی سزا کیا ہے؟اس کے متعلق قرآن میں فرمایا گیا:

قران:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٣٨﴾

اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

(سورۃ المائدہ5،آیت نمبر۔38)

لیکن مسند احمد نے چوری کی سزا کے متعلق کیا کہا؟ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

لوٹ مار کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ,أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ,قَالَ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ, قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيْسَ عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ ,وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا"، وَقَالَ: "لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوٹ مار کرنے والے کا ہاتھ تو نہیں کاٹا جائے گا البتہ جو شخص لوٹ مار کرتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں نیز یہ بھی فرمایا کہ خائن کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(مسند احمد،حدیث نمبر:15070)

حدیث:

ہاتھ کاٹا جائے گا یا نہیں؟؟؟اختلاف

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ , حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: سَرَقَ غُلَامٌ لِنُعْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ نَخْلًا صِغَارًا، فَرُفِعَ إِلَى مَرْوَانَ، فَأَرَادَ أَنْ يَقْطَعَهُ، فَقَالَ رافع بن خديج: قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُقْطَعُ فِي الثَّمَرِ وَلَا فِي الْكَثَرِ". قَالَ: قُلْتُ: لِيَحْيَى مَا الْكَثَرُ؟ قَالَ: الْجُمَّارُ.

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں کہ نعمان انصاری کے ایک غلام نے کسی باغ میں تھوڑی کھجوریں چوری کرلیں یہ مقدمہ مروان کے سامنے پیش ہوا تو اس نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا ارادہ کیا اس پر سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھلیا شگوفے چوری کرنے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15814)

حدیث:

دو بکریاں چوری

حدیث مرفوع) قُرِءَ عَلَى يَعْقُوبَ فِي مَغَازِي أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنِي بُرَيْدَةُ) بْنُ سُفْيَانَ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِ بَنِي سَلِمَةَ، عَنْ أَبِي الْيَسَرِ كَعْبِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ: وَاللَّهِ إِنَّا لَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ عَشِيَّةً إِذْ أَقْبَلَتْ غَنَمٌ لِرَجُلٍ مِنْ يَهُودَ تُرِيدُ حِصْنَهُمْ، وَنَحْنُ مُحَاصِرُوهُمْ، إِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ رَجُلٌ يُطْعِمُنَا مِنْ هَذِهِ الْغَنَمِ؟" قَالَ أَبُو الْيَسَرِ: فَقُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "فَافْعَلْ" قَالَ: فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ مِثْلَ الظَّلِيمِ، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا، قَالَ: "اللَّهُمَّ أَمْتِعْنَا بِهِ" قَالَ: فَأَدْرَكْتُ الْغَنَمَ، وَقَدْ دَخَلَتْ أَوَائِلُهَا الْحِصْنَ، فَأَخَذْتُ شَاتَيْنِ مِنْ أُخْرَاهَا، فَاحْتَضَنْتُهُمَا تَحْتَ يَدَيَّ، ثُمَّ أَقْبَلْتُ بِهِمَا أَشْتَدُّ كَأَنَّهُ لَيْسَ مَعِي شَيْءٌ، حَتَّى أَلْقَيْتُهُمَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَبَحُوهُمَا، فَأَكَلُوهُمَا، فَكَانَ أَبُو الْيَسَرِ مِنْ آخِرِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكًا، فَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بَكَى، ثُمَّ يَقُولُ: أُمْتِعُوا بِي لَعَمْرِي كُنْتُ آخِرَهُمْ.

سیدنا ابو یسر سے مروی ہے کہ اللہ کی قسم ہم لوگ اس شام کو خیبر میں تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبکہ ایک یہودی کی بکریوں کا ریوڑ قلعہ میں داخل ہونا چاہتا تھا اور ہم نے اس کا محاصرہ کر رکھا تھا اسی اثناء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان بکریوں میں سے ہمیں کون کھلائے گا میں نے اپنے آپ کو پیش کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دیدی میں سائے کی تیزی سے نکلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جاتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: اے اللہ ہمیں اس سے فائدہ پہنچا میں جب اس ریوڑ تک پہنچا تو اس کا اگلہ حصہ قلعے میں داخل ہو چکا تھا میں نے پچھے حصے سے دو بکریاں پکڑیں اور انہیں اپنے ہاتھوں تلے دبایا اور اس طرح انہیں دوڑتا ہوا لے آیا کہ گویا کہ میرے ہاتھ میں کچھ ہے ہی نہیں حتیٰ کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انہیں لا ڈالا صحابہ کرام نے انہیں ذبح کیا اور سب نے اسے کھایا یہ سیدنا ابو یسر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سب سے آخر میں فوت ہوئے تھے اور وہ جب بھی یہ حدیث سناتے تو رو پڑتے اور فرماتے کہ مجھ سے فائدہ حاصل کرلو واللہ میں اس قافلے کا آخری فرد ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15525)

باب نمبر۔41

قربانی

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قرآن:

لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ

نہ اُن کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اُسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے

(سورۃ الحج 22،آیت نمبر۔37)

قربانی کا جانور خواہ کتنا ہی مہنگا یا سستا ہو، اللہ کا فرمان آپ نے پڑھا کہ اللہ کو صرف انسان کا تقویٰ پہنچتا ہے،اس کے برعکس درج ذیل روایت میں افضل قربانی کون سی قرار دی جارہی ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

سب سے افضل قربانی وہی ہے جو زیادہ مہنگی ہو اور جانور زیادہ صحت مند ہو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ) الْجُهَنِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشَدِّ السُّلَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَمَرَنَا نَجْمَعُ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنَّا دِرْهَمًا، فَاشْتَرَيْنَا أُضْحِيَّةً بِسَبْعِ الدَّرَاهِمِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ أَغْلَيْنَا بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا"، وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رَجُلٌ بِرِجْلٍ، وَرَجُلٌ بِرِجْلٍ، وَرَجُلٌ بِيَدٍ، وَرَجُلٌ بِيَدٍ، وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ، وَرَجُلٌ بِقَرْنٍ، وَذَبَحَهَا السَّابِعُ، وَكَبَّرْنَا عَلَيْهَا جَمِيعًا.

ابواشد کے دادا کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات میں سے ساتواں فرد تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اور ہم میں سے ہر آدمی نے ایک ایک درہم جمع کیا سات درہم کے عوض میں ہم نے قربانی کا ایک جانور خریدا پھر ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو ہمیں مہنگا ملا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل قربانی وہی ہے جو زیادہ مہنگی ہو اور جانور زیادہ صحت مند ہو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر چار آدمیوں نے اس کی ایک ایک ٹانگ اور دو نے اس کا ایک ایک سینگ پکڑا اور ساتوں نے اسے ذبح کیا اور ہم سب نے اس پر تکبیر کہی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15494)

باب نمبر-42

آواز یا بد بو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا

قرآن کی صرف دو آیات پیشِ خدمت ہیں اِن کے بعد وہ احادیث پیش کی جائیں گی جن میں کہا گیا ہے کہ اگر آواز یا بد بُو نہ آئے تو وُضو نہیں ٹُوٹتا۔ تعجب ہے کہ ایسی احادیث کو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے منسوب کرنے سے دِین کی کونسی خدمت کی جارہی ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِن كُنتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُم مِّنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ {6/5

ترجمہ: ”اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے اُٹھو تو دھولو اپنے منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک اور اگر تم ناپاک ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی پھر نہ پاؤ پانی تو پاک مٹی سے تیمم کرلو۔ اس سے اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کوئی تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کرے اور یہ کہ اپنی نعمت پوری کرے تم پر، تا کہ تم احسان مانو۔“ (سورۃ المائدہ 5 آیت 6)

قران:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ وَلَا جُنُبًا إِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ حَتَّىٰ تَغْتَسِلُوا ۚ وَإِن كُنتُم مَّرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُم مِّنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُورًا {43/4

ترجمہ: ”اے ایمان والو! تم نماز کے نزدیک نہ جاؤ جب تم نشہ کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو اور نہ (اُس وقت جبکہ) غسل کی حاجت ہو سوائے حالتِ سفر کے، یہاں تک کہ تم غسل کرلو اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم سے کوئی بیت الخلاء سے آئے یا تم عورتوں کے پاس گئے (ہم صحبت ہوئے) پھر تم نے پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمم کرو، مسح کرلو اپنے منہ اور اپنے ہاتھوں کا، بے شک اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔“

{سورۃ النساء 4 آیت نمبر 43}

قرآن کے مقابلے میں مسند احمد کی حدیث پڑھیے اور جھومیے :

حدیث:

آواز یا بدبو نہ آئے تو وضو نہیں ٹوٹتا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا ,ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ) مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ حَدَّثَهُ, قَالَ: رَأَيْتُ السَّائِبَ يَشُمُّ ثَوْبَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مِمَّ ذَاكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ رِيحٍ أَوْ سَمَاعٍ".

محمد بن عمر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے سیدنا سائب کو اپنا کپڑا سونگھتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے وضو اس وقت تک واجب نہیں ہوتا جب تک بدبو نہ آئے یا آواز سنائی نہ دے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15506)

باب نمبر۔43

قبرستان میں جانے والی عورتوں پر لعنت

درج ذیل آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قبر پر جانا معمول کی بات تھی لیکن اللہ نے تخصیص کرتے ہوئے فرمایا کہ جو اللہ رسول سے کفر کرے اور نافرمانی میں ہی مر جائے اس کی قبر پر مت کھڑے ہونا:

قرآن:

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَىٰ قَبْرِهِۦٓ ۖ إِنَّهُمْ كَفَرُوا۟ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَمَاتُوا۟ وَهُمْ فَٰسِقُونَ

اور (اے پیغمبر) ان میں سے کوئی مر جائے تو کبھی اس (کے جنازے) پر نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر (جا کر) کھڑے ہونا۔ یہ خدا اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرتے رہے اور مرے بھی نافرمان (ہی مرے)۔

(سورۃالتوبۃ9،آیت نمبر۔84)

قرآن کے مقابلے میں مسند احمد کا موقف ملاحظہ فرمائیے:

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا) قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَّانَ, عَنْ أَبِيهِ, قَالَ:" لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ".

سیدنا حسان بن ثابت سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان میں جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15657)

باب نمبر۔44

کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصاف نہیں کیا؟

سورۃ الشوریٰ میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان مبارک سے کہلوایا گیا :

قران:

وَاُمِرۡتُ لِاَعۡدِلَ بَیۡنَکُمۡ ط (15/42)

ترجمہ: " اور مجھے حکم دیا گیا کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔"

{سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 15}

ہمارا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے زیادہ انصاف کرنے والا نہ آپ سے پہلے کبھی آیا اور نہ قیامت تک کبھی آئے گا لیکن درج ذیل حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر عدل نہ کرنے کا الزام لگایا جارہا ہے۔ ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

ہم نے اپنے بھائیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ) الْمُشْرِكِينَ لَمَّا رَهِقُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ: " مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَهُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟ " فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ، فَلَمَّا أَرْهَقُوهُ أَيْضًا، قَالَ: " مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنِّي وَهُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ؟ " حَتَّى قُتِلَ السَّبْعَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبِهِ: " مَا أَنْصَفْنَا إِخْوَانَنَا ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مشرکین نے غزوہ احد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہجوم کیا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات انصاری اور دو قریشی صحابہ رضی اللہ عنہ کے درمیان تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں مجھ سے کون دور کرے گا اور وہ جنت میں میرا رفیق ہو گا؟ ایک انصاری نے آگے بڑھ کر قتال شروع کیا، حتیٰ کہ وہ شہید ہو گئے اسی طرح ایک ایک کرکے ساتوں انصاری صحابہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قریشی ساتھیوں سے فرمایا کہ ہم نے اپنے بھائیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14056)

نرخ اللہ مقرر کرتا ہے

حدیث:

نرخ اللہ مقرر کرتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، وَثَابِتٌ، وَحُمَيْدٌ، عَنْ) أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: غَلَا السِّعْرُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، غَلَا السِّعْرُ، سَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور باسعادت میں مہنگائی بڑھ گئی تو صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے نرخ مقرر فرما دیجئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیمت مقرر کرنے اور نرخ مقرر کرنے والا اللہ ہی ہے، میں چاہتا ہوں کہ جب میں تم سے جدا ہوں کر جاؤں تو تم میں سے کوئی اپنے مال یا جان پر کسی ظلم کا مجھ سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14057)

باب نمبر۔46

تمام مخلوق کا پہلا سٹاپ جہنم

جنتی لوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے :

قرآن:

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اور جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے وہی جنتی ہیں اور جنت میں وہ ہمیشہ رہیں گے

(سورۃ البقرۃ 2،آیت نمبر۔82)

جبکہ درج ذیل حدیث میں کہا جارہا ہے کہ جنتی لوگ بھی پہلے جہنم میں جائیں گے اور اس کے بعد انہیں جنت میں داخل کیا جائے گا، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

نیک وبد سب پہلے جہنم میں جائیں گے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا غَالِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو صَالِحٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ) الْبُرْسَانِيِّ، عَنْ أَبِي سُمَيَّةَ، قَالَ: اخْتَلَفْنَا هَاهُنَا فِي الْوُرُودِ، فَقَالَ بَعْضُنَا: لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ، وَقَالَ بَعْضُنَا: يَدْخُلُونَهَا جَمِيعًا، ثُمَّ يُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا، فَلَقِيتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّا اخْتَلَفْنَا ها هنا فِي الْوُرُودِ، فَقَالَ: يَرِدُونها جميعًا، وقَالَ سليمانُ مرةً: يَدْخلونها جميعًا، فقلت له: إِنَّا اختلفنا في ذلك الوُرودِ، فقال: بَعْضُنا لَا يَدْخُلُهَا مُؤْمِنٌ، وَقَالَ بَعْضُنَا: يَدْخُلُونَهَا جَمِيعًا، فَأَهْوَى بِإِصْبَعَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَقَالَ: صُمَّتَا إِنْ لَمْ أَكُنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "الْوُرُودُ الدُّخُولُ، لَا يَبْقَى بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ إِلَّا دَخَلَهَا، فَتَكُونُ عَلَى الْمُؤْمِنِ بَرْدًا وَسَلَامًا كَمَا كَانَتْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، حَتَّى إِنَّ لِلنَّارِ أَوْ قَالَ: لِجَهَنَّمَ ضَجِيجًا مِنْ بَرْدِهِمْ ثُمَّ يُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَيَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا".

ابو سمیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمارے درمیان جہنم میں ورود جس کے بارے میں قرآن میں آتا ہے کہ ہر شخص جہنم میں وارد ہوگا کے متعلق اختلاف رائے ہوگیا کچھ لوگ کہنے لگے کہ مسلمان جہنم میں داخل نہیں ہوں گے اور کچھ لوگ کہنے لگے کہ داخل تو سب ہوں گے البتہ اللہ تعالیٰ متقیوں کو جہنم سے نجات عطا فرمائے گا میں اس سلسلے میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے جا کر ملا اور ان سے عرض کیا: کہ ہمارے درمیان اس مسئلے میں اختلاف ہوگیا بعض لوگ کہہ رہے ہیں کہ مسلمان جہنم میں داخل

نہیں ہوں گے اور بعض کہتا ہے کہ سب ہی داخل ہوں گے اس پر انہوں نے اپنی انگلی سے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہ کان بہرے ہو جائیں گے اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو کہ ورد سے مراد دخول ہے اور کوئی نیک و بد ایسا نہیں رہے گا جو جہنم میں داخل نہ ہو البتہ مومن پر وہ اس طرح ٹھنڈک اور سلامتی کا ذریعہ بن جائے گی جیسے سیدنا ابراہیم کے لئے ہو گئی تھی حتیٰ کہ مومنین کی ٹھنڈک سے جہنم چیخنے لگی گے پھر اللہ متقیوں کو اس سے نجات عطا فرما دے گا اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل پر چھوڑ دے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14520)

باب نمبر۔47

ایک عمل سے جنت جہنم

اللہ نے فرمایا ہے:

قران:

فَمَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿102﴾ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ فِي جَهَنَّمَ خَالِدُونَ ﴿103﴾

جن کی ترازو کا پلہ بھاری ہو گیا وہ تو نجات والے ہو گئے۔اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہو گیا یہ ہیں وہ جنہوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لئے جہنم واصل ہوئے۔

(سورۃ المومنون 23،آیت نمبر۔102تا103)

قران:

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ۖ وَإِن كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَاسِبِينَ

قیامت کے دن ہم درمیان میں لا رکھیں گے ٹھیک ٹھیک تولنے والی ترازو کو۔پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہو گا ہم اسے لا حاضر کریں گے،اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے

(سورۃ الانبیا 21،آیت نمبر۔47)

قران:

وَوُضِعَ الْكِتَابُ فَتَرَى الْمُجْرِمِينَ مُشْفِقِينَ مِمَّا فِيهِ وَيَقُولُونَ يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا أَحْصَاهَا ۚ وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۗ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا

اور نامہ اعمال سامنے رکھ دیئے جائیں گے۔پس تو دیکھے گا گنہگار اس کی تحریر سے خوفزدہ ہو رہے ہونگے اور کہہ رہے ہونگے ہائے ہماری خرابی یہ کیسی کتاب ہے جس نے کوئی چھوٹا بڑا بغیر گھیرے کے باقی ہی نہیں چھوڑا،اور جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی پر ظلم و ستم نہ کرے گا۔

(سورۃ الکھف 18، آیت نمبر۔49)

قرآن کے مطابق جنت یا جہنم کا فیصلہ کسی ایک عمل کے ذریعے نہیں ہو گا بلکہ فرمایا کہ ہر انسان کے تمام اعمال تولے جائیں گے جس کا جو پلڑہ بھاری نکلا اسی طرف کا فیصلہ کیا جائے گا، یہ تو تھا قرآن کا اصول، جبکہ مسند احمد میں ایک عمل کے نتائج ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

بلی کی وجہ سے جہنم

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " عُذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرٍّ أَوْ هِرَّةٍ، رَبَطَتْهُ حَتَّى مَاتَ، وَلَمْ تُرْسِلْهُ، فَيَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ، فَوَجَبَتْ لَهَا النَّارُ بِذَلِكَ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک عورت کو اس بلی کی وجہ سے عذاب ہوا جس نے اسے باندھ دیا تھا خود اسے کھلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی حتیٰ کہ وہ اس حال میں مر گئی تو اس کے لئے جہنم واجب ہو گئی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14602)

باب نمبر-48

مقام ازواج مطہراتؓ

اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہراتؓ کو مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے:

قران:

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ ۖ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ ۗ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَن تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُم مَّعْرُوفًا ۚ كَانَ ذَٰلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا

بلاشبہ نبی تو اہل ایمان کے لیے اُن کی اپنی ذات پر مقدم ہے، اور نبی کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں، مگر کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین و مہاجرین کی بہ نسبت رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں، البتہ اپنے رفیقوں کے ساتھ تم کوئی بھلائی (کرنا چاہو تو) کر سکتے ہو یہ حکم کتاب الٰہی میں لکھا ہوا ہے

(سورۃ الاحزاب 33، آیت نمبر-6)

صحابہ کرامؓ کے متعلق یہ منسوب کیا جارہا ہے کہ وہ اپنی ماؤں کے ساتھ یہ سلوک کرتے تھے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

ابو بکرؓ و عمرؓ ازواج مطہراتؓ کی پٹائی کے درپے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ) قَالَ: إِنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْنَهُ النَّفَقَةَ، فَلَمْ يُوَافِقْ عِنْدَهُ شَيْءٌ، حَتَّى أَحْجَزْنَهُ، فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، ثُمَّ أَتَاهُ عُمَرُ، فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَا بَعْدَ ذَلِكَ فَأُذِنَ لَهُمَا، وَوَجَدَاهُ بَيْنَهُنَّ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَةَ زَيْدٍ سَأَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَوَجَأْتُهَا، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، وَأَرَادَ بِذَلِكَ أَنْ يُضْحِكَهُ، فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، وَقَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا حَبَسَنِي غَيْرُ ذَلِكَ"، فَقَامَا إِلَى ابْنَتَيْهِمَا، فَأَخَذَا بِأَيْدِيهِمَا، فَقَالَا: أَتَسْأَلَانِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهُ؟! فَنَهَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمَا، فَقَالَتَا: لَا نَعُدْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ نَزَلَ التَّخْيِيرُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے نفقہ میں اضافے کی درخواست کی اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ نہیں تھا لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کر سکے سیدنا صدیق اکبر کا شانہ

نبوت پر حاضر ہوئے اندر جانے کی اجازت چاہی چونکہ کافی سارے لوگ دروازے پر موجود تھے اس لئے اجازت نہ مل سکی تھوڑی دیر بعد سیدنا عمر نے بھی آکر اجازت چاہی لیکن انہیں بھی اجازت نہ مل سکی تھوڑی دیر بعد دونوں حضرات کو اجازت مل گئی اور وہ گھر میں داخل ہو گئے اس وقت نبی صلی اللہ علیہو سلم تشریف فرما تھے اور ارد گرد ازواج مطہرات تھیں سیدنا عمر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ ! اگر آپ بنت زید (اپنی بیوی) ابھی مجھ سے نفقہ کا سوال کرتے ہوئے دیکھیں تو میں اس کی گردن دبا دوں گا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ خواتین جنہیں تم میرے پاس دیکھ رہے ہو یہ مجھ سے نفقہ ہی کا سوال کر رہی ہیں۔ یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر اٹھ کر سیدنا عائشہ کو مارنے کے لئے بڑھے اور سیدنا عمر حفصہ کی طرف بڑھے اور دونوں کہنے لگے کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کا سوال کرتی ہو جو ان کے پاس نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو روکا اور تمام ازواج مطہرات کہنے لگیں کہ واللہ آج کے بعد ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کریں گے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ ہو۔ اس کے بعد اللہ نے آیت تخییر نازل فرمائی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14692)

باب نمبر۔49

طریقہ تبلیغ

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے متعلق فرمایا کہ:

قران:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ﴿4/68﴾

(اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بے شک آپؐ اخلاقِ انسانی کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں۔

(سورۃ القلم سورہ نمبر 68 آیت نمبر 4)

اللہ کے راستے کی دعوت دینے کا طریقہ یہ بتایا گیا:

قران:

ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۖ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ ۚ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿١٢٥﴾

اے نبیؐ، اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دو حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ، اور لوگوں سے مباحثہ کرو ایسے طریقہ پر جو بہترین ہو تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے۔

(سورۃ النحل 16، آیت نمبر۔125)

قرآنی تعلیم کے برعکس وضعی روایات میں حضور ﷺ کا کیا کردار پیش کیا جارہا ہے، ؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

مجھے کان سے پکڑ کر دائیں طرف کر لیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَائِنِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَنْبَأَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَشْرَعَةٍ، فَقَالَ: "أَلَا تُشْرِعُ يَا جَابِرُ؟"، قَالَ: فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْرَعْتُ، قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، وَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا، فَجَاءَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ قَامَ، فَصَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَقُمْتُ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ہم لوگ ایک گھاٹ پر پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابر رضی اللہ عنہ گھاٹ پر کیوں نہیں اترتے میں نے اثبات میں جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتر پڑے اور میں گھاٹ پر چلا گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضاء حاجت کے لئے چلے گئے اور میں نے آپ کے لئے وضو کا پانی لا کر رکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واپس آکر وضو کیا پھر کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کے دونوں کناروں جانب مخالف سے اپنے اوپر ڈال لئے تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کان سے پکڑ کر دائیں طرف کر لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14789)

حدیث:

جب دس سال کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر اسے مارا جائے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا بَلَغَ الْغُلَامُ سَبْعَ سِنِينَ أُمِرَ بِالصَّلَاةِ، فَإِذَا بَلَغَ عَشْرًا ضُرِبَ عَلَيْهَا".

سیدنا سبرہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لڑکا سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کا حکم دیا جائے اور جب دس سال کا ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر اسے مارا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15339)

میک اپ کرنا منع ہے

قرآن میں ہے :

قران:

قُلۡ مَنۡ حَرَّمَ زِيۡنَةَ اللّٰهِ الَّتِىۡۤ اَخۡرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزۡقِ ط قُلۡ هِىَ لِلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا خَالِصَةً يَّوۡمَ الۡقِيٰمَةِ ط كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ(32/7)

ترجمہ:" (اے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم!)آپ فرمادیں کس نے حرام کی ہے اللہ کی (وہ)زینت جو اس نے اپنے بندوں کیلئے نکالی(پیدا کی)ہے،اور پاک رزق،یہ دنیا کی زندگی میں اُن لوگوں کیلئے ہے جو ایمان لائے اور قیامت کے دن تو خاص طور پر انہیں کیلئے ہے،اسی طرح ہم آیتیں مفصل بیان کرتے ہیں صاحبانِ علم کیلئے۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر7 آیت نمبر32}

یہاں تک کہ مسجد میں بھی زینت اختیار کرکے آنے کا حکم دیا :

قران:

يٰبَنِىۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِيۡنَتَكُمۡ عِنۡدَ كُلِّ مَسۡجِدٍ وَّكُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا وَلَا تُسۡرِفُوۡا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الۡمُسۡرِفِيۡنَ(31/7)

ترجمہ:" اے اولادِ آدم! اپنی زینت ہر نماز کے وقت اختیار کرو،اور کھاؤ اور پیو،اور بے جا خرچ نہ کرو،بے شک اللہ فضول خرچ کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

{سورۃ الاعراف سورہ نمبر7 آیت نمبر31}

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں زینت اختیار کرنے سے منع نہیں فرمایا،بلکہ عورتوں کیلئے زینت کو ظاہر کرنے کیلئے حدود و قیود مقرر کی ہیں چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

قران:

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ (31/24)

ترجمہ: ”عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں پر، یا اپنے باپ، یا اپنے خسر، یا اپنے بیٹوں، یا اپنے شوہر کے بیٹوں، یا اپنے بھائیوں پر، اپنے بھتیجوں پر، اپنے بھانجوں یا اپنی مسلمان عورتوں یا اپنی کنیزوں یا وہ خدمت گار مرد جو (عورتوں سے) غرض نہ رکھنے والے ہوں، یا وہ لڑکے جو ابھی واقف نہیں عورتوں کے پردے (کے معاملات) سے۔“

{سورۃ النور سورہ نمبر 24 آیت نمبر 31}

اس کے برعکس مسند احمد میں لکھا ہے :

حدیث:

وگ لگانا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: "زَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر کے ساتھ دوسرے بال ملانے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14155)

حدیث:

وگ لگانا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ قَالَ: "زَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَصِلَ الْمَرْأَةُ بِرَأْسِهَا شَيْئًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو اپنے سر کے ساتھ دوسرے بال ملانے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15152)

باب نمبر۔77

حضور ﷺ پر شہوت کا غلبہ، فوراً گھر جا کر بیوی سے ہمبستری کی (العیاذ باللہ)

حدیث:

حضور ﷺ پر شہوت کا غلبہ، فوراً گھر جا کر بیوی سے ہمبستری کی (العیاذ باللہ)

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ) بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى امْرَأَةً وأَعْجَبَتْهُ، فَأَتَى زَيْنَبَ وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيئَةً، فَقَضَى مِنْهَا حَاجَتَهُ، وَقَالَ: " إِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، وَتُدْبِرُ فِي صُورَةِ شَيْطَانٍ، فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ امْرَأَةً فَأَعْجَبَتْهُ، فَلْيَأْتِ أَهْلَهُ، فَإِنَّ ذَلِكَ يَرُدُّ مِمَّا فِي نَفْسِهِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت کو دیکھا جو آپ کو اچھی لگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت اپنی زوجہ محترمہ سیدنا زینب کے پاس آئے وہ اس وقت ایک کھال کو رنگ دے رہی تھیں اور ان سے اپنے جسمانی تقاضے پورے کئے اور فرمایا: عورت شیطان کی صورت میں آجاتی ہے جو شخص کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسے اچھی لگے تو اسے چاہیئے کہ اپنی بیوی کے پاس آجائے کیونکہ اس طرح جو اس کے دل میں خیالات ہونگے وہ دور ہو جائیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14537)

جنت کیسے ملتی ہے؟

قرآنِ کریم میں ہے کہ اِنسان جنّت کا حقدار اُسی صورت میں ہوتا ہے جب وہ اپنی زندگی قرآنی اصولوں کی پیروی میں گزارے۔ جنّت، دو رکعات نفل پڑھنے سے، جُمعہ پڑھنے سے یا تسبیح کے دانوں پر چند الفاظ دُہرا لینے سے نہیں ملتی بلکہ اس کے حصول کیلئے اعمالِ صالحہ بہت ضروری ہیں، اِسی لیے قرآن نے مختلف مقامات پر مختلف کاموں کا ذِکر کر کے بات واضح کر دی ہے کہ یہ وہ کام ہیں جو جنّت میں داخلے کا سبب بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ، قرآن میں فرماتا ہے :

قرآن:

لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِبِ وَلٰـكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الۡمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنَ وَابۡنَ السَّبِيۡلِ لا وَالسَّآئِلِيۡنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّکٰوةَ ج وَالۡمُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِهِمۡ اِذَا عٰهَدُوۡا ج وَالصّٰبِرِيۡنَ فِى الۡبَاۡسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيۡنَ الۡبَاۡسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُتَّقُوۡنَ (177/2)

ترجمہ: ’’نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ تم اللہ، قیامت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لاؤ اور (اِس کا عملی ثبوت دیتے ہوئے) اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں کو دو اور یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کرانے میں اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور جب وعدہ کریں تو اُسے پورا کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔

{سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 177}

قرآن:

اَلَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالۡكٰظِمِيۡنَ الۡغَيۡظَ وَالۡعَافِيۡنَ عَنِ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ (134/3)

ترجمہ: ’’جو خرچ کرتے ہیں خوشی اور تکلیف میں اور غصّہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں، اور اللہ دوست رکھتا ہے نیکی کرنے والوں کو۔‘‘ (سورۃ آلِ عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 134)

قرآن:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ (195/3)

ترجمہ: ” سو جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے شہروں سے نکالے گئے اور لڑے اور مارے گئے، میں اُن کی بُرائیاں اُن سے ضرور دُور کر دُوں گا، اور اُنہیں باغات میں داخل کروں گا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، یہ اللہ کی طرف سے بدلہ ہے اور اللہ کے پاس اچھا بدلہ ہے۔“

{سورۃ آل عمران سورہ نمبر 3 آیت نمبر 195}

”جنّت، ایمان اور اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے۔“

(سورۃ الانعام سورہ نمبر 6 آیت نمبر 127۔ سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42۔ سورۃ النحل سورہ نمبر 16 آیت نمبر 32۔ سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58۔ سورۃ السجدۃ سورہ نمبر 32 آیت نمبر 19)

”لوگوں کو چاہیے کہ یہ نعمت حاصل کرنے کیلئے عملِ صالح کریں۔“

{سورۃ الصّٰفّٰت سورہ نمبر 37 آیت نمبر 61}

طوالت کے خوف سے صرف حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں :

قرآن:

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 72

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 14

سورۃ الاحقاف سورہ نمبر 46 آیت نمبر 16

سورۃ الطور سورہ نمبر 52 آیت نمبر 19

سورۃ الواقعہ سورہ نمبر 56 آیت نمبر 24

سورۃ الحاقۃ سورہ نمبر 69 آیت نمبر 24

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 22

سورۃ المرسلٰت سورہ نمبر 77 آیت نمبر 43

سورۃ الغاشیۃ سورہ نمبر 88 آیت نمبر 8 تا 9

سورۃ لقمٰن سورہ نمبر 31 آیت نمبر 8

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 30 تا 31

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60 تا 61

سورۃ البینہ سورہ نمبر 98 آیت نمبر 8

سورۃ الرعد سورہ نمبر 13 آیت نمبر 23

سورۃ یونس سورہ نمبر 10 آیت نمبر 9

سورۃ الکہف سورہ نمبر 18 آیت نمبر 107

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 56

سورۃ الصٰفٰت سورہ نمبر 37 آیت 40 تا 42

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 25

سورۃ البقرۃ سورہ نمبر 2 آیت نمبر 82

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 57

سورۃ النساء سورہ نمبر 4 آیت نمبر 122

سورۃ الاعراف سورہ نمبر 7 آیت نمبر 42

سورۃ ابراہیم سورہ نمبر 14 آیت نمبر 23

سورۃ مریم سورہ نمبر 19 آیت نمبر 60

سورۃ الحج سورہ نمبر 14 آیت نمبر 14

سورۃ الحج سورہ نمبر 22 آیت نمبر 23 تا 24

سورۃ العنکبوت سورہ نمبر 29 آیت نمبر 58

سورۃ یٰسٓ سورہ نمبر 36 آیت نمبر 26

سورۃ المومن سورہ نمبر 40 آیت نمبر 40

سورۃ الشوریٰ سورہ نمبر 42 آیت نمبر 22

سورۃ الزخرف سورہ نمبر 43 آیت نمبر 69

سورۃ المعارج سورہ نمبر 70 آیت 22 تا 35

سورۃ الدھر سورہ نمبر 76 آیت نمبر 7 تا 12

سورۃ المومنون سورہ نمبر 23 آیت 1 تا 11

سورۃ الفرقان سورہ نمبر 25 آیت 70 تا 76

یہ تو قرآنی تعلیم تھی کہ جنّت اعمالِ صالحہ سے ملتی ہے لیکن مسند احمد کے مطابق جنّت کیسے ملتی ہے، ملاحظہ کیجیے :

حدیث:

نابینا جنت میں جائے گا

حديث قدسی) حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ بْنُ جَابِرٍ الْحُدَّانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَالَ رَبُّكُمْ: "مَنْ أَذْهَبْتُ كَرِيمَتَيْهِ، ثُمَّ صَبَرَ وَاحْتَسَبَ، كَانَ ثَوَابُهُ الْجَنَّةَ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں کسی شخص کی بینائی واپس لے لوں اور وہ ثواب کی نیت سے اس پر صبر کرے تو اس کا عوض جنت ہو گی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14021)

حدیث:

تین بیٹیوں کی کفالت کرنے والا جنت میں

حديث مرفوع) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ يُؤْوِيهِنَّ، وَيَرْحَمُهُنَّ، وَيَكْفُلُهُنَّ، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ الْبَتَّةَ"، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنْ كَانَتْ اثْنَتَيْنِ؟ قَالَ: "وَإِنْ كَانَتْ اثْنَتَيْنِ"، قَالَ: فَرَأَى بَعْضُ الْقَوْمِ، أَنْ لَوْ قَالُوا لَهُ: وَاحِدَةً، لَقَالَ: "وَاحِدَةً".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں، جن کی رہائش، ان پر شفقت اور کفالت وہ کرتا ہو، اس کے لئے جنت یقینی طور پر واجب ہو جائے گی“، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ!

اگر کسی کی دو بیٹیاں ہوں تو؟ فرمایا: ”پھر بھییہی حکم ہے“، بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر وہ ایک کے متعلق سوال کرتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمادیتے کہ ایک بیٹی ہو تب بھییہی حکم ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14247)

حدیث:

جس کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ جنت میں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ) مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَنْ مَاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَاحْتَسَبَهُمْ، دَخَلَ الْجَنَّةَ"، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاثْنَانِ؟ قَالَ: "وَاثْنَانِ"، قَالَ مَحْمُودٌ: فَقُلْتُ لِجَابِرٍ أُرَاكُمْ لَوْ قُلْتُمْ: وَاحِدٌ؟ لَقَالَ: وَاحِدٌ، قَالَ: وَأَنَا وَاللَّهِ أَظُنُّ ذَاكَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان پر صبر کرے تو جنت میں داخل ہوگا، ہم نے پوچھا: یارسول اللہ! اگر کسی کے دو بچے فوت ہو جائیں تو؟ فرمایا: ”تب بھی یہی حکم ہے“، راوی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ اگر آپ لوگ ایک کے بارے میں پوچھتے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتے کہ ایک کا بھی یہی حکم ہے، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! میرا بھی یہی خیال ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14285)

حدیث:

حج کرنے سے جنت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ،) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ"، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا الْحَجُّ الْمَبْرُورُ؟ قَالَ: "إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”حج مبرور کی جزاء جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔“ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر:14482)

حدیث:

حج کرنے سے جنت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ،) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ "، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مَا الْحَجُّ الْمَبْرُورُ؟ قَالَ: " إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَإِفْشَاءُ السَّلَامِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کی جزاء جنت کے سوا کچھ نہیں صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! حج مبرور سے کیا مراد ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14582)

حدیث:

جو شرک نہ کرے وہ جنت میں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا الْمُبَارَكُ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ) اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " الْمُوجِبَتَانِ مَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ يُشْرِكُ دَخَلَ النَّارَ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو چیزیں واجب کرنے والی ہیں جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14711)

حدیث:

بیمار ہونے سے گناہ معاف

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يَمْرَضُ مُؤْمِنٌ وَلَا مُؤْمِنَةٌ، وَلَا مُسْلِمٌ وَلَا مُسْلِمَةٌ، إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ خَطِيئَتَهُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مومن مرد عورت اور جو مسلمان مرد و عورت بیمار ہوتا ہے اللہ اس کے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14725)

حدیث:

عمل سے جنت نہیں ملے گی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سَدِّدُوا، وَقَارِبُوا، وَلَنْ يُنْجِيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ". قُلْنَا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب قریب رہا کرو اور صحیح بات کیا کرو کیونکہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے اس کے اعمال بچا سکیں صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں فرمایا کہ مجھے بھی نہیں الاّ یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14901)

حدیث:

تلبیہ کہنے سے سابقہ گناہ معاف

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَمَّادٌ الْخَيَّاطُ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَضْحَى يَوْمًا مُحْرِمًا مُلَبِّيًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، غَرَبَتْ بِذُنُوبِهِ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک دن میں حالت احرام میں تلبیہ کہتا ہوا گزرے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہو گا اور وہ ایسا صاف ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15008)

حدیث:

جو شرک نہ کرے وہ جنتی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ, حَدَّثَنَا هِشَامٌ, عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ, عَنْ جَابِرٍ, أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ, وَمَنْ لَقِيَ اللَّهَ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15016)

حدیث:

بیمار ہونے سے گناہ معاف

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو, حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ, عَنِ الْأَعْمَشِ, عَنْ أَبِي سُفْيَانَ, عَنْ جَابِرٍ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ, وَلَا مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ, يَمْرَضُ مَرَضًا, إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مؤمن مرد عورت اور جو مسلمان مرد عورت بیمار ہوتا ہے اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15146)

حدیث:

جس نے شرک نہیں کیا وہ جنتی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ قَالَ "مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا، دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ، دَخَلَ النَّارَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بارگاہ نبوت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! واجب کرنے والی دو چیزیں کون سی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15200)

حدیث:

عمل سے جنت نہیں ملے گی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنِي جَابِرٌ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَا يُدْخِلُ أَحَدَكُمِ الْجَنَّةَ عَمَلُهُ، وَلَا يُنَجِّيهِ عَمَلُهُ مِنَ النَّارِ". قِيلَ: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: "وَلَا أَنَا، إِلَّا بِرَحْمَةِ اللَّهِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جسے اس کے اعمال جنت میں داخل اور جہنم سے بچا سکیں گے صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کو بھی نہیں فرمایا: مجھے بھی نہیں الاّ یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15236)

حدیث:

بیمار ہونے سے گناہ ختم

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ، وَلَا مُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ، يُصِيبُهُ مَرَضٌ، إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ خَطَايَاهُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو مؤمن مرد اور عورت اور جو مسلمان مرد اور عورت بیمار ہوتا ہے اللہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15297)

حدیث:

جو یہ روزے رکھے وہ جنت میں جائے گا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ, وَعَفَّانُ, قَالَا: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ, قَالَ عَفَّانُ ابن يزيد أَبُو زَيْدٍ،) حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ, قَالَ: حَدَّثَنِي عَرِيفٌ مِنْ عُرَفَاءِ قُرَيْشٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ فَلْقِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، وَشَوَّالًا, وَالْأَرْبِعَاءَ، وَالْخَمِيسَ، وَالْجُمُعَةَ دَخَلَ الْجَنَّةَ".

قریش کے ایک سردار اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روشن دہن مبارک سے سنا کہ جو شخص ماہ رمضان شوال بدھ جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15434)

حدیث:

جو اللہ رسول کی شہادت دے وہ جنتی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ, أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ مُبَارَكٍ, قَالَ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ،) قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ الْمَخْزُومِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي, قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ, فَأَصَابَ النَّاسَ مَخْمَصَةٌ, فَاسْتَأْذَنَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ بَعْضِ ظُهُورِهِمْ، وَقَالُوا: يُبَلِّغُنَا اللَّهُ بِهِ, فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ هَمَّ أَنْ يَأْذَنَ لَهُمْ فِي نَحْرِ بَعْضِ ظَهْرِهِمْ, قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ بِنَا إِذَا نَحْنُ لَقِينَا الْقَوْمَ غَدًا جِيَاعًا رِجَالًا, وَلَكِنْ إِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَدْعُوَ لَنَا بِبَقَايَا أَزْوَادِهِمْ، فَتَجْمَعَهَا, ثُمَّ تَدْعُوَ اللَّهَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ, فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَيُبَلِّغُنَا بِدَعْوَتِكَ أَوْ قَالَ سَيُبَارِكُ لَنَا فِي دَعْوَتِكَ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقَايَا أَزْوَادِهِمْ, فَجَعَلَ النَّاسُ يَجِيئُونَ بِالْحَثْيَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَفَوْقَ ذَلِكَ، وَكَانَ أَعْلَاهُمْ مَنْ جَاءَ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ, فَجَمَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, ثُمَّ قَامَ فَدَعَا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوَ, ثُمَّ دَعَا الْجَيْشَ بِأَوْعِيَتِهِمْ, فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَحْتَثُوا, فَمَا بَقِيَ فِي الْجَيْشِ وِعَاءٌ إِلَّا ملئوه،

وَبَقِيَ مِثْلُهُ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، فَقَالَ: "أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، لَا يَلْقَى اللَّهَ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ بِهِمَا إِلَّا حُجِبَتْ عَنْهُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

سیدنا ابو عمرہ انصاری سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں تھے اور اس دوران لوگوں کو شدت کی بھوک نے ستایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی سواری کا جانور ذبح کرنے کی اجازت چاہی اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے ذریعے منزل مقصود تک پہنچا دیں گے سیدنا عمر نے محسوس کیا کہ شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کسی سواری کو ذبح کرنے کی اجازت دیدیں گے تو وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! کل کو دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہو گا اور ہم بھوکے ہونے کے ساتھ ساتھ پیدل بھی ہوں گے تو کیا بنے گا یا رسول اللہ! اگر آپ مناسب خیال کریں تو ان سے کہیں کہ یہ بچا کچھا زاد راہ لے آئیں آپ اسے اکٹھا کر کے اس میں برکت کی دعا فرمائیں اللہ آپ کی دعا کی برکت سے اسے ہمارے لئے کافی فرما دیں گے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور لوگوں سے بچا کچھا زاد راہ منگوا لیا۔ لوگ ایک ایک مٹھی گندم یا اس سے زیادہ کچھ لانے لگے ان میں سب سے برتر وہ شخص تھا جو ایک صاع لے کر آیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام چیزوں کو اکٹھا کیا اور اللہ سے دعا کی جب تک اللہ کو منظور ہوا پھر سارے لشکر کو ان کے برتنوں سمیت بلایا اور انہیں حکم دیا کہ مٹھیاں بھر بھر کر اٹھائیں چنانچہ پورے لشکر میں ایک برتن بھی ایسا نہ بچا جسے لوگوں نے بھر نہ لیا ہو لیکن وہ پھر بھی اتنے کا اتنا ہی رہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے یہاں تک کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں جو بندہ مومن ان دو گواہیوں کے ساتھ قیامت کے دن اللہ سے ملے گا اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھا جائے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15449)

حدیث:

دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھنے سے جنت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ) ، حَدَّثَنَا زَبَّانُ بْنُ فَائِدٍ الْحَمْرَاوِي، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ، بَنَى اللَّهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ"، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَنْ أَسْتَكْثِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اللَّهُ أَكْثَرُ وَأَطْيَبُ".

سیدنا معاذ بن انس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دس مرتبہ سورت اخلاص پڑھے گا اللہ جنت میں اس کا محل تعمیر کرے گا یہ سن کر سیدنا عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ اس طرح تو ہم بہت سے محلات بنا لیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ بڑی کثرت والا اور بہت عمدگی والا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15610)

حدیث:

ایک ہزار آیات پڑھنے سے جنت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا , ابْنُ لَهِيعَةَ ,قَالَ: وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي) رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَبَّانَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ ,عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُتِبَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ، وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى".

سیدنا معاذ بن انس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی رضاء کے لئے ایک ہزار آیات کی تلاوت کرے اسے قیامت کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا اور ان شاء اللہ لوگوں کی رفاقت خوب رہے گی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15611)

حدیث:

نماز چاشت پڑھنے سے سابقہ گناہ معاف

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا زَبَّانُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ ,عَنْ أَبِيهِ، عَنْ) رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ,أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حَتَّى يُسَبِّحَ الضُّحَى ,لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا ,غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ".

سیدنا معاذ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز فجر پڑھنے کے بعد اپنی جگہ پر ہی بیٹھا رہے تا آنکہ چاشت کی نماز پڑھ لے اس دوران خیر ہی کا جملہ اپنے منہ سے نکالے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15623)

حدیث:

کھانے کے بعد دعا مانگنے سے سابقہ گناہ معاف

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ, عَنْ أَبِيهِ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَنْ أَكَلَ طَعَامًا، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ".

سیدنا معاذ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کھانا کھا کر یوں کہے کہ اس اللہ کا شکر جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے رزق عطاء فرمایا: جس میں میری کوئی طاقت شامل نہیں اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15632)

حدیث:

سابقہ گناہ معاف

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ, قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا زَبَّانُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ, عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ كَانَ صَائِمًا، وَعَادَ مَرِيضًا، وَشَهِدَ جَنَازَةً، غُفِرَ لَهُ مِنْ بَأْسٍ, إِلَّا أَنْ يُحْدِثَ مِنْ بَعْدُ".

سیدنا معاذ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزہ دار ہو کسی مریض کی عیادت کرے اور کسی جنازے میں شرکت کرے اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے الاّ یہ کہ اس کے بعد کوئی نیا گناہ کر بیٹھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15642)

حدیث:

یہ پڑھنے سے جنت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا زَبَّانُ، عَنْ سَهْلٍ, عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ، نَبَتَ لَهُ غَرْسٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَكْمَلَهُ وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ، أُلْبِسَ وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَاجًا هُوَ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوتٍ مِنْ بُيُوتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيهِ، فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِي عَمِلَ بِهِ".

سیدنا معاذ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص سبحان اللہ العظیم کہے اس کے لئے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے جو شخص مکمل قرآن کریم پڑھے اور اس پر عمل کر کے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی جبکہ وہ کسی کے گھر کے آنگن میں اتر آئے تو اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جس نے اس قرآن پر عمل کیا ہو گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15645)

حدیث:

عمرہ کرنے سے سابقہ عمرہ تک کے گناہ معاف

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ, وَسُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ, قَالَا: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ, عَنْ عَاصِمِ بْنِ) عُبَيْدِ اللَّهِ, عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ, عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُرَيْجٌ: ابْنِ رَبِيعَةَ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا, وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ".

سیدنا عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک درمیان کے گناہوں اور لغزشوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مبرور کی جزاء جنت کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15701)

حدیث:

یہ پڑھنے سے گناہ معاف

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ, عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ) بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ إِنْسَانٍ يَكُونُ فِي مَجْلِسٍ، فَيَقُولُ حِينَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومَ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ", فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ، قَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اسماعیل بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں شریک ہو اور جس وقت کھڑے ہونے کا ارادہ کرے اور وہ یہ کلمات پڑھ لے سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک

اتوب الیک تو اس مجلس میں ہونے والے اس کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث یزید بن خصیفہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث سیدنا سائب بن یزید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مجھ سے اسی طرح بیان فرمائی تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15729)

حدیث:

جو شخص لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دیدے گا اور اس کے لئے جنت واجب کر دے گا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ) إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا رَدِيفُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا سُهَيْلُ ابْنَ الْبَيْضَاءِ". وَرَفَعَ صَوْتَهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذَلِكَ يُجِيبُهُ سُهَيْلٌ، فَسَمِعَ النَّاسُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنُّوا أَنَّهُ يُرِيدُهُمْ، فَحُبِسَ مَنْ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَحِقَهُ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ، حَتَّى إِذَا اجْتَمَعُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّهُ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ، وَأَوْجَبَ لَهُ الْجَنَّةَ".

سیدنا سہیل بن بیضاء سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تین مرتبہ بلند آواز سے پکار کر فرمایا: اے سہیل بن بیضاء میں ہر مرتبہ لبیک کہتا رہا یہ آواز لوگوں نے بھی سنی اور وہ یہ سمجھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھی یہ بات سنانا چاہتے ہیں چنانچہ آگے والے اپنی جگہ پر رک گئے اور پیچھے والے قریب آ گئے جب سب لوگ جمع ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دیدے گا اور اس کے لئے جنت واجب کر دے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15738)

حدیث:

جو شخص لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دیدے گا اور اس کے لئے جنت واجب کر دے گا

حَدَّثَنَا هَارُونُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15739)

حدیث:

جو شخص لاالہ الااللہ کی گواہی دیتا ہو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے گا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دے گا

حدیث مرفوع) حدثنا يَعْقُوبُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ بَيْضَاءَ، أَنَّهُ قَالَ: نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَأَنَا رَدِيفُهُ: "يَا سُهَيْلُ ابْنَ بَيْضَاءَ" رَافِعًا بِهَا صَوْتَهُ مِرَارًا، حَتَّى سَمِعَ مَنْ خَلْفَنَا وَأَمَامَنَا، فَاجْتَمَعُوا، وَعَلِمُوا أَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ بِشَيْءٍ: "إِنَّهُ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَوْجَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا الْجَنَّةَ، وَأَعْتَقَهُ بِهَا مِنَ النَّارِ".

سیدنا سہیل بن بیضاء سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو تین مرتبہ بلند آواز سے پکار کر فرمایا: اے سہیل بن بیضا میں ہر مرتبہ لبیک کہتا رہا یہ آواز لوگوں نے بھی سنی اور وہ یہ سمجھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بھی یہ بات سنانا چاہتے ہیں چنانچہ سب لوگ جمع ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لاالہ الااللہ کی گواہی دیتا ہو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے گا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15839)

حدیث:

جو شخص لاالہ الااللہ کی گواہی دیتا ہو اللہ اس پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے گا اور اس کے لئے جنت کو واجب کر دے گا

حَدَّثَنَا هَارُونُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ حَيْوَةُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَذَكَرَ مَعْنَاهُ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15840)

حدیث:

جس شخص کو موت کے وقت لاالہ الااللہ کی تلقین ہوگئی وہ جنت میں داخل ہوگیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ) زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "مَنْ لُقِّنَ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ".

زاذان کہتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث ایک صحابی نے بتائی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو موت کے وقت لاالہ الااللہ کی تلقین ہوگئی وہ جنت میں داخل ہوگیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15894)

باب نمبر۔52

سینگی

سینگی لگانے والے کی کمائی گندی ہے

حدیث:

سینگی لگانے والے کی کمائی گندی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ) قَارِظٍ، عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سینگی لگانے والے کی کمائی گندی ہے اور فاحشہ عورت کی کمائی گندی ہے اور کتے کی قیمت گندی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15812)

حدیث:

سینگی لگانے والے کی کمائی گندی ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سینگی لگانے والے کی کمائی گندی ہے فاحشہ عورت کی کمائی گندی ہے اور کتے کی قمت گندی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15827)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگی لگوائی اور مزدوری دی

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگی لگوائی اور مزدوری دی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ) مَالِكٍ، يَقُولُ:" دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا مِنَّا، فَحَجَمَهُ، فَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ صَاعًا أَوْ صَاعَيْنِ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ ضَرِيبَتِهِ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے ایک لڑکے کو بلایا، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی لگائی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک صاع گندم دی اور اس کے مالک سے بات کی تو انہوں نے اس پر تخفیف کر دی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14003)

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سینگی لگوائی اور ٹیکس کم کر دیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَّةَ، عَنْ) سُلَيْمَانَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا طَيْبَةَ، فَحَجَمَهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ" كَمْ ضَرِيبَتُكَ؟"، قَالَ: ثَلَاثَةُ آصُعٍ، قَالَ: فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطیبہ کو بلایا اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سینگی لگائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تمہارے اوپر کیا ٹیکس ہے اس نے بتایا تین صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کم کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14809)

حدیث:

سینگی کی اجرت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ) وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ، فَقَالَ:" اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگانے کی اجرت کے متعلق سوال پوچھا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ان پیسوں کا چارہ خرید کر اپنے اونٹ کو کھلا دینا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14290)

حدیث:

سینگی لگانے کی اجرت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ, عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعَ جَابِرًا, يَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ) وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ, فَقَالَ: " اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگانے کی اجرت کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ان پیسوں کا چارہ خرید کر اپنے اونٹ کو کھلا دو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15079)

حالت احرام میں سینگی لگانا منع ہے

حدیث:

حالت احرام میں پچھنے لگوانا منع ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں: حالت احرام والا شخص پچھنے نہیں لگوا سکتا البتہ اگر انتہائی مجبوری کا عالم ہو تو پھر ایسا کیا جا سکتا ہے جب اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہو۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔917)

حضور ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے کولہے کی ہڈی یا کمر میں موچ آجانے کی وجہ سے سینگی لگوائی تھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنٍ، وَرَوْحٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ رَوْحٌ: ابْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِوَرِكِهِ، أَوْ ظَهْرِهِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے کولہے کی ہڈی یا کمر میں موچ آجانے کی وجہ سے سینگی لگوائی تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14280)

حدیث:

حضور ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ) أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں اپنے کولہے کی ہڈی یا کمر میں موچ آنے کی وجہ سے سینگی لگوائی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14908)

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

حدیث:

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ ".

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15828)

حدیث:

سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: مَرَّ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَحْتَجِمُ فِي ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

سیدنا معقل بن سنان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ماہ رمضان کی اٹھارویں رات کو سینگی لگا رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرنے مجھے اس حال میں دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15901)

حدیث:

سینگی لگانے والے لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ. قَالَ عَبْد اللَّهِ: وَسَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: شَهِدَ عِنْدِي نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، عَلَى مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ لِثَمَانِ عَشْرَةَ، فَقَالَ: "أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ".

سیدنا معقل بن سنان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان کی اٹھارہویں رات کو سینگی لگا رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے مجھے اس حال میں دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سینگی لگانے والے لگوانے والے دونوں کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15944)

پچھنے لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

حدیث:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالِاحْتِلَامُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زيد الرَّاوِي يضعف فِي الحَدِيث

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں، پچھنے، قے اور احتلام۔“ ترمذی۔ اور انہوں نے فرمایا: یہ حدیث محفوظ نہیں، عبدالرحمٰن بن زید روای، حدیث میں ضعیف ہے۔

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر:2015)

حضور ﷺ نے روزے کی حالت میں اور حالت احرام میں پچھنے لگوائے

حدیث:

حضور ﷺ نے روزے کی حالت میں اور حالت احرام میں پچھنے لگوائے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ، وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ".

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے، اور آپ احرام کی حالت میں تھے۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3081)

نام پر نام

حدیث:

میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطُّفَيْلِ, قَالَ عَبْد اللَّهِ: وَسَمِعْت أَبِي مَرَّةً، يَقُولُ:)
حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْبَكَّائِيُّ الْعَامِرِيُّ, حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ, عَنْ سَالِمٍ, عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ, قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا, فَقُلْنَا: لَا نَدَعُكَ تُسَمِّيهِ مُحَمَّدًا بِاسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَأَتَى الرَّجُلُ بِابْنِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, إِنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ, وَإِنِّي سَمَّيْتُهُ بِاسْمِكَ, فَأَبَى قَوْمِي أَنْ يَدَعُونِي, قَالَ: "بَلَى, تَسَمَّوْا بِاسْمِي, وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي, فَإِنِّي قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے اس کا نام محمد رکھ دیا ہم نے ان سے کہا کہ ہم تمہیں یہ کیفیت نہیں دیں گے تا آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں چنانچہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15130)

حدیث:

میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو کہ ایک ہی آدمی میرا نام بھی رکھ لے اور میری کنیت بھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ. وَإِسْحَاق, عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ)
الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَجْمَعُوا اسْمِي وَكُنْيَتِي".

عبدالرحمن بن ابی عمرہ کے چچا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے نام اور کنیت کو اکٹھا نہ کیا کرو کہ ایک ہی آدمی میرا نام بھی رکھ لے اور میری کنیت بھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15734)

حدیث:

میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت مت رکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. ح وَحَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، قَالَ:) سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمًا، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: "أَحْسَنَتْ الْأَنْصَارُ، تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصار کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار نے خوب کیا میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت مت رکھا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14183)

حدیث:

میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ، أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں اور تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14227)

حدیث:

میرے نام پر اپنا نام رکھ کیا کرو، لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ) وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا: لَا نُكَنِّيكَ بِهِ حَتَّى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا لَهُ، فَقَالَ: "تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا بَيْنَكُمْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا، انہوں نے اس کا نام قاسم رکھ دیا ہم نے ان سے کہا کہ ہم تمہیں یہ کنیت نہیں رکھنے دیں گے تا آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں، چنانچہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14249)

حدیث:

جو شخص میرے نام پر اپنا نام رکھے، وہ میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھے، اور جو میری کنیت اختیار کرے وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ . ح وَعَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا) هِشَامٌ . ح وَكَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي، فَلَا يَتَكَنَّى بِكُنْيَتِي، وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي، فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص میرے نام پر اپنا نام رکھے، وہ میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھے، اور جو میری کنیت اختیار کرے وہ میرے نام پر اپنا نام نہ رکھے۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر:14357)

حدیث:

میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ) صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو کیونکہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر:14363)

حدیث:

میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو، لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14364)

حدیث:

میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت مت رکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلُوهُ، فَقَالَ: "سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصار کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا چنانچہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت مت رکھا کرو کیونکہ میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14963)

حدیث:

میرے نام پر اپنا نام تو رکھ لو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ، فَأَرَادَ أَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا، فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُوهُ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، فَأَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے اس کا نام محمد رکھنا چاہا ہم نے ان سے کہا کہ ہم تمہیں یہ کیفیت نہیں دیں گے تا آنکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیں چنانچہ اس نے اپنے بیٹے کو کندھے پر بٹھایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر دریافت کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے نام پر اپنا نام تو رکھ لو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14964)

حدیث:

میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت مت رکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامٌ، فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: وَاللَّهِ لَا نُكَنِّيكَ بِهِ أَبَدًا، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَثْنَى عَلَى الْأَنْصَارِ خَيْرًا، ثُمَّ قَالَ: "تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے اس کا نام قاسم رکھنا چاہا تو انصار نے کہا کہ واللہ ہم تو تمہیں اس نام کی کنیت سے نہیں پکاریں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بات پتہ چلی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار نے خوب کیا میرے نام پر اپنا نام رکھ لیا لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت مت رکھا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14973)

درج بالا روایتوں میں حضور ﷺ کے نام پر نام رکھنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن کنیت پر کنیت رکھنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ درج ذیل روایتوں میں کوئی اور ہی کہانی ڈالی جا رہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

میرے نام پر نام اور کنیت پر کنیت رکھ لو۔

" محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ لوں؟ فرمایا ہاں۔"

{سنن ابوداؤد، جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1532 صفحہ نمبر 556}

حدیث:

نام پر نام اور کنیت پر کنیت رکھنے سے کس نے منع کیا ہے؟

”صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میرے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے محمد رکھا ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم رکھی ہے چنانچہ مجھے بتایا گیا کہ آپ اسے ناپسند فرماتے ہیں، فرمایا کہ کس چیز نے میرے نام کو حلال کیا اور میری کنیت کو حرام کیا یا کس چیز نے میری کنیت کو حرام کیا اور میرے نام کو حلال کیا۔“

{سنن ابوداؤد، جلد سوم کتاب الادب حدیث نمبر 1533 صفحہ نمبر 556}

حدیث:

علیؓ نے پوچھا کہ میں اپنے بیٹے کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ لوں؟ فرمایا: ہاں۔

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فِطْرٌ، عَنْ مُنْذِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ يَقُولُ: كَانَتْ رُخْصَةً لِعَلِيٍّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ، وَأُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ؟ قَالَ: "نَعَمْ.

محمد ابن الحنفیہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اور کنیت رکھیں) انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! اگر آپ کے بعد میرا کوئی بیٹا ہو تو کیا میں اس کا نام اور کنیت آپ کے نام اور کنیت پر رکھ لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہاں“۔

(الادب المفرد، حدیث نمبر: 843)

باب نمبر۔54

چاشت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز چاشت پڑھتے تھے

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز چاشت پڑھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ) مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ ضَخْمًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُصَلِّيَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا." وَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ، وَبَسَطُوا لَهُ حَصِيرًا، وَنَضَحُوهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ"، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُودِ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحَى؟ قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی بڑا بھاری کم تھا، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے بار بار نہیں آسکتا تھا، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میں بار بار آپ کے ساتھ آکر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اگر آپ کسی دن میرے گھر تشریف لا کر کسی جگہ نماز پڑھ دیں تو میں وہیں پر نماز پڑھ لیا کروں گا، چنانچہ اس نے ایک مرتبہ دعوت کا اہتمام کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور ایک چٹائی کے کونے پر پانی چھڑک دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں دو رکعتیں پڑھ دیں، آل جارودیہ میں سے ایک آدمی نے یہ سن کر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نماز صرف اسی دن پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14101)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی

حدیث:

”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا لیکن میں پڑھتی ہوں۔“

{ صحیح بخاری جلد اوّل ابواب التہجد حدیث نمبر 1102 صفحہ نمبر 491}

{ صحیح بخاری جلد اوّل ابواب تقصیر الصلوۃ حدیث نمبر 1056 صفحہ نمبر 477}

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔1128)

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔1103)

حدیث:

حضور ﷺ نے زندگی میں کبھی بھی نماز چاشت نہیں پڑھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: "مَا صَلَّى) رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحَى فِي سَفَرٍ وَلَا حَضَرٍ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر و حضر میں کبھی چاشت کی نماز نہیں پڑھی۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:1494)

حدیث:

حضور ﷺ اور عام صحابہؓ نے کبھی نماز چاشت نہیں پڑھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ الْفُضَيْلِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ أَبَاهُ رَأَى أُنَاسًا يُصَلُّونَ صَلَاةَ الضُّحَى، فَقَالَ: "أَمَا إِنَّهُمْ لَيُصَلُّونَ صَلَاةً مَا صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَامَّةُ أَصْحَابِهِ".

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ان کے والد (ابو بکرہ) نے کچھ لوگوں کو چاشت کی نماز پڑھتے دیکھا تو کہا: یہ لوگ ایسی نماز پڑھتے ہیں جس کو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہے اور نہ آپ کے عام صحابہ نے۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:1495)

سفر سے واپسی پر رات کے وقت گھر مت جاؤ

درج ذیل روایتوں کو بڑے غور سے پڑھیں، اس کے بعد ان کی نہایت افسوسناک وضاحت پیش کی جا رہی ہے:

حدیث:

رات کے وقت گھر مت جاو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ) اللَّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهُ: "إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا، فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ، وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ". (حدیث مرفوع) (حدیث موقوف)، قَالَ، وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلْتَ، فَعَلَيْكَ الْكَيْسَ وَالْكَيْسَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع اپنے گھر مت جاؤ تاکہ شوہر کی غیر موجودگی والی عورت اپنے جسم سے بال صاف کر لے اور پراگندہ حال عورت بناؤ سنگھار کر لے۔ اور فرمایا: جب گھر پہنچ جاؤ تو ہر وقت قربت کی اجازت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14184)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اپنے گھر واپس آنے کو (مسافر کے لئے) اچھا نہیں سمجھتے تھے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَحَجَّاجٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، قَالَ:) سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ. ح وحَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ أَخْبَرَنِي، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ طُرُوقًا، أَوْ قَالَ: كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اپنے گھر واپس آنے کو (مسافر کے لئے) اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14191)

حدیث:

جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع اپنے گھر مت جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ،)
عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلْتُمْ لَيْلًا، فَلَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ
أَهْلَهُ طُرُوقًا"، فَقَالَ جَابِرٌ: فَوَاللَّهِ لَقَدْ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع اپنے گھر مت جاؤ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں واللہ ہم ان کے بعد رات کو اپنے گھروں میں داخل ہونے لگے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14194)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت بلا اطلاع گھر واپس آنے سے (مسافر کے لئے) منع فرمایا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ)
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا أَنْ يُخَوِّنَهُمْ، أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت بلا اطلاع گھر واپس آنے سے (مسافر کے لئے) منع فرمایا ہے کہ انسان ان سے خیانت کرے یا ان کی غلطیاں تلاش کرے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14232)

حدیث:

بلا اطلاع رات کو گھر مت جاو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ)
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا رَجَعْنَا، ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: "أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ
تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، واپسی پر جب ہم شہر میں داخل ہونے لگے تو فرمایا: ”ٹھہرو! رات کو شہر میں داخل ہوں گے“ یعنی مغرب کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

سے فرمایا کہ جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع، تا کہ شوہر کی غیر موجودگی والی عورت اپنے جسم سے بال صاف کر لے اور پراگندہ حال عورت بناؤ سنگھار کر لے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14248)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت بلا اطلاع کے اپنے گھر واپس آنے سے (مسافر کے لئے) ممانعت فرمائی ہے

حدیث مرفوع) (حدیث موقوف) وقَالَ جَابِرٌ: " نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطُّرُوقِ إِذَا جِئْنَا مِنَ السَّفَرِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت بلا اطلاع کے اپنے گھر واپس آنے سے (مسافر کے لئے) ممانعت فرمائی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15250)

حدیث:

جب تم کافی عرصے کے بعد رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع اپنے گھر مت جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَتَّابٌ, حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ, حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ, عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمِ الْغَيْبَةَ, فَلَا يَطْرُقَنَّ أَهْلَهُ لَيْلًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب تم کافی عرصے کے بعد رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع اپنے گھر مت جاؤ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15265)

حدیث:

جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع اپنے گھر مت جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ, حَدَّثَنَا شُعْبَةُ, أَخْبَرَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ, عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ, عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا, فَلَا يَطْرُقَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع اپنے گھر مت جاؤ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15285)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اچانک بلا اطلاع کسی شخص کو اپنے گھر واپس آنے سے منع کر دیا۔ وجہ ؟؟؟

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَوَاحَةَ، أَنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ لَيْلًا، فَتَعَجَّلَ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَإِذَا فِي بَيْتِهِ مِصْبَاحٌ، وَإِذَا مَعَ امْرَأَتِهِ شَيْءٌ، فَأَخَذَ السَّيْفَ، فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ: إِلَيْكَ إِلَيْكَ عَنِّي، فُلَانَةُ تُمَشِّطُنِي، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ "فَنَهَى أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا".

سیدنا عبداللہ بن رواحہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رات کے وقت وہ سفر سے واپس آئے اور اپنی بیوی کی طرف روانہ ہو گئے گھر پہنچے تو وہاں چراغ جل رہا تھا اور ان کی بیوی کے پاس کوئی تھا انہوں نے اپنی تلوار اٹھا لی یہ دیکھ کر ان کی بیوی کہنے لگی کہ رکو یہ تو فلاں عورت ہے جو میرا بناؤ سنگھار کر رہی ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ کی اطلاع دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اچانک بلا اطلاع کسی شخص کو اپنے گھر واپس آنے سے منع کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15736)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رات کے وقت شہر میں داخل ہو کر بلا اطلاع اپنے گھر جانے سے منع فرمایا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ نُبَيْحٍ، عَنْ جَابِرٍ، "نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطْرُقَ النِّسَاءَ، ثُمَّ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رات کے وقت شہر میں داخل ہو کر بلا اطلاع اپنے گھر جانے سے منع فرمایا ہے لیکن ان کے بعد ہم اس طرح کرنے لگے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14304)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو شہر میں داخل ہو کر بلا اطلاع اپنے گھر جانے سے منع فرمایا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ بَابٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ:" نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو شہر میں داخل ہو کر بلا اطلاع اپنے گھر جانے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14327)

حدیث:

بلا اطلاع رات کو اپنے اہل خانہ کے پاس واپس نہ جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ) اللَّهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، فَأْذَنْ لِي فِي أَنْ أَتَعَجَّلَ إِلَى أَهْلِي، قَالَ:" أَفَتَزَوَّجْتَ"، قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ:" بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا"، قَالَ: قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ:" فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟"، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ هَلَكَ وَتَرَكَ عَلَيَّ جَوَارِيَ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَضُمَّ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ، فَقَالَ:" لَا تَأْتِ أَهْلَكَ طُرُوقًا"، قَالَ: وَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ، فَاعْتَلَّ، قَالَ: فَلَحِقَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي آخِرِ النَّاسِ، قَالَ: فَقَالَ:" مَا لَكَ يَا جَابِرُ؟" قَالَ: قُلْتُ: اعْتَلَّ بَعِيرِي، قَالَ: فَأَخَذَ بِذَنَبِهِ، ثُمَّ زَجَرَهُ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ إِنَّمَا أَنَا فِي أَوَّلِ النَّاسِ يَهُمُّنِي رَأْسُهُ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" مَا فَعَلَ الْجَمَلُ؟"، قُلْتُ: هُوَ ذَا، قَالَ:" فَبِعْنِيهِ" قُلْتُ: لَا بَلْ هُوَ لَكَ، قَالَ:" بِعْنِيهِ" قَالَ: قُلْتُ: هُوَ لَكَ، قَالَ:" لَا، قَدْ أَخَذْتُهُ بِأُوقِيَّةٍ، ارْكَبْهُ، فَإِذَا قَدِمْتَ، فَأْتِنَا بِهِ"، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، جِئْتُ بِهِ فَقَالَ:" يَا بِلَالُ، زِنْ لَهُ أُوقِيَّةً، وَزِدْهُ قِيرَاطًا"، قَالَ: قُلْتُ: هَذَا قِيرَاطٌ زَادَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يُفَارِقُنِي أَبَدًا حَتَّى أَمُوتَ، قَالَ: فَجَعَلْتُهُ فِي كِيسٍ، فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِي حَتَّى جَاءَ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ، فَأَخَذُوهُ فِيمَا أَخَذُوا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی سفر میں تھا، جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے، آپ مجھے جلدی گھر جانے کی اجازت دے دیں۔ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے شادی کرلی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پوچھا کہ کنواری سے یا شوہر دیدہ سے؟ میں نے عرض کیا: شوہر دیدہ سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری سے نکاح کیوں نہ کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا کہ والد صاحب شہید ہوگئے اور مجھ پر چھوٹی بہنوں کی ذمہ داری آپڑی، میں نے ان پر ان جیسی ہی کسی ناسمجھ کو لانا مناسب نہ سمجھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بلا اطلاع رات کو اپنے اہل خانہ کے پاس واپس نہ جاؤ۔'' میں جس اونٹ پر سوار تھا وہ انتہائی تھکا ہوا تھا جس کی وجہ سے میں سب سے پیچھے تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جابر کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ میرا اونٹ تھکا ہوا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دم سے پکڑ کر اسے ڈانٹ پلائی، اس کے بعد میں سب سے آگے نکل گیا، مدینہ منورہ کے قریب پہنچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ا''ونٹ کا کیا بنا؟'' میں نے عرض کیا: وہ یہ رہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے مجھے بیچ دو، میں نے عرض کیا کہ یہ آپ ہی کا ہے، دو مرتبہ اسی طرح ہوا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اسے ایک اوقیہ چاندی کے عوض خرید لیا، تم اس پر سواری کرو، مدینہ پہنچ کر اسے ہمارے پاس لے آنا، مدینہ پہنچ کر میں اس اونٹ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال! اسے ایک اوقیہ وزن کر کے دے دو اور ایک قیراط زائد دے دینا، میں نے سوچا کہ یہ ایک قیراط جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زائد دیا ہے، مرتے دم تک میں اپنے سے جدا نہ کروں گا، چنانچہ میں نے اسے ایک تھیلی میں رکھ دیا اور وہ ہمیشہ میرے پاس رہا۔ تاآنکہ حرہ کے دن اہل شام اسے لے گئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14376)

حدیث:

جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع اپنے گھر مت جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ) يُحَدِّث، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا، فَلَا يَأْتِ أَهْلَهُ طُرُوقًا، كَيْ تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ، وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع اپنے گھر مت جاؤ تاکہ شوہر کی غیر موجودگی والی عورت اپنے جسم سے بال صاف کر لے اور پراگندہ حال عورت بناؤ سنگھار کر لے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14822)

حدیث:

جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع کئے اپنے گھر مت جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ, حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ, عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ, عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ, قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَطْرُقَنَّ أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ لَيْلًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم رات کے وقت شہر میں داخل ہو تو بلا اطلاع کئے اپنے گھر مت جاؤ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15203)

سفر سے واپسی پر بلا اطلاع رات کو اپنے گھر نہ جانے کا مقصد و وجوہات:

1۔ ممکن ہے بیوی نے اس رات کسی اور مرد کو اپنے گھر میں بلایا ہوا ہو اور اس کے ساتھ سوئی ہوئی ہو، اور تمہارے بلا اطلاع اچانک گھر جانے سے تمہیں سخت رنج پہنچے۔ اس بات کی دلیل مجموعہ روایات میں موجود ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

حدیث مرفوع) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا"، قَالَ: وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا، فَانْسَلَّ رَجُلَانِ إِلَى أَهْلَيْهِمَا، فَكِلَاهُمَا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عورتوں کے پاس رات میں نہ جاؤ۔" راوی نے کہا: اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے لوٹے تھے، دو آدمی چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس چلے گئے اور دونوں نے اپنی بیویوں کے پاس آدمی پایا۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:458)

حدیث:

حدیث مرفوع) أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ نَزَلَ الْمُعَرَّسَ، ثُمَّ قَالَ: "لَا تَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا"، فَخَرَجَ رَجُلَانِ مِمَّنْ سَمِعَ مَقَالَتَهُ، فَطَرَقَا أَهْلِيهِمَا فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آئے تو معرّس میں نزول فرمایا، پھر حکم دیا: ”عورتوں کے پاس رات میں نہ جانا۔“ لیکن دو آدمی جنہوں نے آپ کا فرمان سنا تھا، نکل گئے اور اپنے گھر کا دروازہ جا کھٹکھٹایا اور ان میں سے دونوں نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی پایا۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر:459)

2۔ دوسری وجہ یہ بیان کی گئی کہ عورت اپنے شوہر کیلئے بناؤ سنگھار کر لے اور زیر ناف بال صاف کر لے۔ اس بات کا ذکر بھی مجموعہ روایات میں موجود ہے:

حدیث:

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ لَيْلًا، فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طُرُوقًا حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر میں گھسا نہ چلا آئے (بلکہ ٹھہرے) یہاں تک کہ پاکی کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر میں تھا اور کنگھی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔“

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4965)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4962)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4966)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4967)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4968)

3۔ تیسری وجہ یہ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خاوند کی نیت یہ ہو کہ وہ گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑے یا ان کا قصور ڈھونڈے، اس کا ذکر بھی مجموعہ روایات میں موجود ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ أَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ".

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو اپنے گھر میں آنے سے، گھر والوں کی چوری یا خیانت پکڑنے کو یا ان کا قصور ڈھونڈنے کو۔

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4969)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4970)

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، حدیث نمبر 4971)

قضائے حاجت کے وقت رخ

حدیث کے نام پر حضور ﷺ سے کیا کیا منسوب کر کے کیا کیا الزامات لگائے گئے ؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

قضاء حاجت کرو تو قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہ کرو

حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ مَالِكِ بْنِ عَبْدِ الْقَيْسِ أَخْبَرَهُ -وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ- أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ مَوْلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ سَهْلًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ، قَالَ: «أَنْتَ رَسُولِي إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ، قُلْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلَنِي يَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ، وَيَأْمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ: لَا تَحْلِفُوا بِغَيْرِ اللَّهِ، وَإِذَا تَخَلَّيْتُمْ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلَا تَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِبَعْرَةٍ»

سیدنا سہل سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روانہ کرتے ہوئے فرمایا کہ تم اہل مکہ کی طرف میرے قاصد ہو انہیں جا کر یہ پیغام پہنچا دو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے وہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور تین چیزوں کا حکم دیتے ہیں اللہ کے علاوہ کسی اور کی قسم نہ کھاؤ قضاء حاجت کرو تو قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہ کرو اور ہڈی یا مینگنی سے استنجاء نہ کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15984)

حدیث:

خود حضور ﷺ کا عمل

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ "نَهَانَا عَنْ أَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ، أَوْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوجِنَا إِذَا أَهْرَقْنَا الْمَاءَ"، قَالَ: ثُمَّ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ، يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا: تھا کہ جب ہم پانی بہانے کے لئے جائیں تو خانہ کعبہ کی جانب شرمگاہ کا رخ یا پشت کریں لیکن اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے وصال سے ایک سال قبل میں نے خود قبلہ کی جانب رخ کر کے پیشاب کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14872)

ایک ہی رات میں ایک ہی غسل سے گیارہ بیویوں سے

حضور ﷺ کے متعلق مباشرت کے حوالے سے کیا کچھ کہا گیا؟ ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں ایک ہی غسل سے جایا کرتے تھے، اس وقت ان کی تعداد گیارہ تھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، ثَنَا) أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ "يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: هَلْ كَانَ يُطِيقُ ذَلِكَ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھار اپنی تمام ازواج مطہرات کے پاس ایک ہی رات میں ایک ہی غسل سے جایا کرتے تھے، اس وقت ان کی تعداد گیارہ تھی، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا ان میں اتنی طاقت تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم آپس میں باتیں کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس آدمیوں کے برابر طاقت دی گئی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14109)

باب نمبر-58

چاٹو یا چٹاو

حدیث:

چاٹو یا چٹاو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ) جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا، فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ فِي الْمِنْدِيلِ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو جب تک اپنی انگلیاں خود نہ چاٹ لے یا کسی کو چاٹنے کا موقع نہ دے دے، اپنے ہاتھ تولیے سے صاف نہ کرے، کیونکہ اسے معلوم نہیں ہے کہ اس کے کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14221)

یعنی اگر کوئی آدمی کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیاں خود نہیں چاٹنا چاہتا تو آپ آگے بڑھ کر اس کی انگلیاں چاٹ لیں۔ اس میں پریشان ہونے والی کوئی بات نہیں، آپ کا یہ عمل مشکوہ المصابیح کی درج بالا حدیث کے مطابق ہوگا اور اس سے آپ کو ثواب بھی ہوگا۔

باب نمبر۔59

تمام کتوں کو قتل کردو

درج ذیل کتوں کے متعلق آپس میں متصادم روایات ان کے وضع ہونے کی واضح دلیل ہے:

حدیث:

تمام کتوں کو قتل کردو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَبُو إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ عِيسَى بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ جَابِرٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِلَابِ الْمَدِينَةِ أَنْ تُقْتَلَ، فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ: إِنَّ مَنْزِلِي شَاسِعٌ، وَلِي كَلْبٌ فَرَخَّصَ لَهُ أَيَّامًا، ثُمَّ أَمَرَ بِقَتْلِ كَلْبِهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مدینہ منورہ میں جتنے کتے ہیں، سب مار دیئے جائیں، اس پر سیدنا عبداللہ ابن ام مکتوم آئے اور کہنے لگے کہ میرا گھر دور ہے اور میرے پاس ایک کتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چند دن تک کے لئے رخصت دی اور پھر انہیں بھی اپنا کتا مار دینے کا حکم دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14494)

حدیث:

صرف سیاہ کتوں کو قتل کرو

عَن عبد الله بنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ: «وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غنم»

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوق نہ ہوتے تو میں ان سب کو قتل کرنے کا حکم فرماتا، تم ان میں سے انتہائی سیاہ کو قتل کرو۔“ ابوداؤد، دارمی۔ اور امام ترمذی اور امام نسائی نے یہ اضافہ نقل کیا ہے: ”جو گھر والے شکاری کتے، کھیتی باڑی کی یا بکریوں کی حفاظت والے کتے کے سوا کوئی کتا پالتے ہیں، ان کے عمل میں سے روزانہ ایک قراط کم کر دیا جاتا ہے۔“ رواہ ابوداؤد والدارمی والترمذی والنسائی۔

(مشکوٰۃ المصابیح، حدیث نمبر:4102)

حدیث:

کالے کتے کو قتل کردو

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي شِهَابٍ، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ، لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا، فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ، وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ، إِلَّا نَقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ".

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر کتے اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتے، تو میں یقیناً ان کے قتل کا حکم دیتا، پھر بھی خالص کالے کتے کو قتل کر ڈالو، اور جن لوگوں نے جانوروں کی حفاظت یا شکاری یا کھیتی کے علاوہ دوسرے کتے پال رکھے ہیں، ان کے اجر سے ہر روز دو قیراط کم ہو جاتے ہیں“ ۱؎۔

(سنن ابنِ ماجہ، حدیث نمبر۔3205)

کالا کتا شیطان ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ، حَتَّى إِنَّ الْمَرْأَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِيَةِ بِكَلْبِهَا فَنَقْتُلُهُ، ثُمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهَا، وَقَالَ: "عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ ذِي النُّقْطَتَيْنِ، فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ کتوں کو ختم کرو چنانچہ اگر کوئی عورت دیہات سے بھی اپنا کوئی کتا لے کر آتی تو ہم اسے بھی مار ڈالتے بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا: صرف اس کالے سیاہ کتے کو مارا کرو جو دو نقطوں والا ہو کیونکہ وہ شیطان ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14575)

باب نمبر-60

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ کیا

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ) الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "سَجَدَ فِي النَّجْمِ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ". قَالَ الْمُطَّلِب: وَلَمْ أَسْجُدْ مَعَهُمْ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ، فَقَالَ الْمُطَّلِبُ: فَلَا أَدَعُ السُّجُودَ فِيهَا أَبَدًا.

سیدنا مطلب بن ابی وداعہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے سورت نجم میں آیت سجدہ پر سجدہ تلاوت کیا اور تمام لوگوں نے بھی سجدہ کیا لیکن میں نے سجدہ نہیں کیا کیونکہ میں اس وقت مشرک تھا اس لئے اب میں کبھی اس میں سجدہ ترک نہیں کروں گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15464)

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سورہ نجم میں سجدہ کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا رَبَاحٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ) بْنِ خَالِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُورَةَ النَّجْمِ، فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي وَأَبَيْتُ أَنْ أَسْجُدَ، وَلَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ يَوْمَئِذٍ الْمُطَّلِبُ، وَكَانَ بَعْدُ لَا يَسْمَعُ أَحَدًا قَرَأَهَا إِلَّا سَجَدَ.

سیدنا مطلب بن ابی وداعہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے سورت نجم میں آیت سجدہ پر سجدہ تلاوت کیا اور تمام لوگوں نے بھی سجدہ کیا لیکن میں نے سجدہ نہیں کیا کیونکہ میں اس وقت مشرک تھا اس لئے اب میں کبھی اس میں سجدہ ترک نہیں کروں گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15465)

جبکہ دیگر کتب احادیث میں اس سے بالکل متضاد بات کی جا رہی ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

سورۃ النجم میں سجدہ نہیں ہے

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قال: أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْإِمَامِ. فَقَالَ: "لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِي شَيْءٍ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَى فَلَمْ يَسْجُدْ".

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے ساتھ قرآت کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے کہا: امام کے ساتھ قرآت نہیں ہے ۱، اور انہوں نے کہا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو «والنجم اذا ھوی» پڑھ کر سنایا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ نہیں کیا ۲۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 961)

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ النجم میں سجدہ نہیں کیا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: " قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا ". قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَتَأَوَّلَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ: " إِنَّمَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ " لِأَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حِينَ قَرَأَ فَلَمْ يَسْجُدْ لَمْ يَسْجُدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: السَّجْدَةُ وَاجِبَةٌ عَلَى مَنْ سَمِعَهَا فَلَمْ يُرَخِّصُوا فِي تَرْكِهَا، وَقَالُوا: إِنْ سَمِعَ الرَّجُلُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَإِذَا تَوَضَّأَ سَجَدَ، وَهُوَ قَوْلُ: سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ، وَبِهِ يَقُولُ إِسْحَاق، وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلَى مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ فِيهَا، وَالْتَمَسَ فَضْلَهَا وَرَخَّصُوا فِي تَرْكِهَا إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ، وَاحْتَجُّوا بِالْحَدِيثِ الْمَرْفُوعِ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، حَيْثُ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا، فَقَالُوا: لَوْ كَانَتِ السَّجْدَةُ وَاجِبَةً لَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا حَتَّى كَانَ يَسْجُدَ، وَيَسْجُدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَاحْتَجُّوا بِحَدِيثِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَرَأَ سَجْدَةً عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَرَأَهَا فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَتَهَيَّأَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَمْ تُكْتَبْ عَلَيْنَا إِلَّا أَنْ نَشَاءَ، فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَسْجُدُوا. فَذَهَبَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ إِلَى هَذَا، وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ.

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۃ النجم پڑھی مگر آپ نے سجدہ نہیں کیا۔

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 576)

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سورہ والنجم میں سجدہ نہ کیا۔

”عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی موجودگی میں سورۂ والنجم پڑھی تو اس میں آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سجدہ نہ کیا۔“

{سنن ابو داؤد جلد اوّل ابواب شہر رمضان حدیث نمبر 1390 صفحہ نمبر 523}

حدیث:

”یزید بن عبداللہ ابنِ قسیط نے عطا ابن یسار سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے سامنے سورۃ والنجم پڑھی تو آپؐ نے سجدہ نہیں کیا۔“

{صحیح بخاری جلد اوّل ابواب سجود القرآن حدیث نمبر 1008 صفحہ نمبر 461}

حدیث:

”عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ اُنہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو فرمایا کہ اُنہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضور سورۃ والنجم پڑھی تو آپؐ نے اُس میں سجدہ نہیں کیا۔“

{صحیح بخاری جلد اوّل ابواب سجود القرآن حدیث نمبر 1007 صفحہ نمبر 461}

سجدہ کے معنی اطاعت کرنا، فرمان پذیری، سرِ تسلیم خم کرنا اور جھک جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ، قرآنِ مجید میں اپنے احکامات کی اطاعت کا حکم دے رہا ہے جبکہ مذہبی پیشوائیت ابھی تک اس چکر سے نہیں نکل سکی کہ سورۂ نجم کی تلاوت پر سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے یا نہیں کیونکہ دونوں قسم کی حدیثیں موجود ہیں جو کہ آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ روایات کا یہ شدید اِختلاف ہی اِن کے مشکوک ہونے پر دَلالت کرتا ہے۔

باب نمبر۔61

اے عورتو! مردوں کے تہبندوں کے سوراخوں میں سے مردوں کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو

حدیث:

اے گروہ خواتین! جب مرد سجدے میں جایا کریں تو اپنی نگاہ پست رکھیں اور تہبندوں کے سوراخوں میں سے مردوں کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ، وَشَرُّهَا الْمُؤَخَّرُ، وَشَرُّ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُقَدَّمُ، وَخَيْرُهَا الْمُؤَخَّرُ"، ثُمَّ قَالَ: "يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاغْضُضْنَ أَبْصَارَكُنَّ، لَا تَرَيْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مردوں کی صفوں میں سب سے بہترین صف پہلی ہوتی ہے اور سب سے کم ترین آخری صف ہوتی ہے، جب کہ خواتین کی صفوں میں سب سے کم ترین صف پہلی ہوتی ہے اور سب سے بہترین صف آخری صف ہوتی ہے“، پھر فرمایا: ”اے گروہ خواتین! جب مرد سجدے میں جایا کریں تو اپنی نگاہ پست رکھیں اور تہبندوں کے سوراخوں میں سے مردوں کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو۔“

(مسند احمد، حدیث نمبر:14123)

حدیث:

اے گروہ خواتین جب مرد سجدے میں جائیں تو اپنی نگاہیں پست رکھا کرو اور تہبندوں کے سوراخوں سے مردوں کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ) بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ، وَشَرُّهَا الْمُؤَخَّرُ، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ، وَشَرُّهَا الْمُقَدَّمُ، يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، إِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاغْضُضْنَ أَبْصَارَكُنَّ، لَا تَرَيْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ مِنْ ضِيقِ الْأُزُرِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہترین صف پہلی ہوتی ہے اور سب سے کم ترین صف آخری صف ہوتی ہے جب کہ خواتین کی صفوں میں سب سے کم ترین صف پہلی ہوتی ہے اور سب سے بہترین صف آخری صف ہوتی ہے پھر فرمایا: اے گروہ خواتین جب مرد سجدے میں جائیں تو اپنی نگاہیں پست رکھا کرو اور تہبندوں کے سوراخوں سے مردوں کی شرمگاہیں نہ دیکھا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15161)

باب نمبر-62

گوہ مسخ شدہ انسان ہیں

درج ذیل روایت ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

گوہ مسخ شدہ انسان ہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ, أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ, أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ, أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: أُتِيَ بِضَبٍّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ, وَقَالَ: "لَا أَدْرِي, لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الْأُولَى الَّتِي مُسِخَتْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: مجھے معلوم نہیں ہو سکتا ہے کہ یہ ان بستیوں اور زمانوں میں سے ہو جو مسخ کر دی گئی تھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15066)

حدیث:

گوہ مسخ شدہ انسان ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ, حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ, أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ, قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ, يَقُولُ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ, فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهُ, وَقَالَ: "إِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مُسِخَتْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گوہ لائی گئی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کھانے سے انکار کر دیا اور فرمایا: مجھے معلوم نہیں، ہو سکتا ہے کہ یہ ان بستیوں اور زمانوں میں سے ہو جو مسخ کر دی گئی تھیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14460)

مجموعہ روایات میں کئی چیزوں کو مسخ شدہ قرار دیا گیا ہے، مثلاً:

چوہے مسخ شدہ انسان ہیں۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔3305)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔7496)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔7497)

نبی اکرم ﷺ کی امت کے بعض لوگوں کو بندر اور سور بنا دیا جائے گا۔

(صحیح بخاری، حدیث نمبر۔5590)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4062)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4061)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔4060)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔2153)

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔2152)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر۔106)

(مشکوۃ المصابیح، حدیث نمبر۔116)

سانڈا (گوہ) مسخ شدہ انسان ہے

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔5041)

(صحیح مسلم، حدیث نمبر۔5043)

(سنن ابوداؤد، حدیث نمبر۔3795)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3238)

(سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر۔3240)

(سنن نسائی، حدیث نمبر۔4326)

(سنن نسائی، حدیث نمبر۔4325)

(سنن نسائی، حدیث نمبر۔4327)

انسانوں کو بندر اور سور بنا دیا گیا

(سنن ترمذی، حدیث نمبر۔3061)

دوسری طرف کتب روایات میں یہ بات بھی موجود ہے کہ جن لوگوں کو مسخ کیا گیا ان کی نسل ختم کر دی گئی تھی، لہٰذا آج کے چوہوں، بندروں، سوروں اور سانڈوں میں ان لوگوں کی خصوصیات کا بیان حیرت کا باعث ہے:

حدیث:

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " اللَّهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَأَلْتِ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ، كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ "، قَالَ: وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ، قَالَ مِسْعَرٌ: وَأُرَاهُ قَالَ: وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا، وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذَلِكَ.

وکیع نے ہمیں معمر سے حدیث بیان کی، انہوں نے علقمہ بن مرثد سے، انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انہوں نے معرور بن سوید سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یہ دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ (کی زندگیوں) سے مستفید فرما! (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم نے عمروں کی ایسی مدتوں کا، جو مقرر کر دی گئی ہیں اور ان دنوں کا جو گنے جا چکے ہیں اور ایسے رزقوں کا جو بانٹے جا چکے ہیں، سوال کیا ہے۔ اگر تم اللہ سے یہ مانگتی کہ تمہیں آگ میں دیے جانے والے یا قبر میں دیے جانے والے عذاب سے پناہ عطا فرما دے تو یہ زیادہ اچھا اور زیادہ افضل ہوتا۔" (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: آپ کے سامنے بندروں کے بارے میں بات چیت ہوئی، مسعر نے کہا: میرا خیال ہے کہ انہوں (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: خنزیروں کا بھی (ذکر کیا گیا کہ وہ) مسخ ہو کر بنے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مسخ ہونے والوں کی نہ نسل بنائی ہے نہ اولاد، بندر اور خنزیر اس (مسخ ہونے کے واقعے) سے پہلے بھی ہوتے تھے (جو موجودہ ہیں وہ انہی کی نسلیں ہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر:6770)

حدیث:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: " اللَّهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ، وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكِ سَأَلْتِ اللَّهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ، وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ، وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ، وَلَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ، وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ، لَكَانَ خَيْرًا لَكِ "، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا، فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا، وَإِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ.

عبدالرزاق نے کہا: ہمیں ثوری نے علقمہ بن مرثد سے خبر دی، انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے، انہوں نے معرور بن سوید سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے (دعا کرتے ہوئے) کہا: اے اللہ! مجھے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میرے والد ابوسفیان اور میرے بھائی (کی درازی عمر) سے مستفید فرما! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: "تم نے اللہ تعالیٰ سے ان مدتوں کا سوال کیا ہے جو مقرر کی جاچکیں اور قدموں کے ان نشانوں کا جن پر قدم رکھے جاچکے اور ایسے رزقوں کو جو تقسیم کیے جاچکے۔ نہ ان میں سے کوئی چیز اپنا وقت آنے سے پہلے آسکتی ہے اور نہ آنے کے بعد مؤخر ہوسکتی ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ مانگتی کہ وہ تمہیں جہنم میں دیے جانے والے عذاب اور قبر میں دیے جانے والے عذاب سے بچا لے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔" (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے) کہا: ایک آدمی نے پوچھا: اللہ کے رسول! یہ بندر اور خنزیر کیا انہی میں سے ہیں جو مسخ ہو کر بنے تھے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک نہیں کیا یا (فرمایا:) کسی قوم کو عذاب نہیں دیا کہ پھر ان (لوگوں) کی نسل بنائے (ان کے بچے پیدا کر کے انہیں آگے چلائے۔) اور بلاشبہ بندر اور خنزیر پہلے بھی موجود (تھے۔" (آگے انہی کی نسلیں چلی ہیں۔

(صحیح مسلم، حدیث نمبر: 6772)

باب نمبر-63

بچوں کا قتل جائز یا ناجائز؟

حدیث ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

بچوں کو مت قتل کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، أَنَّ) رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَ سَرِيَّةً يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَقَاتَلُوا الْمُشْرِكِينَ، فَأَفْضَى بِهِمُ الْقَتْلُ إِلَى الذُّرِّيَّةِ، فَلَمَّا جَاءُوا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا حَمَلَكُمْ عَلَى قَتْلِ الذُّرِّيَّةِ؟" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا كَانُوا أَوْلَادَ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: "أَوَهَلْ خِيَارُكُمْ إِلَّا أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ؟ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا مِنْ نَسَمَةٍ تُولَدُ إِلَّا عَلَى الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا".

سیدنا اسود بن سریع سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر ایک دستہ روانہ فرمایا: انہوں نے مشرکین سے قتال کیا جس کا دائرہ وسیع ہوتے ہوتے ان کی اولاد کے قتل تک جا پہنچا جب وہ لوگ واپس آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہیں بچوں کو قتل کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے جو بہترین لوگ ہیں وہ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے جو روح بھی دنیا میں جنم لیتی ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اپنا مافی الضمیر ادا کرنے لگے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15588)

حدیث:

بچوں کو مت قتل کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، قَالَ:) أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَزَوْتُ مَعَهُ، فَأَصَبْتُ ظَهْرًا، فَقَتَلَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ حَتَّى قَتَلُوا الْوِلْدَانَ وَقَالَ: مَرَّةً الذُّرِّيَّةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "مَا بَالُ أَقْوَامٍ جَاوَزَهُمُ الْقَتْلُ الْيَوْمَ حَتَّى قَتَلُوا الذُّرِّيَّةَ؟!" فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا هُمْ أَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالَ: "أَلَا إِنَّ

خِيَارُكُمْ أَبْنَاءُ الْمُشْرِكِينَ" ثُمَّ قَالَ: "أَلَا لَا تَقْتُلُوا ذُرِّيَّةً، أَلَا لَا تَقْتُلُوا ذُرِّيَّةً قَالَ كُلُّ نَسَمَةٍ تُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا، فَأَبَوَاهَا يُهَوِّدَانِهَا وَيُنَصِّرَانِهَا".

سیدنا اسود بن سریع سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ حنین کے موقع پر ایک دستہ روانہ فرمایا: انہوں نے مشرکین سے قتال کیا جس کا دائرہ وسیع ہوتے ہوتے ان کی اولاد کے قتل تک جا پہنچا جب وہ لوگ واپس آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہیں بچوں کو قتل کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا وہ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! وہ مشرکین کے بچے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے جو بہترین لوگ ہیں وہ مشرکین کی اولاد نہیں ہیں اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے جو روح بھی دنیا میں جنم لیتی ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کی زبان اپنا مافی الضمیر ادا کرنے لگے۔ اور اس کے والدین ہی اسے یہودی عیسائی بناتے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15589)

جبکہ دیگر کتب احادیث میں عورتوں اور بچوں کے قتل کو جائز قرار دیا جا رہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

عورتوں اور بچوں کا قتل درست ہے

حدیث:

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: حضرت صعب بن جثامہؓ نے یہ بات بیان کی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ سے مشرکین کے علاقے میں رہنے والے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جن پر رات کے وقت حملہ کیا جاتا ہے اور اس دوران ان کے بچے اور عورتیں مارے جاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ان لوگوں کا حصہ ہیں۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔1736)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔1737)

جنگ صفین میں مسلمانوں کا قتل

حدیث:

جنگ صفین کا ذکر

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ:) أَتَيْتُ أَبَا وَائِلٍ فِي مَسْجِدِ أَهْلِهِ أَسْأَلُهُ عَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّهْرَوَانِ، فَفِيمَا اسْتَجَابُوا لَهُ، وَفِيمَا فَارَقُوهُ، وَفِيمَا اسْتَحَلَّ قِتَالَهُمْ، قَالَ: كُنَّا بِصِفِّينَ، فَلَمَّا اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِأَهْلِ الشَّامِ، اعْتَصَمُوا بِتَلٍّ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرْسِلْ إِلَى عَلِيٍّ بِمُصْحَفٍ، وَادْعُهُ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ، فَإِنَّهُ لَنْ يَأْبَى عَلَيْكَ، فَجَاءَ بِهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: نَعَمْ، أَنَا أَوْلَى بِذَلِكَ، بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللَّهِ. قَالَ: فجاءته الخوارج وَنَحْنُ نَدْعُوهُمْ يَوْمَئِذٍ: الْقُرَّاءَ، وَسُيُوفُهُمْ عَلَى عَوَاتِقِهِمْ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، مَا نَنْتَظِرُ بِهَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الَّذِينَ عَلَى التَّلِّ؟ أَلَا نَمْشِي إِلَيْهِمْ بِسُيُوفِنَا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَتَكَلَّمَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، اتَّهِمُوا أَنْفُسَكُمْ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ يَعْنِي الصُّلْحَ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا، فَجَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: "بَلَى"، قَالَ: فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: "يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ، وَلَنْ يُضَيِّعَنِي أَبَدًا"، قَالَ: فَرَجَعَ وَهُوَ مُتَغَيِّظٌ، فَلَمْ يَصْبِرْ حَتَّى أَتَى أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ؟ أَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا، قَالَ: فَنَزَلَتْ سُورَةُ الْفَتْحِ، قَالَ: فَأَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عُمَرَ، فَأَقْرَأَهَا إِيَّاهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: "نَعَمْ".

حبیب بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابووائل کے پاس ان کے گھر کی مسجد میں آیا تاکہ ان سے ان لوگوں کے متعلق پوچھ سکوں جنہیں سیدنا علی نے نہروان کے مقام پر قتل کیا تھا انہوں نے سیدنا علی کی کون سی بات مانی کس میں اختلاف کیا۔اور سیدنا علی نے کس بناء پر ان سے قتال کو جائز سمجھا وہ کہنے لگے کہ ہم لوگ صفین میں تھے جب اہل شام کے مقتولین کی

تعداد زیادہ بڑھنے لگی تو وہ ایک ٹیلے پر چڑھ گئے اور سیدنا عمرو بن عاص نے سیدنا امیر معاویہ سے کہا کہ آپ سیدنا علی کے پاس قرآن کریم کا ایک نسخہ بھیجیے اور انہیں کتاب اللہ کی دعوت دیجیے وہ آپ کی بات سے کسی صورت انکار نہیں کریں گے۔ چنانچہ سیدنا علی کے پاس ایک آدمی یہ پیغام لے کر آیا اور کہنے لگا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے اور یہ آیت پڑھی کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ دیا گیا وہ انہیں کتاب اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرنے کا زیادہ حق دار ہوں ہمارے اور تمہارے درمیان کتاب اللہ ثالث ہے اس کے بعد خوارج جنہیں ہم اس وقت قراء کہتے تھے سیدنا علی کے پاس اپنے کندھوں پر تلواریں لٹکائے ہوئے آئے اور کہنے لگے کہ اے امیر المومنین یہ لوگ جو ٹیلے پر ہیں ان کے متعلق ہم کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں کیا ہم ان پر اپنی تلواریں لے کر حملہ نہ کر دے یہاں تک کہ اللہ ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے۔ اس پر سیدنا سہل بن حنیف بولے اور کہنے لگے اے لوگو اپنے آپ کو ہمیشہ صحیح مت سمجھا کرو ہم نے حدیبیہ کا وہ دن بھی دیکھا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان صلح ہوئی تھی اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے اسی دوران سیدنا عمر بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر نہیں ہیں کیا ہمارے مقتول جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جائیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں وہ کہنے لگے کہ پھر ہم اپنے دین کے معاملے میں دب کر صلح کیوں کریں اور اسی طرح واپس لوٹ جائیں کہ اللہ نے ابھی تک ہمارے اور ان کے درمیان کوئی فیصلہ ہی نہیں کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابن خطاب میں اللہ کا پیغمبر ہوں وہ مجھے کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا۔ سیدنا عمر اسی طرح غصے کی حالت میں واپس چلے گئے اور ان سے صبر نہ ہو سکا وہ سیدنا ابو بکر کے پاس پہنچے اور ان سے بھی یہی سوال وجواب ہوئے سیدنا صدیق اکبر نے فرمایا: وہ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ انہیں کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا اس کے بعد سورت فتح نازل ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سیدنا عمر کے پاس بھیجا اور انہیں یہ سورت پڑھ کر سنائی سیدنا عمر کہنے لگے یا رسول اللہ! کیا یہ فتح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15975)

درج بالا روایت سے ثابت ہے کہ اس جنگ میں مسلمانوں نے مسلمانوں کو قتل کیا۔ جبکہ بہت سی احادیث میں کہا گیا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے، اس لحاظ سے کن مقدس ہستیوں کو کافر بنایا جا رہا ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

104- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ»

104- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کا قتل کرنا کفر ہے۔''

(مسند الحمیدی، حدیث نمبر:104)

باب نمبر۔65

گھی میں چوہا گر جائے تو؟

حدیث:

گھی میں چوہا گر جائے تو گھی کو مت کھاو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا عَنِ) الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي الطَّعَامِ أَوْ الشَّرَابِ، أَطْعَمُهُ؟ قَالَ: لَا، زَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، كُنَّا نَضَعُ السَّمْنَ فِي الْجِرَارِ، فَقَالَ: "إِذَا مَاتَتِ الْفَأْرَةُ فِيهِ فَلَا تَطْعَمُوهُ".

ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کوئی چوہا کسی کھانے پینے کی چیز میں گر جائے تو کیا میں اسے کھا سکتا ہوں انہوں نے فرمایا کہ نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے سختی سے منع فرمادیا ہم لوگ مٹکوں میں گھی رکھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اس میں کوئی چوہا مر جائے تو اسے مت کھایا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14683)

جبکہ صحیح بخاری میں ایسا گھی کھانے کی اجازت دی گئی ہے بشر طیکہ اس میں سے چوہے کی باقیات کو نکال دیا جائے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

" یونس نے زہری سے اس جانور کے بارے میں جو روغنِ زیتون (کوکنگ آئل) یا گھی میں گر کر مر جائے اور وہ چیز منجمد ہو یا پگھلی ہوئی اور جانور خواہ چوہا ہو یا کوئی اور، روایت کی ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے گھی میں مرے ہوئے چوہے کو نکال پھینکنے کا حکم دیا اور حکم فرمایا کہ ارد گرد کا گھی پھینک دیا جائے چنانچہ اسے پھینک کر باقی کھا لیا گیا۔"

(صحیح بخاری جلد سوم کتاب الذبائح حدیث نمبر 502 صفحہ نمبر 228)

وصیت

حدیث:

حضور ﷺ نے لکھنے کیلئے کاغذ منگوایا لیکن عمرؓ کی وجہ سے لکھنے سے رہ گئے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى) اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعَا عِنْدَ مَوْتِهِ بِصَحِيفَةٍ لِيَكْتُبَ فِيهَا كِتَابًا لَا يَضِلُّونَ بَعْدَهُ"، قَالَ: فَخَالَفَ عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى رَفَضَهَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل ایک کاغذ منگوایا تا کہ ایک ایسی تحریر لکھوا دیں جس کی موجودگی میں لوگ گمراہ نہ ہو سکیں لیکن سیدنا عمرؓ نے اس میں دوسری رائے اختیار کی یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14726)

اہل تشیع حضرت عمرؓ کے اس عمل سے نالاں تھے جب حضور ﷺ نے وقتِ آخر کاغذ قلم مانگا تھا تا کہ امت گمراہ نہ ہو سکے۔ان کا خیال تھا کہ شاید حضور ﷺ کو کاغذ قلم دیا جاتا تو آپ حضرت علیؓ کو خلیفہ بنا دیتے۔یہ الگ بات ہے کہ حضور ﷺ کا زبانی حکم بھی اتنی ہی اہمیت رکھتا ہے۔اب ملاحظہ کیجئے دوسری پارٹی کی جوابی حدیث جس میں حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے طبق (لکھنے کا سامان) مانگا اور اس کے بعد جو ہدایات دیں ان میں خلافت کیلئے نامزدگی کا کوئی حکم موجود نہیں، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيسَى الرَّاسِبِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ آتِيَهُ بِطَبَقٍ يَكْتُبُ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتُهُ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ فَخَشِيتُ أَنْ تَفُوتَنِي نَفْسُهُ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَحْفَظُ وَأَعِي قَالَ أُوصِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک طبق لانے کا حکم دیا تا کہ آپ اس میں ایسی ہدایات لکھ دیں جن کی موجودگی میں نبی ﷺ کے بعد امت گمراہ نہ ہو سکے، مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں کاغذ لینے کے لئے جاؤں اور پیچھے سے نبی ﷺ کی روح پرواز کر جائے، اس لئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے زبانی بتا دیجئے، میں اسے یاد رکھوں گا، فرمایا میں نماز اور زکوۃ کی وصیت کرتا ہوں نیز غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں۔فائدہ: طبق کے مختلف معانی ہیں، اس کا اطلاق ریڑھ کی ہڈی پر بھی ہوتا ہے اور

طشتری پر بھی، ہم نے اس کا ترجمہ کرنے کی بجائے لفظ طبق ہی لکھ دیا ہے تاکہ موقع کی مناسبت سے اس کا کوئی بھی ترجمہ کر لیا جائے اور آگے کاغذ کا لفظ ایک عام مفہوم میں استعمال کر لیا ہے۔

مسند امام احمد - حضرت علی (رض) کی مرویات - حدیث نمبر 655

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم نہیں

روایات کا یہ اختلاف ان کے وضعی ہونے کی دلیل ہے، ملاحظہ کیجئے:

حدیث:

کوئی چیز کھانے کے بعد وضو ضروری ہے یا نہیں؟؟؟

حَدَّثَنَا عَفَّانُ وَبَهْزٌ قَالَا: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ بَهْزٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: قَالَ لِي سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ: إِنَّ هَذَا - يَعْنِي الزُّهْرِيَّ - لَا يَدَعُنَا نَأْكُلُ شَيْئًا إِلَّا أَمَرَنَا أَنْ نَتَوَضَّأَ مِنْهُ - يَعْنِي مَا مَسَّتْهُ النَّارُ - قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: سَأَلْتُ عَنْهُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، فَقَالَ: إِذَا أَكَلْتَهُ، فَهُوَ طَيِّبٌ، لَيْسَ عَلَيْكَ فِيهِ وُضُوءٌ، فَإِذَا خَرَجَ فَهُوَ خَبِيثٌ، عَلَيْكَ فِيهِ الْوُضُوءُ. قَالَ: فَهَلْ بِالْبَلَدِ أَحَدٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَقْدَمُ رَجُلٍ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ عِلْمًا. قَالَ: مَنْ؟ قُلْتُ: عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ - قَالَ بَهْزٌ: فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَجِيءَ بِهِ - قَالَ: فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ: أَنَّهُمْ أَكَلُوا مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ خُبْزًا وَلَحْمًا، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ: قَالَ لِعَطَاءٍ: مَا تَقُولُ - يَعْنِي - فِي الْعُمْرَى؟ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الْعُمْرَى جَائِزَةٌ

قتادہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سلیمان بن ہشام نے کہا ہم جو بھی چیز کھاتے ہیں امام زہری ہمیں حکم دیتے ہیں کہ نیا وضو کریں میں نے ان سے کہا کہ میں نے سعید بن مسیب سے یہ مسئلہ پوچھا کہ انہوں نے فرمایا کہ تم جو حلال چیز کھاؤ اسے کھانے کے بعد تم پر وضو نہیں ہے اور جب تمہارے جسم سے کوئی چیز نکلے تو وہ گندگی ہے اور اس میں تم وضو کرو انہوں نے پوچھا کہ شہر میں کسی اور کی بھی رائے ہے یہ والی۔ میں نے کہا جزیرہ عرب میں سے قدیم عالم کی۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ کون ہیں میں نے بتایا عطا بن ابی رباح چنانچہ انہوں نے عطاء کے پاس پیغام بھجوایا انہوں نے فرمایا کہ مجھے جابر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی ہے کہ انہوں نے سیدنا صدیق اکبر کے ساتھ گوشت اور روٹی کھائی پھر انہوں نے یوں ہی نماز پڑھا دی اور تازہ وضو نہیں کیا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر بھر کے لئے کسی کو کوئی چیز دینا جائز ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14920)

حدیث:

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

حدیث مرفوع) أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، أَنَّ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتْ النَّارُ". قِيلَ لِأَبِي مُحَمَّدٍ: تَأْخُذُ بِهِ؟، قَالَ: لَا.

خارجہ بن زید انصاری نے خبر دی کہ ان کے والد سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا: ”جو آگ پر پکا ہو اس کے کھانے سے وضو ہے۔“ امام دارمی رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: آپ کا عمل اس پر ہے؟ فرمایا: نہیں۔

(سنن دارمی، حدیث نمبر: 749)

آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم ہو جاتا ہے یا نہیں؟ خود راویانِ حدیث بھی شش و پنج میں مبتلا:

حدیث:

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ: ثنا سُفْيَانُ، قَالَ: ثنا الزُّهْرِيُّ بِأَحَادِيثَ فِيمَا مَسَّتِ النَّارُ، مِنْهَا مَنْ قَالَ: يَتَوَضَّأُ، -922 وَمِنْهَا مَنْ قَالَ: لَا يَتَوَضَّأُ، فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ، فَكَانَ مِمَّنْ قَالَ: «الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ»، أَبُو سَلَمَةَ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأُمُّ حَبِيبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَأَبُو هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَجَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ: «أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ كَتِفَ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»، وَقَالَ الْآخَرُ: «أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمًا، وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ»، لَا أَشُكُّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَنَا عَنْهُمَا، إِنَّمَا أَشُكُّ لِأَنِّي لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ ذَا مِنْ حَدِيثِ ذَا" قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ الزُّهْرِيُّ «يَتَوَضَّأُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ»

سفیان کہتے ہیں: زہری نے مجھے وہ روایات سنائیں جن میں آگ پر پکی ہوئی چیز (کھانے سے وضو ٹوٹنے کا حکم ثابت ہوتا ہے) ان -922 میں سے کچھ روایات میں یہ حکم تھا کہ ایسی صورت میں وضو کرنا پڑتا ہے اور کچھ میں یہ حکم تھا کہ ایسی صورت میں وضو نہیں کرنا پڑتا، تو یہ روایات میرے لیے خلط ملط ہو گئیں۔ جن روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم ہوتا ہے وہ روایات ابو سلمہ، عمر بن عبدالعزیز، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔

سفیان کہتے ہیں: زہری نے علی بن عبداللہ بن عباس کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ایک روایت مجھے سنائی اور جعفر بن عمر و بن امیہ ضمری کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے بھی مجھے حدیث سنائی۔

راوی بیان کرتے ہیں)ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے کو گوشت کاٹااور اسے تناول کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ) وسلم نماز کے لیے تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

دوسرے راوی یہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کھایا اور نماز ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ زہری نے ان دونوں حضرات کے حوالے سے یہ روایات نقل کی ہیں۔ مجھے شک یہ ہے کہ مجھے یہ نہیں پتہ کہ کون سی روایت کے الفاظ کس سے منقول ہیں؟

سفیان کہتے ہیں: زہری آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو لازم ہونے کے قائل تھے۔

(مسند الحمیدی، حدیث نمبر :922)

دجال

حدیث:

دجال

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ،) يُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الدَّجَّالَ، أَلَا إِنَّهُ الْأَعْوَرُ الْكَذَّابُ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَفَرَ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا میں جو نبی بھی مبعوث ہو کر آئے، انہوں نے اپنی امت کو کانے کذاب سے ضرور ڈرایا، یادرکھو! دجال کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14094)

حدیث:

دجال

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ أَسْلَمَ،) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا، قَالَ: أَشْرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَلَقٍ مِنْ أَفْلَاقِ الْحَرَّةِ وَنَحْنُ مَعَهُ، فَقَالَ: "نِعْمَتِ الْأَرْضُ الْمَدِينَةُ إِذَا خَرَجَ الدَّجَّالُ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْ أَنْقَابِهَا مَلَكٌ لَا يَدْخُلُهَا، فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ رَجَفَتْ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، لَا يَبْقَى مُنَافِقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ، وَأَكْثَرُ يَعْنِي مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ، وَذَلِكَ يَوْمُ التَّخْلِيصِ، وَذَلِكَ يَوْمَ تَنْفِي الْمَدِينَةُ الْخَبَثَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، يَكُونُ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ، عَلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سَاجٌ وَسَيْفٌ مُحَلًّى، فَتُضْرَبُ رَقَبَتُهُ بِهَذَا الضَّرْبِ الَّذِي عِنْدَ مُجْتَمَعِ السُّيُولِ"، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا كَانَتْ فِتْنَةٌ، وَلَا تَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، أَكْبَرَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَلَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ حَذَّرَ أُمَّتَهُ، وَلَأُخْبِرَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مَا أَخْبَرَهُ نَبِيٌّ أُمَّتَهُ قَبْلِي"، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى عَيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: "أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک مرتبہ مقام حرہ کے کسی شگاف سے طلوع ہوئے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خروج دجال کے وقت مدینہ منورہ بہترین زمین ہوگی اس کے ہر سوراخ پر فرشتہ مقرر ہوگا جس کی وجہ سے دجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ جب ایسا ہوگا تو مدینہ منورہ میں تین زلزلے آئیں گے اور کوئی منافق (خواہ وہ مرد ہو یا عورت) ایسے نہیں رہیں گے جو نکل کر دجال کے پاس چلا جائے اور ان میں بھی اکثریت خواتین کی ہوگی اسے یوم التخصیص کہا جائے گا کیونکہ یہ وہی دن ہوگا جس دن مدینہ منورہ اپنے میل کچیل کو اس طرح سے نکال دے گا جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔ دجال کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہوں گے جن میں سے ہر ایک نے سبز رنگ کی ریشمی چادر تاج اور زیورات سے مزین تلوار پہن رکھی ہوگی وہ اس جگہ پر اپنا خیمہ لگائے گا جہاں اب بارش کا پانی اکٹھا ہوتا ہے، پھر فرمایا کہ اب سے پہلے اور قیامت تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اور ہر نبی نے اس سے اپنی امت کو ڈرایا ہے اور میں تمہیں اس کے متعلق ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے مجھ سے پہلے اپنی امت کو نہیں بتائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14112)

حدیث:

دجال

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا جَابِرٌ،) قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْ الدَّجَّالِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر بندہ مومن پڑھ لے گا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14512)

حدیث:

دجال

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ،) يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " الدَّجَّالُ أَعْوَرُ، وَهُوَ أَشَدُّ الْكَذَّابِينَ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کانا ہوگا وہ سب سے بڑا جھوٹا ہوگا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14569)

حدیث:

دجال

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ) عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي خَفْقَةٍ مِنَ الدِّينِ، وَإِدْبَارٍ مِنَ الْعِلْمِ، فَلَهُ أَرْبَعُونَ لَيْلَةً يَسِيحُهَا فِي الْأَرْضِ، الْيَوْمُ مِنْهَا كَالسَّنَةِ، وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالشَّهْرِ، وَالْيَوْمُ مِنْهَا كَالْجُمُعَةِ، ثُمَّ سَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ هَذِهِ، وَلَهُ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ، عَرْضُ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا. فَيَقُولُ لِلنَّاسِ: أَنَا رَبُّكُمْ. وَهُوَ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ك ف ر مُهَجَّاةٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ، يَرِدُ كُلَّ مَاءٍ وَمَنْهَلٍ، إِلَّا الْمَدِينَةَ وَمَكَّةَ حَرَّمَهُمَا اللَّهُ عَلَيْهِ، وَقَامَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَبْوَابِهَا، وَمَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ، وَالنَّاسُ فِي جَهْدٍ إِلَّا مَنْ تَبِعَهُ، وَمَعَهُ نَهْرَانِ أَنَا أَعْلَمُ بِهِمَا مِنْهُ نَهَرٌ يَقُولُ: الْجَنَّةُ، وَنَهَرٌ يَقُولُ: النَّارُ، فَمَنْ أُدْخِلَ الَّذِي يُسَمِّيهِ الْجَنَّةَ فَهُوَ النَّارُ، وَمَنْ أُدْخِلَ الَّذِي يُسَمِّيهِ النَّارَ فَهُوَ الْجَنَّةُ ". قَالَ: " وَيَبْعَثُ اللَّهُ مَعَهُ شَيَاطِينَ تُكَلِّمُ النَّاسَ، وَمَعَهُ فِتْنَةٌ عَظِيمَةٌ، يَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ، وَيَقْتُلُ نَفْسًا ثُمَّ يُحْيِيهَا فِيمَا يَرَى النَّاسُ، لَا يُسَلَّطُ عَلَى غَيْرِهَا مِنَ النَّاسِ، وَيَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ، هَلْ يَفْعَلُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا الرَّبُّ؟ ". قَالَ: فَيَفِرُّ الْمُسْلِمُونَ إِلَى جَبَلِ الدُّخَانِ بِالشَّامِ، فَيَأْتِيهِمْ فَيُحَاصِرُهُمْ، فَيَشْتَدُّ حِصَارُهُمْ، وَيُجْهِدُهُمْ جَهْدًا شَدِيدًا، ثُمَّ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيُنَادِي مِنَ السَّحَرِ، فَيَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَخْرُجُوا إِلَى الْكَذَّابِ الْخَبِيثِ؟، فَيَقُولُونَ: هَذَا رَجُلٌ جِنِّيٌّ، فَيَنْطَلِقُونَ، فَإِذَا هُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، فَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَيُقَالُ لَهُ: تَقَدَّمْ يَا رُوحَ اللَّهِ، فَيَقُولُ: لِيَتَقَدَّمْ إِمَامُكُمْ فَلْيُصَلِّ بِكُمْ، فَإِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، خَرَجُوا إِلَيْهِ ". قَالَ: " فَحِينَ يَرَى الْكَذَّابُ، يَنْمَاثُ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَيَمْشِي إِلَيْهِ فَيَقْتُلُهُ، حَتَّى إِنَّ الشَّجَرَةَ وَالْحَجَرَ يُنَادِي: يَا رُوحَ اللَّهِ، هَذَا يَهُودِيٌّ، فَلَا يَتْرُكُ مِمَّنْ كَانَ يَتْبَعُهُ أَحَدًا إِلَّا قَتَلَهُ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کا خروج اس وقت میں ہوگا جب دین میں سستی اور علم میں تنزل آجائے گا وہ چالیس راتوں میں ساری زمین پھر جائے گا جس کا ایک دن سال کے برابر دوسرا مہینے کے برابر، تیسرا ہفتے کے برابر اور باقی ایام تمہارے ہی ایام کی طرح ہوں گے اس کے پاس ایک گدھا ہوگا جس پر وہ سواری کرے گا اور جس کے دونوں کانوں کے درمیان چوڑائی چالیس گز کے برابر ہوگی اور وہ لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہی ہوں حالانکہ وہ کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان حروف تہجی سے کافر لکھا ہوا ہوگا جسے ہر

مسلمان خواہ لکھنا پڑھنا جانتا ہو یا نہ پڑھ لے گا وہ مدینہ اور مکہ جنہیں اللہ نے اس پر حرام قرار دیا ہے کے علاوہ ہر پانی اور گھاٹ پر اترے گا اس کے ساتھ روٹیوں کے پہاڑ ہوں گے اس کے پیروکار کے علاوہ وہ تمام لوگوں انتہائی پریشان ہوں گے اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی جن کی در حقیقت میں اس سے زیادہ جانتا ہوں ایک نہر کو وہ جنت اور دوسری نہر کو جہنم کہتا ہو گا جسے وہ اپنی جنت میں داخل کرے گا وہ در حقیقت جہنم ہو گی اور جسے وہ اپنی جہنم میں داخل کرے گا وہ جنت ہو گی۔ اللہ اس کے ساتھ شیاطین کو بھیج دے گا جو لوگوں سے باتیں کریں گے اس کے ساتھ ایک عظیم فتنہ ہو گا وہ آسمان کو حکم دے اور لوگوں کو یوں محسوس ہو گا کہ جیسے بارش ہو رہی ہے وہ ایک آدمی کو قتل کرے گا پھر لوگوں کی آنکھوں کے سامنے اسے دوبارہ زندہ کرے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ لوگوں یہ کام کوئی ایسا شخص کر سکتا ہے جو پروردگار نہ ہو اس وقت حقیقی مسلمان بھاگ جائیں گے اور جا کر شام کے جبل دخان میں پناہ لیں گے دجال ان کا انتہائی سخت محاصرہ کرے گا اور مسلمان انتہائی پریشان ہوں گے۔ پھر سیدنا عیسیٰ کا نزول ہو گا اور وہ سحری کے وقت لوگوں کو پکار کر کہیں گے لوگو تمہیں اس کذاب خبیث کی طرف نکلنے سے کس چیز نے روک رکھا ہے لوگ کہیں گے یہ کوئی جن معلوم ہوتا ہے لیکن نکل کر دیکھیں گے تو وہ سیدنا عیسیٰ ہوں گے نماز کھڑی ہو گی اور ان سے کہا جائے گا کہ روح آگے بڑھ کر نماز پڑھائیں وہ فرمائیں گے تمہارے امام ہی کو آگے بڑھ کر نماز پڑھانی چاہیے نماز فجر کے بعد وہ دجال کی طرف نکلیں گے جب وہ کذاب سیدنا عیسیٰ کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے سیدنا عیسیٰ بڑھ کر اسے قتل کریں گے اور اس وقت وہ شجر اور حجر پکارا اٹھیں گے اے روح اللہ یہ یہودی یہاں چھپا ہوا ہے چنانچہ وہ دجال کے کسی پیروکار کو نہیں چھوڑیں گے اور سب کو قتل کر دیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14954)

حدیث:

دجال

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً مِنَ الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ وَلَدَتْ غُلَامًا مَمْسُوحَةٌ عَيْنُهُ، طَالِعَةٌ نَاتِئَةٌ، فَأَشْفَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكُونَ الدَّجَّالَ، فَوَجَدَهُ تَحْتَ قَطِيفَةٍ يُهَمْهِمُ، فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ قَدْ جَاءَ، فَاخْرُجْ إِلَيْهِ، فَخَرَجَ مِنَ الْقَطِيفَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ، لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ"، ثُمَّ قَالَ: "يَا ابْنَ صَائِدٍ، مَا تَرَى؟"، قَالَ: أَرَى حَقًّا، وَأَرَى بَاطِلًا، وَأَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: فَلَبَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: "أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟"، فَقَالَ هُوَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: "آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ"، ثُمَّ خَرَجَ وَتَرَكَهُ، ثُمَّ أَتَاهُ مَرَّةً أُخْرَى، فَوَجَدَهُ فِي نَخْلٍ لَهُ يُهَمْهِمُ، فَآذَنَتْهُ أُمُّهُ، فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ قَدْ جَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: "مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ، لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ". قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْمَعُ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ كَلَامِهِ شَيْئًا، فَيَعْلَمُ هُوَ هُوَ أَمْ لَا، قَالَ: "يَا ابْنَ صَائِدٍ، مَا تَرَى؟". قَالَ: أَرَى حَقًّا، وَأَرَى بَاطِلًا، وَأَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: "أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟". قَالَ هُوَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ". فَلُبِسَ عَلَيْهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَتَرَكَهُ، ثُمَّ جَاءَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ، وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، وَأَنَا مَعَهُ، قَالَ: فَبَادَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَيْدِينَا، وَرَجَا أَنْ يَسْمَعَ مِنْ كَلَامِهِ شَيْئًا، فَسَبَقَتْهُ أُمُّهُ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو الْقَاسِمِ قَدْ جَاءَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا لَهَا قَاتَلَهَا اللَّهُ، لَوْ تَرَكَتْهُ لَبَيَّنَ". فَقَالَ: "يَا ابْنَ صَائِدٍ، مَا تَرَى؟". قَالَ: أَرَى حَقًّا، وَأَرَى بَاطِلًا، وَأَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: "أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟". قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنْتَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ". فَلُبِسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا ابْنَ صَائِدٍ، إِنَّا قَدْ خَبَأْنَا لَكَ خَبِيئًا، فَمَا هُوَ؟ قَالَ: الدُّخُّ الدُّخُّ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اخْسَأْ، اخْسَأْ". فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ائْذَنْ لِي، فَأَقْتُلَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتَ صَاحِبَهُ، إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ، وَإِنْ لَا يَكُنْ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ". قَالَ: فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشْفِقًا أَنَّهُ الدَّجَّالُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی عورت کے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ پونچھی تو ہوئی تھی اور دوسری روشن ابھری ہوئی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں یہ دجال نہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک چادر میں لیٹے ہوئے دیکھا کہ وہ کچھ گنگنا رہا ہے لیکن اس کی ماں نے اسے بروقت مطلع کر دیا کہ عبداللہ یہ ابو قاسم آئے ہیں ان کے پاس آؤ چنانچہ وہ اپنی چادر سے نکل کر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو کیا ہو گیا ہے اس پر اللہ کی مار ہوا گر یہ اسے چھوڑ دیتی تو یہ اپنی حقیقت ضرور واضح کر دیتا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ اے ابن صائد تو کیا دیکھتا ہے اس نے کہا میں حق بھی دیکھتا ہوں اور باطل بھی اور میں پانی پر ایک تخت دیکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا پھر پوچھا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں اس نے پلٹ کو پوچھا کہ آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں میں اللہ کا رسول ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے اور یہی حالات پیش آئے پھر تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ مہاجرین انصار کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر بھی تھے اور میں بھی تھا تشریف لائے اور یہی حالات پیش آئے البتہ آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے ابن صائد ہم نے تیرے امتحان کے لئے اپنے ذہن میں ایک چیز چھپائی ہوئی ہے بتا وہ کیا ہے اس نے درخ، درخ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دور ہو اس پر سیدنا عمر کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجیے میں اسے قتل کر دوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ اگر یہ وہی ہوا تو اس کے اہل نہیں ہو اس کے اہل سیدنا عیسیٰ ہیں اور اگر وہ نہیں ہے تو تمہیں کسی ذمی کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی بہر حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ یہ اندیشہ رہا کہ کہیں یہ دجال نہ ہو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14955)

حدیث:

دجال

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ, حَدَّثَنَا حَمَّادٌ, حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ, عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ,) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ: "مَا تَرَى؟"، قَالَ: أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ, أَوْ قَالَ عَلَى الْبَحْرِ, حَوْلَهُ حَيَّاتٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ذَاكَ عَرْشُ إِبْلِيسَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صائد سے پوچھا کہ اے ابن صائد تو کیا دیکھتا ہے اس نے کہا کہ میں پانی پر ایک تخت دیکھتا ہوں جس کے ارد گرد سانپ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ ابلیس کا تخت ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15165)

جنازہ

حدیث:

حضور ﷺ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ) اللَّهِ، يَقُولُ:" قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهِ حَتَّى تَوَارَتْ". قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَيْضًا، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ:" قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى تَوَارَتْ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اس وقت تک کھڑے رہے جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14147)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ. ح وَعَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ) أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَرَّتْ بِنَا جِنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيٍّ! قَالَ:" إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ الْجِنَازَةَ، فَقُومُوا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے ہم بھی کھڑے ہو گئے؛ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کی ایک پریشانی ہوتی ہے لہذا جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14427)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: "قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ حَتَّى جَاوَزَتْهُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ گزر گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14525)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا أَبَانُ يَعْنِي الْعَطَّارَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَذَهَبْنَا لِنَحْمِلَ، فَإِذَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، أَوْ يَهُودِيَّةٍ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّمَا كَانَتْ جَنَازَةَ يَهُودِيٍّ، أَوْ يَهُودِيَّةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْمَوْتُ فَزَعٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُومُوا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے ہم بھی کھڑے ہو گئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو ایک یہودی کا جنازہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کی ایک پریشانی ہوتی ہے لہذا جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14591)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ جَابِرًا عَنِ الْجَنَازَةِ، قَالَ: "قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ وَمَنْ مَعَهُ حَتَّى تَوَارَتْ".

ابوالزبیر کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے جنازے کے متعلق پوچھا: تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا تو آپ اور صحابہ کھڑے ہو گئے اور اس وقت تک کھڑے رہے جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14723)

حدیث:

جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُمْنَا مَعَهُ، فَذَهَبْنَا لِنَحْمِلَهَا، إِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيَّةٍ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيَّةٍ! قَالَ: "إِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا، فَإِذَا رَأَيْتُمِ الْجَنَازَةَ، فَقُومُوا لَهَا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے ہم بھی کھڑے ہو گئے جب ہم اسے کندھا دینے کے لئے گئے تو پتہ چلا کہ یہ تو ایک یہودی عورت کا جنازہ ہے اس پر ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو ایک یہودیعورت کا جنازہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: موت کی ایک پریشانی ہوتی ہے لہذا جب تم جنازہ دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14812)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتَ جَنَازَةً فَقُمْ حَتَّى تُجَاوِزَكَ أَوْ قَالَ: قِفْ حَتَّى تُجَاوِزَكَ"، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى جَنَازَةً، قَامَ حَتَّى تُجَاوِزَهُ، وَكَانَ إِذَا خَرَجَ مَعَ جَنَازَةٍ، وَلَّى ظَهْرَهُ الْمَقَابِرَ.

سیدنا عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی جنازے کو دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے سیدنا ابن عمر جب کسی جنازے کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا اور جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو اپنی پشت دوسری قبروں کی طرف فرمالیتے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15674)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا، فَلْيَقُمْ حَتَّى تُجَاوِزَهُ أَوْ تُوضَعَ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی جنازے کو دیکھا کرو اور اس کے ساتھ نہ جاسکو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15675)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ بَكْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، يَقُولُ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَأْثُرُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ، فَلْيَقُمْ حِينَ يَرَاهَا حَتَّى تُخَلِّفَهُ، إِذَا كَانَ غَيْرَ مُتَّبِعِهَا".

سیدنا عامر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی جنازے کو دیکھا کرو اور اس کے ساتھ نہ جاسکو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15677)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ، فَلْيَقُمْ حَتَّى تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ".

سیدنا عامر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی جنازے کو دیکھا کرو اور اس کے ساتھ نہ جاسکو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15682)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ, عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15683)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ, أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ،) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا رَأَيْتَ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ تَكُ مَاشِيًا مَعَهَا, فَقُمْ لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكَ أَوْ تُوضَعَ", قَالَ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا تَقَدَّمَ الْجَنَازَةَ فَقَعَدَ، حَتَّى إِذَا رَآهَا قَدْ أَشْرَفَتْ, قَامَ حَتَّى تُوضَعَ، وَرُبَّمَا سَتَرَتْهُ.

سیدنا عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی جنازے کو دیکھا کرو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے سیدنا ابن عمر جب کسی جنازے کو دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا اور جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو اپنی پشت دوسری قبروں کی طرف فرما لیتے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15685)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ, عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَبْلُغُ) بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ، فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ".

سیدنا عامر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی جنازے کو دیکھا کرو اور اس کے ساتھ نہ جا سکو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15687)

حدیث:

جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جاؤ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ, أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَحَدُ بَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا رَأَيْتُمْ الْجِنَازَةَ, فَقُومُوا لَهَا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ".

سیدنا عامر سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی جنازے کو دیکھا کرو اور اس کے ساتھ نہ جاسکو تو کھڑے ہو جایا کرو یہاں تک کہ وہ گزر جائے یا زمین پر رکھ دیا جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15699)

حدیث:

نبی اکرم ﷺ جنازہ دیکھ کر بیٹھے رہتے تھے

حضرت علی بن ابو طالبؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ پہلے جنازے کیلئے کھڑے ہو جایا کرتے تھے پھر اس کے بعد (یہ معمول اختیار کیا) کہ آپ (جنازہ دیکھ کر) بیٹھے رہتے تھے۔

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔582)

(مسند امام شافعی، حدیث نمبر۔583)

حدیث:

جنازے کو دیکھ کر کھڑے ہونے کی وجہ: کیا یہ روح نہیں ہے؟

أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كَانَ سَهْلُ ابْنُ حُنَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ, فَقَالَا: "مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا".

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ قادسیہ میں تھے۔ ان دونوں کے قریب سے ایک جنازہ لے جایا گیا، تو دونوں کھڑے ہو گئے تو ان سے کہا گیا: یہ تو ذمی ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے

ایک جنازہ لے جایا گیا تو آپ کھڑے ہو گئے، تو آپ سے عرض کیا گیا یہ تو یہودی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: ”کیا یہ روح نہیں ہے؟“۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1922)

دوسری وجہ

حدیث:

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قال: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ هِشَامٍ. ح وأَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قال: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، قال: حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قال: مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ, فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ, إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُودِيَّةٍ, فَقَالَ:" إِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا" , اللَّفْظُ لِخَالِدٍ.

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک جنازہ ہمارے پاس سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے، اور آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہو گئے، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ جنازہ (ایک) یہودی عورت کا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”موت ایک قسم کی ہیبت ہے، تو جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ“، یہ الفاظ خالد کے ہیں۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1923)

حدیث:

حضور ﷺ صرف ایک دفعہ یہودی عورت کے جنازے کیلئے کھڑے ہوئے تھے، اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قال: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، قال: كُنَّا عِنْدَ عَلِيٍّ فَمَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامُوا لَهَا، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا هَذَا؟ قَالُوا: أَمْرُ أَبِي مُوسَى, فَقَالَ:" إِنَّمَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيَّةٍ وَلَمْ يَعُدْ بَعْدَ ذَلِكَ".

ابو معمر کہتے ہیں کہ ہم علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے (اتنے میں) ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے، تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: ابوموسیٰ اشعری کا حکم ہے، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے جنازے کے لیے کھڑے ہوئے تھے، (پھر) اس کے بعد آپ کبھی کھڑے نہیں ہوئے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1924)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1925)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1926)

(سنن نسائی، حدیث نمبر:1927)

حدیث:

حضور ﷺ نے ناپسند کیا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو، اس وجہ سے آپ کھڑے ہو گئے

أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، قال: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ, فَقَامَ النَّاسُ حَتَّى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ، فَقَالَ الْحَسَنُ:" إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ, وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى طَرِيقِهَا جَالِسًا، فَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ فَقَامَ".

محمد بن علی الباقر کہتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا، تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک یہودی کا جنازہ گزرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی راستے میں بیٹھے تھے تو آپ نے ناپسند کیا کہ ایک یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے بلند ہو تو آپ کھڑے ہو گئے۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1928)

حدیث:

حضور ﷺ جنازے کیلئے نہیں بلکہ فرشتوں کی تکریم کیلئے کھڑے ہوئے تھے

أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ، قال: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ، قال: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، "أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ، فَقِيلَ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: "إِنَّمَا قُمْنَا لِلْمَلَائِكَةِ".

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے، آپ سے کہا گیا: یہ ایک یہودی کا جنازہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ہم فرشتوں (کی تکریم میں) کھڑے ہوئے ہیں، (نہ کہ جنازہ کی)۔

(سنن نسائی، حدیث نمبر: 1931)

باب نمبر۔70

گھوڑا حلال ہے

حدیث:

گھوڑا حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ، وَسُرَيْجٌ، وَعَفَّانُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ عَفَّانُ فِي حَدِيثِهِ:) أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ، "فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے غزوہ خیبر کے زمانے میں گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کا گوشت کھایا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خچروں اور پالتوں گدھوں سے منع فرمایا: تھا لیکن گھوڑوں سے منع نہیں فرمایا: تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14840)

حدیث:

گھوڑا حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ) جَابِرٍ: أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر کے زمانہ میں پالتو گدھوں سے منع فرمایا: تھا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14890)

حدیث:

گھوڑا حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ،) قَالَ: ذَبَحْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ، وَالْبِغَالَ، وَالْحَمِيرَ "فَنَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے غزوہ خیبر کے زمانے میں گھوڑوں خچروں اور گدھوں کا گوشت کھایا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خچروں اور پالتو گدھوں سے منع فرمایا ہے لیکن گھوڑوں سے منع نہیں فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14902)

حدیث:

گھوڑا حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، وَسُرَيْجٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ, عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ,) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ, عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ, قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ قَالَ سُرَيْجٌ: الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے زمانے میں پالتو گدھوں سے منع فرمایا: تھا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی تھی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15135)

سانپ

سانپوں کو مت مارو

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ, أَنَّهُ سَمِعَ "أَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَهَى عَنْ: قَتْلِ الْجِنَّانِ.)

سیدنا ابولبابہ نے ایک مرتبہ سیدنا ابن عمر کو بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15546)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ, حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا, قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ كُلِّهِنَّ, لَا يَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا حَتَّى حَدَّثَهُ أَبُو لُبَابَةَ الْبَدْرِيُّ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ, أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "نَهَى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ.)

نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر پہلے تو ہر قسم کے سانپوں کو مارنے کا حکم دیتے تھے کسی کو نہیں چھوڑتے تھے حتی کہ سیدنا ابولبابہ نے یہ حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والوں سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15547)

حدیث:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ فَتَحَ) بَابًا فَخَرَجَتْ مِنْهُ حَيَّةٌ فَأَمَرَ بِقَتْلِهَا، فَقَالَ لَهُ أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ" نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَّاتِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ".

نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر نے ایک دروازہ کھولا اس میں سے سانپ نکل آیا انہوں نے اسے مارنے کا حکم دیا سیدنا ابولبابہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کریں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15752)

سانپوں کو مار دو

حدیث:

سانپوں کو مار دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:) سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يُسْقِطَانِ الْحَبَلَ، وَيَطْمِسَانِ الْبَصَرَ". قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَرَآنِي أَبُو لُبَابَةَ أَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً لِأَقْتُلَهَا، فَنَهَانِي، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَهِيَ الْعَوَامِرُ.

سیدنا ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سانپ کو خصوصا دھاری دار سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ یہ دونوں اسقاط حمل اور سلب بصارت کا ذریعہ بن جاتے ہیں اس لئے میں جو بھی سانپ دیکھتا تھا اسے قتل کر دیتا تھا ایک دن سیدنا ابولبابہ یا زید بن خطاب نے مجھے دیکھا کہ میں ایک سانپ کو قتل کرنے کے لئے اسے دھتکار رہا ہوں اور میں نے انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15748)

حدیث:

سانپوں کو مار دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: "اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ، فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ". قَالَ: فَكُنْتُ لَا أَرَى حَيَّةً إِلَّا قَتَلْتُهَا، حتى قَالَ لِي أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ: أَلَا تَفْتَحُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ خَوْخَةٌ، فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَقُمْتُ أَنَا وَهُوَ فَفَتَحْنَاهَا، فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ، فَعَدَوْتُ عَلَيْهَا لِأَقْتُلَهَا، فَقَالَ لِي: مَهْلًا، فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ، قَالَ: إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ قَتْلِ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ.

سیدنا ابن عمر سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سانپ کو خصوصا دھاری دار سانپ کو اور دم بریدہ سانپ کو مار دیا کرو کیونکہ یہ دونوں اسقاط حمل اور سلب بصارت کا ذریعہ بن جاتے ہیں اس لئے میں جو بھی سانپ دیکھتا تھا اسے قتل کر دیتا تھا ایک دن سیدنا ابولبابہ یا زید بن خطاب نے مجھے دیکھا کہ میں ایک سانپ کو قتل کرنے کے لئے اسے دھتکار رہا ہوں اور میں نے انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو قتل کرنے سے منع فرما دیا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15749)

حدیث:

سانپوں کو مار دو

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ كُلِّهِنَّ، فَاسْتَأْذَنَهُ أَبُو لُبَابَةَ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ خَوْخَةٍ لَهُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَرَآهُمْ يَقْتُلُونَ حَيَّةً، فَقَالَ لَهُمْ أَبُو لُبَابَةَ: أَمَا بَلَغَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ "نَهَى عَنْ قَتْلِ أُولَاتِ الْبُيُوتِ وَالدُّورِ، وَأَمَرَ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ".

نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر پہلے تو ہر قسم کے سانپوں کو مارنے کا حکم دیتے تھے حتی کہ ایک دن سیدنا ابولبابہ نے ان کی کھڑکی سے مسجد میں داخل ہونے کی اجازت چاہی تو دیکھا کہ وہ لوگ ایک سانپ کو مار رہے ہیں سیدنا ابولبابہ نے ان سے یہ حدیث سنائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے اور دھاری دار اور دم بریدہ سانپ کو مارنے کا حکم دیا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15751)

حدیث:

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ،)
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ قَطُّ، وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ بِقَوَائِمِهَا وَأَخْفَافِهَا، وَلَا صَاحِبِ بَقَرٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِقَوَائِمِهَا، وَلَا صَاحِبِ غَنَمٍ لَا يَفْعَلُ فِيهَا حَقَّهَا، إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرَ مَا كَانَتْ، وَأُقْعِدَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، لَيْسَ فِيهَا جَمَّاءُ وَلَا مُنْكَسِرٌ قَرْنُهَا، وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيهِ حَقَّهُ، إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، يَتْبَعُهُ فَاغِرًا فَاهُ، فَإِذَا أَتَاهُ فَرَّ مِنْهُ، فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ: خُذْ كَنْزَكَ الَّذِي خَبَّأْتَهُ، فَأَنَا عَنْهُ أَغْنَى مِنْكَ، فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ، سَلَكَ يَدَهُ فِي فِيهِ، فَقَضَمَهَا قَضْمَ الْفَحْلِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اونٹوں کا جو مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا وہ اونٹ قیامت کے دن سب سے زیادہ تنومند ہو کر آئیں گے اور ان کے لئے نرم زمین بچھائی جائے گی جس پر وہ اپنے مالک کو اپنے پیروں اور کھروں سے روندیں گے اور گایوں کا جو مالک ان کا حق ادا نہیں کرتا وہ قیامت کے دن پہلے سے زیادہ صحت مند ہو کر آئیں گے ان کے لئے نرم زمین بچھائی جائے گی وہ اسے سینگ ماریں گی اور اپنے پاؤں تلے روندیں گی اور بکریوں کا جو مالک ان کا حق ادا نہیں کرے گا وہ قیامت کے دن پہلے سے صحت مند نظر آئیں گی ان کے لئے نرم زمین بچھائی جائے گی اور وہ اسے سینگ ماریں گی اور اپنے کھروں سے روندیں گی، ان بکریوں میں کوئی بھی بے سینگیا ٹوٹے ہوئے سینگ والی نہ ہو گی اور خزانے کا جو مالک اس کا حق ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور منہ کھول کر اس کا پیچھا کرے گا، جب وہ اپنے مالک کے پاس پہنچے گا تو وہ اسے دیکھ کر بھاگے گا، اس وقت پروردگار عالم اسے پکار کر کہیں گے اپنے اس خزانے کو پکڑ تو سہی جسے تو جمع کر کر کے رکھتا تھا، میں تو تجھ سے بھی زیادہ اس سے مستغنی تھا، جب وہ شخص دیکھے گا کہ اس سانپ سے بچاؤ کا کوئی راستہ نہیں ہے تو وہ اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا وہ سانپ اس کے ہاتھ کو اس طرح چبا جائے گا جیسے بیل چبا جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14442)

باب نمبر۔72

گدھا حلال ہے

حدیث:

گدھا حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عِيسَى بْنَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ سَلَمَةَ الضَّمْرِيَّ أَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَهْزٍ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ مَكَّةَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي بَعْضِ وَادِي الرَّوْحَاءِ، وَجَدَ النَّاسُ حِمَارَ وَحْشٍ عَقِيرًا، فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَقِرُّوهُ حَتَّى يَأْتِيَ صَاحِبُهُ"، فَأَتَى الْبَهْزِيُّ وَكَانَ صَاحِبَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، شَأْنَكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ، فَقَسَمَهُ فِي الرِّفَاقِ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، قَالَ: ثُمَّ مَرَرْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْأُثَايَةِ إِذَا نَحْنُ بِظَبْيٍ حَاقِفٍ فِي ظِلٍّ فِيهِ سَهْمٌ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا أَنْ يَقِفَ عِنْدَهُ حَتَّى يُجِيزَ النَّاسُ عَنْهُ.

سیدنا عمیر بن سلمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مقام روحاء سے ہوا وہاں ایک گدھا پڑھا ہوا تھا جو زخمی تھا لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس طرح پڑا رہنے دو یہاں تک کہ اس کا مالک آجائے ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ قبیلہ بہز کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا شکار ہے آپ اس کے ساتھ جو چاہیں کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر کو حکم دیا کہ اور انہوں نے اسے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے اور عقبہ اثایہ پر پہنچے تو وہاں ایک ہرن نظر آیا جس کے جسم میں تیر پیوست تھا اور وہ ایک چٹان کے سائے میں ٹیرھا ہو کر پڑا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی کو حکم دیا کہ تم یہیں ٹھہرو یہاں تک کہ سارے ساتھی گزر جائیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15744)

حدیث:

جنگلی گدھا حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ، "وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے غزوہ خیبر کے زمانے میں گھوڑوں اور جنگلی گدھوں کا گوشت کھایا تھا البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں سے منع فرمایا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14450)

حدیث:

گدھا حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالْعَرْجِ، فَإِذَا هُوَ بِحِمَارٍ عَقِيرٍ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذِهِ رَمِيَّتِي، فَشَأْنُكُمْ بِهَا، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ، ثُمَّ سَارَ حَتَّى أَتَى عَقَبَةَ أُثَايَةَ، فَإِذَا هُوَ بِظَبْيٍ فِيهِ سَهْمٌ، وَهُوَ حَاقِفٌ فِي ظِلِّ صَخْرَةٍ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: "قِفْ هَاهُنَا حَتَّى يَمُرَّ الرِّفَاقُ، لَا يَرْمِيهِ أَحَدٌ بِشَيْءٍ".

سیدنا عمیر بن سلمہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر مقام عرج سے ہوا وہاں ایک گدھا پڑا ہوا تھا جو زخمی تھا ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ قبیلہ بہز کا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! یہ میرا شکار کیا ہوا ہے آپ اس کے ساتھ جو چاہیں کریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر کو حکم دیا کہ اور انہوں نے اسے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے روانہ ہوئے اور عقبہ اثایہ پر پہنچے تو وہاں ایک ہرن نظر آیا جس کے جسم میں ایک تیر پیوست تھا اور وہ ایک چٹان کے سائے میں ٹیڑھا ہو کر پڑا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ساتھی کو حکم دیا کہ تم یہیں ٹھہرو یہاں تک کہ سارے ساتھی آ جائیں تا کہ اس پر کوئی شخص کوئی چیز نہ پھینک سکے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15450)

شیطان

حدیث:

بائیں ہاتھ سے شیطان کھانا کھاتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَحُجَيْنٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،)
"قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَأْكُلُوا بِالشِّمَالِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشِّمَالِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے کھانا مت کھاؤ کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھانا کھاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14587)

حدیث:

شیطان پیچھے سے آواز خارج کرتا جاتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ)
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ نِدَاءَ الصَّلَاةِ، فَرَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ الرَّوْحَاءِ وَالْمَدِينَةِ لَهُ ضُرَاطٌ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مؤذن اذان دیتا ہے تو شیطان اتنی دور بھاگ جاتا ہے جتنا فاصلہ روحاء تک ہے اور وہ پیچھے سے آواز خارج کرتا جاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14610)

حدیث:

بائیں ہاتھ سے شیطان کھانا کھاتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ)
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانا کھانے کی ممانعت فرمائی ہے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھانا کھاتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15153)

حدیث:

شیطان گانے والیوں کے نتھنوں میں پھونکیں مارتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ، حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ) امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، أَتَعْرِفِينَ هَذِهِ؟" قَالَتْ: لَا، يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَقَالَ: "هَذِهِ قَيْنَةُ بَنِي فُلَانٍ، تُحِبِّينَ أَنْ تُغَنِّيَكِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعْطَاهَا طَبَقًا، فَغَنَّتْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ نَفَخَ الشَّيْطَانُ فِي مَنْخِرَيْهَا".

سیدنا سائب بن یزید سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہ پوچھا کہ عائشہ تم جانتی ہو اسے انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی گلوکارہ ہے تم اس کا گانا سننا چاہتی ہو انہوں نے کہا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک تھالی دیدی اور وہ گانے لگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے نتھنوں میں شیطان پھونکیں مار رہا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15720)

حدیث:

چھوٹی بھیڑوں کی طرح شیاطین صفوں کے بیچ میں گھس جاتے ہیں

حدیث موقوف) (حدیث مرفوع) وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقُولُ: "تَرَاصُّوا) صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بَيْنَ الْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ، كَأَنَّهُ الْحَذَفُ".

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صفیں جوڑ کر قریب قریب ہو کر بنایا کرو، کندھے ملا لیا کرو، کیونکہ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، میں دیکھتا ہوں کہ چھوٹی بھیڑوں کی طرح شیاطین صفوں کے بیچ میں گھس جاتے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14017)

بجو حلال ہے

حدیث:

بجو حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَوْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَا أَشُكُّ أَخْبَرَهُ، قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبُعِ، فَقَالَ: " حَلَالٌ، فَقُلْتُ: أَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ ".)

عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے اسے حلال قرار دیا ! میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14165)

حدیث:

بجو حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بن عبد الله، فَقُلْتُ: الضَّبُعَ آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قُلْتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَسَمِعْتَ ذَاكَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ.)

عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے متعلق دریافت کیا کہ میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں ! میں نے پوچھا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں ! میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14425)

حدیث:

بجو حلال ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ (عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيَّ عَنِ الضَّبُعِ، قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: سَمِعْتَ ذَاكَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بجو کے متعلق دریافت کیا کہ میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے پوچھا کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14449)

باب نمبر۔75

افضل کون؟

حدیث:

یہ عمر بن خطابؓ ہیں یہ ایسے آدمی ہیں جو غلط باتوں کو پسند نہیں کرتے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ، وَإِيَّاكَ، قَالَ: "هَاتِ مَا حَمِدْتَ بِهِ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ" قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ أَدْلَمُ، فَاسْتَأْذَنَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيِّنْ بَيِّنْ"، قَالَ: فَتَكَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَأْذَنَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيِّنْ بَيِّنْ" فَفَعَلَ ذَاكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ هَذَا الَّذِي اسْتَنْصَتَّنِي لَهُ؟ قَالَ: "هذا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ".

سیدنا اسود بن سریع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے پروردگار کی حمد و مدح اور آپ کی تعریف میں کچھ اشعار کہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا سناؤ تم نے اپنے رب کی تعریف میں کیا کہا ہے میں نے اشعار سنانا شروع کئے اسی اثناء میں ایک گندمی رنگ کا آدمی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان میں روک دیا وہ آدمی تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد چلا گیا میں پھر اشعار سنانے لگا تھوڑی دیر بعد وہی آدمی دوبارہ آیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھر درمیان میں روک دیا اس شخص نے تین مرتبہ مرتبہ ایسا ہی کیا میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ کون ہے جس کی خاطر آپ مجھے خاموش کروا دیتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہیں یہ ایسے آدمی ہیں جو غلط باتوں کو پسند نہیں کرتے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15585)

حدیث:

یہ عمر بن خطابؓ ہیں یہ ایسے آدمی ہیں جو غلط باتوں کو پسند نہیں کرتے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ الْأَسْوَدَ بْنَ سَرِيعٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي

قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِمَحَامِدَ وَمِدَحٍ، وَإِيَّاكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَا إِنَّ رَبَّكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُحِبُّ الْمَدْحَ، هَاتِ مَا امْتَدَحْتَ بِهِ رَبَّكَ تعالى " قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَاسْتَأْذَنَ، أَدْلَمُ أَصْلَعُ، أَعْسَرُ أَيْسَرُ، قَالَ: فَاسْتَنْصَتَنِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَصَفَ لَنَا أَبُو سَلَمَةَ كَيْفَ اسْتَنْصَتَهُ، قَالَ: كَمَا صَنَعَ بِالْهِرِّ فَدَخَلَ الرَّجُلُ، فَتَكَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجَ، ثُمَّ أَخَذْتُ أُنْشِدُهُ أَيْضًا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدُ، فَاسْتَنْصَتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَصَفَهُ أَيْضًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ ذَا الَّذِي اسْتَنْصَتَّنِي لَهُ؟ فَقَالَ: " هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ، هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ".

سیدنا اسود بن سریع سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے پروردگار کی حمد ومدح اور آپ کی تعریف میں کچھ اشعار کہے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذرا سناؤ تم نے اپنے رب کی تعریف میں کیا کہا ہے میں نے اشعار سنانا شروع کئے اسی اثناء میں ایک گندمی رنگ کا آدمی آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے درمیان میں روک دیا وہ آدمی تھوڑی دیر گفتگو کرنے کے بعد چلا گیا میں پھر اشعار سنانے لگا تھوڑی دیر بعد وہی آدمی دوبارہ آیا اور اندر آنے کی اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھر درمیان میں روک دیا اس شخص نے تین مرتبہ مرتبہ ایسا ہی کیا میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! یہ کون ہے جس کی خاطر آپ مجھے خاموش کروا دیتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہیں یہ ایسے آدمی ہیں جو غلط باتوں کو پسند نہیں کرتے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15590)

حدیث:

یہ عمر بن خطابؓ ہیں یہ ایسے آدمی ہیں جو غلط باتوں کو پسند نہیں کرتے

حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15591)

حدیث:

جس نے علیؓ کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ) صَالِحٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نِيَارٍ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَأْسٍ الْأَسْلَمِيِّ،

قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْحُدَيْبِيَةِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَجَفَانِي فِي سَفَرِي ذَلِكَ حَتَّى وَجَدْتُ فِي نَفْسِي عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ، أَظْهَرْتُ شَكَايَتَهُ فِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ ذَاتَ غُدْوَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَلَمَّا رَآنِي أَبَدَّنِي عَيْنَيْهِ يَقُولُ: حَدَّدَ إِلَيَّ النَّظَرَ حَتَّى إِذَا جَلَسْتُ قَالَ: "يَا عَمْرُو، وَاللَّهِ لَقَدْ آذَيْتَنِي"، قُلْتُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أُوذِيَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: "بَلَى مَنْ آذَى عَلِيًّا، فَقَدْ آذَانِي".

سیدنا عمر بن شاس جو اصحاب حدیبیہ میں سے ہیں کہتے ہیں کہ میں سیدنا علی کے ساتھ یمن سے روانہ ہوا دوران سفر سے ان سے میری کچھ حق تلفی ہو گئی جس کی بناء پر میرے دل میں ان کے معلق بوجھ پیدا ہو گیا یہی وجہ ہے کہ مدینہ پہنچ کر میں نے مسجد میں یہ شکایت لوگوں کے سامنے ظاہر کی ہوتے ہوتے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی جا پہنچی اگلے دن جب میں مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کے ساتھ بیٹھتے ہوئے ہیں مجھے دیکھ کر آپ نے تیز نظروں سے گھورا اور جب میں بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا: عمرو واللہ تم نے مجھے اذیت پہنچائی ہے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں کہ آپ کو اذیت پہنچاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں نہیں جس نے علی کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15960)

متفرق

حدیث:

اس کا کام کر دیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ " امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ،) فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي حَاجَةً، فَقَالَ: يَا أُمَّ فُلَانٍ، انْظُرِي إِلَى أَيِّ الطَّرِيقِ شِئْتِ، فَقَامَ مَعَهَا يُنَاجِيهَا حَتَّى قَضَتْ حَاجَتَهَا ".

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ منورہ کے کسی راستے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاتون ملی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے آپ سے ایک کام ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جس گلی میں چاہو بیٹھ جاؤ، میں تمہارے ساتھ بیٹھ جاؤں گا چنانچہ وہ ایک جگہ بیٹھ گئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئے اور اس کا کام کر دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14046)

حدیث:

مردہ بیٹے کے پاس میاں بیوی کی ہمبستری

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ : أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ مَاتَ لَهُ) ابْنٌ، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: لَا تُخْبِرُوا أَبَا طَلْحَةَ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّذِي أُخْبِرُهُ، فَسَجَّتْ عَلَيْهِ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ، وَضَعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ طَعَامًا، فَأَكَلَ، ثُمَّ تَطَيَّبَتْ لَهُ فَأَصَابَ مِنْهَا، فَعَلِقَتْ بِغُلَامٍ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا طَلْحَةَ، إِنَّ آلَ فُلَانٍ اسْتَعَارُوا مِنْ آلِ فُلَانٍ عَارِيَةً، فَبَعَثُوا إِلَيْهِمْ : ابْعَثُوا إِلَيْنَا بِعَارِيَّتِنَا، فَأَبَوْا أَنْ يَرُدُّوهَا، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: لَيْسَ لَهُمْ ذَلِكَ، إِنَّ الْعَارِيَّةَ مُؤَدَّاةٌ إِلَى أَهْلِهَا، قَالَتْ: فَإِنَّ ابْنَكَ كَانَ عَارِيَّةً مِنَ اللَّهِ، وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ قَبَضَهُ، فَاسْتَرْجَعَ، قَالَ أَنَسٌ : فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، فَقَالَ: " بَارَكَ اللَّهُ لَهُمَا فِي لَيْلَتِهِمَا "، قَالَ: فَعَلِقَتْ بِغُلَامٍ فَوَلَدَتْ، فَأَرْسَلَتْ بِهِ مَعِي أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَمَلْتُ تَمْرًا، فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ عَبَاءَةٌ وَهُوَ يَهْنَأُ بَعِيرًا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، فَأَخَذَ التَّمَرَاتِ، فَأَلْقَاهُنَّ فِي فِيهِ، فَلَاكَهُنَّ، ثُمَّ

جَمَعَ لُعَابَهُ، ثُمَّ فَغَرَ فَاهُ، فَأَوْجَرَهُ إِيَّاهُ، فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ، فَحَنَّكَهُ، وَسَمَّاهُ: عَبْدَ اللَّهِ، فَمَا كَانَ فِي الْأَنْصَارِ شَابٌّ أَفْضَلَ مِنْهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا، وہ فوت ہو گیا، ان کی زوجہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ نے گھر والوں سے کہہ دیا کہ تم میں سے کوئی بھی ابو طلحہ کو ان کے بیٹے کی موت کی خبر نہ دے، چنانچہ جب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ واپس آئے ان کے سامنے رات کا کھانا لا کر رکھا انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا، پھر حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہ نے خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے خلوت کی، جب انہوں نے دیکھا کہ وہ اچھی طرح سیراب ہو چکے ہیں تو انہوں نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابو طلحہ! دیکھیں تو سہی فلاں لوگوں نے عاریۃً کوئی چیز لی، اس سے فائدہ اٹھاتے رہے جب ان سے واپسی کا مطالبہ ہو، کیا وہ انکار کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں، انہوں نے کہا کہ پھر اپنے بیٹے پر صبر کیجئے۔ صبح ہوئی تو وہ نبی صلیاللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ ذکر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تم دونوں میاں بیوی کے لئے اس رات کو مبارک فرمائے، چنانچہ وہ امید سے ہو گئیں اور بالآخر ان کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا، انہوں نے مجھ سے کہا کہ انس! تم پہلے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ، چنانچہ صبح کو میں اس بچے کو اٹھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اونٹوں کو قطران مل رہے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا شاید ام سلیم کے یہاں بچہ پیدا ہوا ہے، میں نے عرض کیا جی ہاں! اور اس بچے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں رکھ دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عجوہ کھجوریں منگوائیں، ایک کھجور لے کر اسے منہ میں چبا کر نرم کیا اور تھوک جمع کر کے اس کے منہ میں ٹپکا دیا جسے وہ چاٹنے لگا، نبیصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھجور انصار کی محبوب چیز ہے اور اس کا نام عبداللہ رکھ دیا، انصار میں اس سے افضل کوئی جوان نہ تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14065)

حدیث:

روحانی آپریشن

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً، فَقَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ وَأَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ يَعْنِي ظِئْرِهِ، فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ، قَالَ لِي أَنَسٌ: فَكُنْتُ أَرَى أَثَرَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ "، وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ آتٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرتبہ میں بچپن میں دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، اچانک ایک شخص آیا اور اس نے مجھے پکڑ کر میرا پیٹ چاک کیا اور اس میں سے خون کا جما ہوا ایک ٹکڑا نکالا اور اسے پھینک کر کہنے لگا کہ یہ آپ کے جسم میں شیطان کا حصہ تھا، پھر اس نے سونے کی طشتری میں رکھے ہوئے آب زم زم سے پیٹ کو دھویا اور پھر اسے سی کر ٹانکے لگا دیئے، یہ دیکھ کر سب بچے دوڑتے ہوئے اپنی والدہ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قتل ہو گئے، والدہ دوڑتی ہوئی آئیں تو دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو رہا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک پر سلائی کے نشان دیکھا کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14069)

حدیث:

تہبند اتارنے سے حضور ﷺ بے ہوش

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ) عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: لَمَّا بُنِيَتْ الْكَعْبَةُ، ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ حِجَارَةً، فَقَالَ عَبَّاسٌ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَفَعَلَ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ: "إِزَارِي إِزَارِي" فَشُدَّ عَلَيْهِ إِزَارُهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بھی پتھر اٹھا کر لانے لگے، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ اپنا تہبند اتار کر کندھے پر رکھ لیں تاکہ پتھر سے کندھے زخمی نہ ہو جائیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنا چاہا تو بے ہوش کر گر پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظریں آسمان کی طرف اٹھی کی اٹھی رہ گئیں، پھر جب ہوش میں آئے تو فرمایا کہ میرا تہبند، میرا تہبند اور اسے اچھی طرح مضبوطی سے باندھ لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14140)

حدیث:

اولین نازل شدہ آیات سورہ مدثر

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى. ح وَوَكِيعٌ، قَالَ:) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، الْمَعْنَى، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ؟ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، قَالَ يَحْيَى، فَقُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ أَوْ اقْرَأْ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ؟

فَقَالَ: يَاأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، فَقُلْتُ: أَوْ اقْرَأْ، فَقَالَ جَابِرٌ: أُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "جَاوَرْتُ بِحِرَاءَ شَهْرًا، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ، فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي، فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي، وَخَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، ثُمَّ نُودِيتُ"، قَالَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ: فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ، فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ، وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا: "فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ، فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي، فَدَثَّرُونِي، وَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ سورة المدثر آية 1-4.

یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ سے پوچھا کہ سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا تھا؟ انہوں نے سورۂ مدثر کا نام لیا، میں نے عرض کیا کہ سب سے پہلے سورۂ اقراء نازل نہیں ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا پوچھا تھا، تو انہوں نے یہی جواب دیا تھا اور میں نے بھی یہی سوال پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ میں تم سے وہ بات بیان کر رہا ہوں جو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میں ایک مہینہ تک غار حراء کا پڑوسی رہا، جب میں ایک ماہ کی مدت پوری کر کے پہاڑ سے نیچے اترا اور بطن وادی میں پہنچا تو مجھے کسی نے آواز دی، میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں سب طرف دیکھا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا، تھوڑی دیر بعد پھر وہ آواز آئی، میں نے دوبارہ چاروں طرف دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا، تیسری مرتبہ آواز آئی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا، وہاں جبرائیل علیہ السلام فضاء میں اپنے تخت پر نظر آئے، یہ دیکھ کر مجھ پر شدید کپکپی طاری ہوگئی، اور میں نے خدیجہ کے پاس آ کر کہا کہ مجھے کوئی موٹا کمبل اوڑھا دو، چنانچہ انہوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا اور مجھ پر پانی بہایا، اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی «یاایھاالمدثر قم فانذر» الی آخرہ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14287)

حدیث:

اولین نازل شدہ آیات سورہ مدثر

حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حدثنا أَبَانُ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلُ؟ فَقَالَ: يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ سورة المدثر آية 1 فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَّا، أَنَّهُ قَالَ: "فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِي، فَنُودِيتُ"، فَذَكَرَ أَيْضًا، قَالَ: "فَنَظَرْتُ فَوْقِي، فَإِذَا هُوَ قَاعِدٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ، فَأَتَيْتُ مَنْزِلَ خَدِيجَةَ، فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي" فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14288)

حدیث:

ہم لوگ اپنی ان باندیوں کو جو ہمارے بچوں کی مائیں ہوتی تھیں، فروخت کر دیا کرتے تھے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ) يَقُولُ:" كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِيَّنَا وَأُمَّهَاتِ أَوْلَادِنَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا حَيٌّ، لَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگ اپنی ان باندیوں کو جو ہمارے بچوں کی مائیں ہوتی تھیں، فروخت کر دیا کرتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حیات تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14446)

حدیث:

دلوں کی سختی اور ظلم وجفا مشرقی لوگوں میں ہوتا ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ) جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:" غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي أَهْلِ الْمَشْرِقِ، وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دلوں کی سختی اور ظلم وجفا مشرقی لوگوں میں ہوتا ہے اور ایمان اہل حجاز میں ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14595)

حدیث:

لوگ اب فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو گئے عنقریب اسی طرح فوج در فوج نکل بھی جائیں گے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ،) حَدَّثَنِي جَارٌ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَدِمْتُ مِنْ سَفَرٍ، فَجَاءَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يُسَلِّمُ عَلَيَّ، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُ عَنِ افْتِرَاقِ النَّاسِ، وَمَا أَحْدَثُوا، فَجَعَلَ جَابِرٌ يَبْكِي، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" إِنَّ النَّاسَ دَخَلُوا فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجًا، وَسَيَخْرُجُونَ مِنْهُ أَفْوَاجًا".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا ایک پڑوسی کہتا ہے کہ میں ایک مرتبہ سفر سے واپس آیا تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ مجھے سلام کرنے کے لئے تشریف لائے میں انہیں یہ بتانے لگا کہ لوگ کسی طرح آپس میں افتراق کا شکار ہیں اور انہوں نے کیا کیا بدعات تیار کرلی ہیں جسے سن کر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ رونے لگے پھر کہنے لگے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ اب فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوگئے عنقریب اسی طرح فوج در فوج نکل بھی جائیں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14696)

حدیث:

تیر نکال کر نماز پڑھنے لگے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قِرَاءَةً، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ، فَأُصِيبَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا، وَجَاءَ زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَحَلَفَ أَنْ لَا يَنْتَهِيَ حَتَّى يُهْرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ يَتْبَعُ أَثَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا، فَقَالَ: "مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هَذِهِ؟" فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَا: نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: "فَكُونُوا بِفَمِ الشِّعْبِ". قَالَ: وَكَانُوا نَزَلُوا إِلَى شِعْبٍ مِنَ الْوَادِي، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلَى فَمِ الشِّعْبِ، قَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: أَيُّ اللَّيْلِ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أَكْفِيَكَهُ أَوَّلَهُ أَوْ آخِرَهُ؟ قَالَ: اكْفِنِي أَوَّلَهُ، فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ، فَنَامَ، وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي، وَأَتَى الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَأَى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيئَةُ الْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ، فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَوَضَعَهُ فِيهِ، فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا، ثُمَّ عَادَ لَهُ بِثَالِثٍ، فَوَضَعَهُ فِيهِ، فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ أَهَبَّ صَاحِبَهُ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَقَدْ أُوتِيتَ، فَوَثَبَ، فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ أَنْ قَدْ نَذَرُوا بِهِ، فَهَرَبَ، فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، أَلَا أَهْبَبْتَنِي؟ قَالَ: كُنْتُ فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا، فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا حَتَّى أُنْفِدَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ الرَّمْيَ، رَكَعْتُ فَأُرِيتُكَ، وَايْمُ اللَّهِ، لَوْلَا أَنْ أُضَيِّعَ ثَغْرًا أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِهِ، لَقَطَعَ نَفْسِي قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَهَا، أَوْ أُنْفِدَهَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع کے سلسلے میں نکلے اس غزوے میں مشرکین کی ایک عورت بھی ماری گئی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس روانہ ہوئے تو اس عورت کا خاوند واپس آیا اس نے اپنی بیوی کو مرا ہوا دیکھ کر قسم کھائی کہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اصحاب محمد میں خون نہ بہادے یہ قسم کھا کر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات قدم پر چلتا ہوا نکل آیا۔ ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک

منزل پر پہنچ کر پڑاؤ کیا اور فرمایا کہ آج رات کو کون پہرہ دے گا اس پر ایک مہاجر اور ایک انصاری نے اپنے آپ کو پیش کیا اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم کریں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ایسا کرو کہ اس گھاٹی کے دہانے پر جا کر پہرہ داری کرو کیونکہ وہ لوگ ایک گھاٹی میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے جب وہ دونوں وہاں پہنچے تو انصاری نے مہاجر سے پوچھا کہ تمہیں رات کا کون سا حصہ پسند ہے جس میں میں تمہاری طرف سے کفایت کروں۔ پہلا یا آخری؟ اس نے کہا پہلے حصے میں تم باری کرلو دوسرے حصے میں میں کرلوں گا۔ چنانچہ مہاجر لیٹ کر سو گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا ادھر وہ مشرک آ پہنچا جب اس نے دور سے ایک آدمی کا ہیولا دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ لوگوں کا پہرہ دار ہے چنانچہ اس نے دور ہی سے تاک کر اسے تیر مارا اور اس کے جسم میں اتار دیا انصاری نے کھینچ کر اسے نکالا اور اسے پھینک دیا خود ثابت قدمی کے ساتھ نماز پڑھتا رہا مشرک نے دوسرا تیر مارا اور وہ بھی اس کے جسم میں اتار دیا انصاری نے کھینچ کر اسے نکالا اور اسے پھینک کر خود رکوع سجدہ میں گیا اور اپنے ساتھی کو بیدار کیا اس نے اسے بیٹھنے کے لئے کہا اور خود چھلانگ لگائی جب اس مشرک نے ان دونوں کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ لوگوں کو اس کا پتہ چل گیا ہے اس لئے وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر مہاجر نے انصاری کے بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر تعجب سے سبحان اللہ کہا اور کہا کہ مجھے جگایا کیوں نہیں انصاری نے جواب دیا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا میں نے اسے پورا کیے بغیر نماز ختم کرنا اچھا نہیں سمجھا لیکن جب میں نے دیکھا کہ اس نے مجھ پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی تب میں نے رکوع کیا اور تمہیں جگا دیا واللہ اگر پہرہ داری ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور کیا تھا تو اس سورت کو ختم کرنے سے پہلے میری جان ختم ہوتی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 14704)

حدیث:

تیر کھا کر نماز جاری رکھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ) عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، فِيمَا يَذْكُرُ مِنَ اجْتِهَادِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِبَادَةِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ أَبِي: وَفِي مَوْضِعٍ آخَرَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ مِنْ نَجْدٍ، فَأَصَابَ امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى نَجْدٍ، فَغَشِينَا دَارًا مِنْ دُورِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: فَأَصَبْنَا امْرَأَةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، قَالَ: ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاجِعًا، وَجَاءَ صَاحِبُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَذُكِرَ لَهُ مُصَابُهَا، فَحَلَفَ لَا يَرْجِعُ، حَتَّى يُهْرِيقَ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَمًا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ، نَزَلَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، وَقَالَ: "مَنْ رَجُلَانِ يَكْلَآنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ مِنْ عَدُوِّنَا؟"، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ نَحْنُ نَكْلَؤُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَخَرَجَا إِلَى فَمِ الشِّعْبِ دُونَ الْعَسْكَرِ، ثُمَّ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: أَتَكْفِينِي أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَأَكْفِيكَ آخِرَهُ، أَمْ تَكْفِينِي آخِرَهُ،

وَأَكْفِيكَ أَوَّلَهُ؟ قَالَ: فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: بَلْ اكْفِنِي أَوَّلَهُ، وَأَكْفِيكَ آخِرَهُ. فَنَامَ الْمُهَاجِرِيُّ، وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي، قَالَ: فَافْتَتَحَ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ، فَبَيْنَا هُوَ فِيهَا يَقْرَأُ إِذْ جَاءَ زَوْجُ الْمَرْأَةِ، قَالَ: فَلَمَّا رَأَى الرَّجُلَ قَائِمًا، عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيئَةُ الْقَوْمِ، فَيَنْتَزِعُ لَهُ بِسَهْمٍ، فَيَضَعُهُ فِيهِ، قَالَ: فَيَنْزِعُهُ، فَيَضَعُهُ وَهُوَ قَائِمٌ يَقْرَأُ فِي السُّورَةِ الَّتِي هُوَ فِيهَا، وَلَمْ يَتَحَرَّكْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَقْطَعَهَا، قَالَ: ثُمَّ عَادَ لَهُ زَوْجُ الْمَرْأَةِ بِسَهْمٍ آخَرَ، فَوَضَعَهُ فِيهِ، فَانْتَزَعَهُ، فَوَضَعَهُ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، وَلَمْ يَتَحَرَّكْ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَقْطَعَهَا، قَالَ: ثُمَّ عَادَ لَهُ زَوْجُ الْمَرْأَةِ الثَّالِثَةَ بِسَهْمٍ، فَوَضَعَهُ فِيهِ، فَانْتَزَعَهُ، فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِهِ: اقْعُدْ، فَقَدْ أُوتِيتُ، قَالَ: فَجَلَسَ الْمُهَاجِرِيُّ، فَلَمَّا رَآهُمَا صَاحِبُ الْمَرْأَةِ هَرَبَ، وَعَرَفَ أَنَّهُ قَدْ نُذِرَ بِهِ، قَالَ: وَإِذَا الْأَنْصَارِيُّ يَمُوجُ دَمًا مِنْ رَمَيَاتِ صَاحِبِ الْمَرْأَةِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَخُوهُ الْمُهَاجِرِيُّ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ، أَلَا كُنْتَ آذَنْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ قَالَ: فَقَالَ: كُنْتُ فِي سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ قَدْ افْتَتَحْتُهَا أُصَلِّي بِهَا، فَكَرِهْتُ أَنْ أَقْطَعَهَا، وَايْمُ اللَّهِ، لَوْلَا أَنْ أُضَيِّعَ ثَغْرًا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِهِ، لَقَطَعَ نَفْسِي قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَهَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع کے سلسلے میں نکلے اس غزوے میں مشرکین کی ایک عورت بھی ماری گئی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس روانہ ہوئے تو اس عورت کا خاوند واپس آیا اس نے اپنی بیوی کو مرا ہوا دیکھ کر قسم کھائی کہ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک اصحاب محمد میں خون نہ بہادے یہ قسم کھا کر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نشانات قدم پر چلتا ہوا نکل آیا۔ ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منزل پر پہنچ کر پڑاؤ کیا اور فرمایا کہ آج رات کو کون پہرہ دے گا اس پر ایک مہاجر اور ایک انصاری نے اپنے آپ کو پیش کیا اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ہم کریں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ایسا کرو کہ اس گھاٹی کے دہانے پر جا کر پہرہ داری کرو کیونکہ وہ لوگ ایک گھاٹی میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے جب وہ دونوں وہاں پہنچے تو انصاری نے مہاجر سے پوچھا کہ تمہیں رات کا کون سا حصہ پسند ہے جس میں میں تمہاری طرف سے کفایت کروں۔ پہلا یا آخری؟ اس نے کہا پہلے حصے میں تم باری کر لو دوسرے حصے میں میں کر لوں گا۔ چنانچہ مہاجر لیٹ کر سو گیا اور انصاری کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا ادھر وہ مشرک آ پہنچا جب اس نے دور سے ایک آدمی کا ہیولا دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ لوگوں کا پہرہ دار ہے چنانچہ اس نے دور ہی سے تاک کر اسے تیر مارا اور اس کے جسم میں اتار دیا انصاری نے کھینچ کر اسے نکالا اور اسے پھینک دیا خود ثابت قدمی کے ساتھ نماز پڑھتا رہا مشرک نے دوسرا تیر مارا اور وہ بھی اس کے جسم میں اتار دیا انصاری نے کھینچ کر اسے نکالا اور اسے پھینک کر خود رکوع سجدہ میں گیا اور اپنے ساتھی کو بیدار کیا اس نے اسے بیٹھنے کے لئے کہا اور خود چھلانگ لگائی جب اس مشرک نے ان دونوں کو دیکھا تو سمجھ گیا کہ لوگوں کو اس کا پتہ چل گیا ہے اس لئے وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ پھر مہاجر نے انصاری کے بہتے ہوئے خون کو دیکھ کر تعجب سے سبحان اللہ کہا اور کہا کہ مجھے جگایا کیوں نہیں انصاری نے جواب دیا میں ایک سورت پڑھ رہا تھا میں نے اسے پورا کئے بغیر نماز ختم کرنا اچھا نہیں سمجھا لیکن جب میں نے

دیکھا کہ اس نے مجھ پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی تب میں نے رکوع کیا اور تمہیں جگا دیا واللہ اگر پہرہ داری ضائع ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مامور کیا تھا تو اس سورت کو ختم کرنے سے پہلے میری جان ختم ہوتی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14865)

حدیث:

دلوں کی سختی اور ظلم وجفا مشرقی لوگوں میں ہوتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ) النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" غِلَظُ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، وَالْإِيمَانُ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دلوں کی سختی اور ظلم وجفا مشرقی لوگوں میں ہوتا ہے اور ایمان اور نرمی اہل حجاز میں ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14715)

حدیث:

چور اور زناکار مومن نہیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا أَسَمِعْتَ) رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:" لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟"، قَالَ جَابِرٌ: لَمْ أَسْمَعْهُ، قَالَ جَابِرٌ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ أَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ.

ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے وقت سنا ہے کہ جس وقت کوئی شخص بدکاری کر رہا ہوتا ہے وہ مومن نہیں رہتا اور جس وقت کوئی شخص چوری کر رہا ہوتا تو وہ اس وقت مومن نہیں رہتا انہوں نے فرمایا کہ میں نے خود تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نہیں سنی البتہ ابن عمر نے بتایا ہے کہ انہوں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14731)

حدیث:

جہنم میں عورتوں کی اکثریت

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، وَحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ) عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صُفُوفِنَا فِي الصَّلَاةِ، صَلَاةِ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، ثُمَّ تَأَخَّرَ فَتَأَخَّرَ النَّاسُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ لَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: شَيْئًا صَنَعْتَهُ فِي الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ! قَالَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيهَا مِنَ الزَّهْرَةِ وَالنَّضْرَةِ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ لِآتِيَكُمْ بِهِ، فَحِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، وَلَوْ أَتَيْتُكُمْ بِهِ لَأَكَلَ مِنْهُ مَنْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يُنْقِصُونَهُ شَيْئًا، ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، فَلَمَّا وَجَدْتُ سَفْعَهَا تَأَخَّرْتُ عَنْهَا، وَأَكْثَرُ مَنْ رَأَيْتُ فِيهَا النِّسَاءُ اللَّاتِي: إِنْ اؤْتُمِنَّ أَفْشَيْنَ، وَإِنْ يُسْأَلْنَ بَخِلْنَ، وَإِنْ يَسْأَلْنَ أَلْحَفْنَ قَالَ حُسَيْنٌ: وَإِنْ أُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ وَرَأَيْتُ فِيهَا لُحَيَّ بْنَ عَمْرٍو يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ مَعْبَدُ بْنُ أَكْثَمَ الْكَعْبِيُّ "، قَالَ مَعْبَدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُخْشَى عَلَيَّ مِنْ شَبَهِهِ وَهُوَ وَالِدٌ؟، فَقَالَ: لَا، أَنْتَ مُؤْمِنٌ وَهُوَ كَافِرٌ "، قَالَ حُسَيْنٌ: وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ حَمَلَ الْعَرَبَ عَلَى عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، قَالَ حُسَيْنٌ: " تَأَخَّرْتُ عَنْهَا، وَلَوْلَا ذَلِكَ لَغَشِيَتْكُمْ ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم لوگ ظہر یا عصر کی نماز میں صف بستہ کھڑے تھے اور محسوس ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں پھر وہ پیچھے ہٹنے لگے تو لوگ بھی پیچھے ہٹنے لگے نماز سے فارغ ہو کر سیدنا ابی بن کعب نے عرض کیا: آج تو آپ نے ایسے کیا ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے جنت کو اپنی تمام تر رونقوں کے ساتھ پیش کیا گیا میں نے انگوروں کا ایک گچھا توڑنا چاہا تاکہ تمہیں دیدوں لیکن پھر کوئی چیز درمیان میں حائل ہو گئی اگر وہ میں تمہارے پاس لے آتا اور سارے آسمان وزمین والے اسے کھاتے تب بھی اس میں کوئی کمی نہ ہوتی پھر میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا جب میں نے اس کی بھڑک کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹ گیا اور میں نے اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی ہے جنہیں اگر کوئی راز بتایا جائے تو اسے افشاء کر دیتی ہیں کچھ مانگا جائے تو بخل سے کام لیتی ہیں خود کسی سے مانگیں تو اصرار کرتی ہیں مل جائے شکر نہیں کرتیں میں نے وہاں لحیی بن عمرو کو بھی دیکھا ہے جو جہنم میں اپنی انتڑیاں کھینچ رہا تھا اور میں نے اس کے سب سے زیادہ مشابہہ معبد بن اکثم کعبی کو دیکھا ہے اس پر معبد کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اس کی مشابہت سے مجھے کوئی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں تم مسلمان ہو اور وہ کافر تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14800)

حدیث:

مجھے اپنی امت میں سے سب سے زیادہ اندیشہ جس چیز کا ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے

حدیث مرفوع) (حدیث موقوف) قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ) "أَخْوَفَ مَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي، عَمَلُ قَوْمِ لُوطٍ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مجھے اپنی امت میں سے سب سے زیادہ اندیشہ جس چیز کا ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15093)

حدیث:

مرحب کو محمد بن مسلمہ نے قتل کیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ) عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ أَخُو بَنِي حَارِثَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: خَرَجَ مَرْحَبٌ الْيَهُودِيُّ مِنْ حِصْنِهِمْ قَدْ جَمَعَ سِلَاحَهُ يَرْتَجِزُ، وَيَقُولُ: قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ أَنِّي مَرْحَبُ شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ أَطْعَنُ أَحْيَانًا وَحِينًا أَضْرِبُ إِذَا اللُّيُوثُ أَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ كَانَ حِمَايَ لَحِمًى لَا يُقْرَبُ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ مُبَارِزٌ؟، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ لِهَذَا؟"، فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَنَا وَاللَّهِ الْمَوْتُورُ الثَّائِرُ، قَتَلُوا أَخِي بِالْأَمْسِ، قَالَ: "فَقُمْ إِلَيْهِ، اللَّهُمَّ أَعِنْهُ عَلَيْهِ". فَلَمَّا دَنَا أَحَدُهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، دَخَلَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ عُمْرِيَّةٌ مِنْ شَجَرِ الْعُشَرِ، فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا يَلُوذُ بِهَا مِنْ صَاحِبِهِ، كُلَّمَا لَاذَ بِهَا مِنْهُ اقْتَطَعَ بِسَيْفِهِ مَا دُونَهُ، حَتَّى بَرَزَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ، وَصَارَتْ بَيْنَهُمَا كَالرَّجُلِ الْقَائِمِ، مَا فِيهَا فَنَنٌ، ثُمَّ حَمَلَ مَرْحَبٌ عَلَى مُحَمَّدٍ فَضَرَبَهُ فَاتَّقَى بِالدَّرَقَةِ، فَوَقَعَ سَيْفُهُ فِيهَا فَعَضَّتْ بِهِ فَأَمْسَكَتْهُ، وَضَرَبَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَتَّى قَتَلَهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مرحب یہودی اپنے قلعے سے نکلا اس نے اسلحہ زیب تن رکھا تھا اور وہ یہ رجز اشعار پڑھ رہا تھا کہ پورا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ پوش، بہادر اور تجربہ کار ہوں کبھی نیزے سے لڑتا ہوں اور کبھی تلوار کی ضرب لگاتا ہوں جب شیر شعلہ بن کر آگے بڑھتے ہیں گویا کہ میرا حریم ہی اصل حریم ہے جس کے قریب کوئی نہیں آسکتا اور وہ یہ نعرہ لگا رہا تھا کہ ہے کوئی میرا مقابلہ کرنے والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا مقابلہ کون کرے گا سیدنا محمد بن مسلمہ نے آگے بڑھ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا مقابلہ کروں گا اور واللہ میں اس کے جوڑ کا ہوں انہوں نے کل میرے بھائی کو بھی قتل کیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگے بڑھو اور دعا کی کہ اے اللہ اس کی مدد فرما۔ جب دونوں ایک دوسرے کے قریب ہوئے تو درمیان میں ایک درخت حائل ہو گیا اور ان میں سے ایک اپنے مدمقابل سے بچنے کے لئے اس کی

آڑ لینے لگا وہ جب بھی اس کی آڑ لیتا تو دوسرا اس پر تلوار سے وار کرتا ہوں یہاں تک کہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے اور اب ان کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں رہی اس کے بعد مرحب نے محمد بن مسلمہ پر تلوار سے حملہ کیا اور اس کا وار کیا انہوں نے اسے ڈھال پر روکا تلوار اس پر پڑی اور اسے کاٹتی ہوئی نکل گئی لیکن محمد بن مسلمہ بچ گئے پھر محمد بن مسلمہ نے اپنی تلوار سے اس پر حملہ کیا تو اسے قتل کر کے ہی دم لیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15134)

حدیث:

اہل کتاب کی کوئی مذہبی کتاب پڑھنا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ, قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ, أَخْبَرَنَا مُجَالِدٌ, عَنِ الشَّعْبِيِّ, عَنْ) جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ, أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ أَصَابَهُ مِنْ بَعْضِ أَهْلِ الْكُتُبِ, فَقَرَأَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, فَغَضِبَ, وَقَالَ: " أَمُتَهَوِّكُونَ فِيهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ, وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ, لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً, لَا تَسْأَلُوهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَيُخْبِرُوكُمْ بِحَقٍّ فَتُكَذِّبُوا بِهِ, أَوْ بِبَاطِلٍ فَتُصَدِّقُوا بِهِ, وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ, لَوْ أَنَّ مُوسَى كَانَ حَيًّا, مَا وَسِعَهُ إِلَّا أَنْ يَتَّبِعَنِي".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا عمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے جو انہیں کسی کتابی سے ہاتھ لگی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسے پڑھنا شروع کر دیا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور فرمایا کہ اے ابن خطاب کیا تم اس میں گھسنا چاہتے ہو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں تمہارے پاس ایک ایسی شریعت لے کر آیا ہوں جو روشن اور صاف ستھری ہے تم ان اہل کتاب سے کس چیز کے متعلق سوال نہ کیا کرو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں صحیح بات بتائیں اور تم اس کی تکذیب کرو اور غلط بتائیں تو تم اس کی تصدیق کرو اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو انہیں بھی میری پیروی کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہوتا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15156)

حدیث:

سب سے پہلے سورہ مدثر کی آیات نازل ہوئیں

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَفَّانُ, حَدَّثَنَا أَبَانُ الْعَطَّارُ, حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ, قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا) سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَيُّ الْقُرْآنِ نَزَلَ أَوَّلَ؟ قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ. قُلْتُ: فَإِنِّي أُنْبِئْتُ أَنَّ أَوَّلَ سُورَةٍ نَزَلَتْ

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، قَالَ جَابِرٌ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا كَمَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " جَاوَرْتُ فِي حِرَاءٍ، فَلَمَّا قَضَيْتُ جِوَارِي، نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ الْوَادِيَ، فَنُودِيتُ، فَنَظَرْتُ بَيْنَ يَدَيَّ وَخَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، فَنُودِيتُ أَيْضًا فَنَظَرْتُ بَيْنَ يَدَيَّ وَخَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي، فَلَمْ أَرَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَوْقِي، فَإِذَا أَنَا بِهِ قَاعِدٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَجُئِثْتُ مِنْهُ، فَأَتَيْتُ مَنْزِلَ خَدِيجَةَ، فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي وَصُبُّوا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا "، قَالَ: " فَنَزَلَتْ عَلَيَّ يَأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ سورة المدثر آية 1-3 ".

یحییٰ بن ابی کثیر کہتے ہیں کہ میں نے ابو سلمہ سے پوچھا کہ سب سے پہلے قرآن کا کون سا حصہ نازل ہوا تھا انہوں نے سورت مدثر کا نام لیا میں نے عرض کیا: کہ سب سے پہلے سورت اقراء نازل نہیں ہوئی تھی؟ انہوں نے کہا کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے یہی سوال کیا تھا تو انہوں نے یہ جواب دیا تھا اور میں نے بھییہی سوال پوچھا: تھا تو انہوں نے فرمایا: تھا کہ میں تم سے وہ بات بیان کر رہا ہوں جو خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تھا کہ میں ایک مہینے تک غار حرا کا پڑوس رہا جب میں ایک ماہ کی مدت پوری کر کے پہاڑ سے نیچے اترا اور بطن وادی میں پہنچا تو مجھے کسی نے آواز دی میں نے اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں دیکھا لیکن مجھے کوئی نظر نہ آیا تھوڑی دیر بعد پھر وہ آواز آئی میں نے دوبارہ چاروں طرف دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا تیسری مرتبہ وہ آواز آئی تو میں نے سر اٹھا کر دیکھا وہاں سیدنا جبرائیل فضاء میں اپنے تخت پر نظر آئے یہ دیکھ کر مجھ پر شدید کپکپی طاری ہو گئی اور میں نے خدیجہ کے پاس آ کر کہا کہ مجھے کوئی موٹا کمبل اوڑھا دو چنانچہ انہوں نے مجھے کمبل اوڑھا دیا اور مجھ پر پانی بہایا اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائیایاایھا المدثر قم فانذر الی آخرہ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15214)

حدیث:

توں نے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ معاف کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ،) عَنْ طَارِقِ بْنِ مُرَقِّعٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً، فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ، قَالَ: " فَلَوْلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ يَا أَبَا وَهْبٍ "، فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا صفوان بن امیہ سے مروی ہے کہ میں مسجد نبوی میں سو رہا تھا کہ ایک چور آیا اور اس نے میرے سر کے نیچے سے کپڑا نکال لیا اور چلتا بنا میں نے اس کا پیچھا کیا اور اسے پکڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا اور عرض کیا: کہ اس شخص نے میرا کپڑا چرایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسے معاف

کرتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ معاف کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15305)

حدیث:

حضور ﷺ نے وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لئے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ أَوْ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ) الثَّقَفِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، وَنَضَحَ فَرْجَهُ ".

سیدنا ابوالحکم یا حکم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لئے۔ شریک کہتے ہیں کہ میں نے حکم بن سفیان کے اہل خانہ سے پوچھا: تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا تھا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15384)

حدیث:

حضور ﷺ نے وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لئے

حدیث مرفوع) قال عَبْد اللَّهِ بن أحمد, قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ, حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ) عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ سُفْيَانَ 63 أَوْ سُفْيَانُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَالَ، ثُمَّ يَعْنِي نَضَحَ فَرْجَهُ ".

سیدنا ابوالحکم یا حکم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا پھر وضو کر کے اپنی شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مار لئے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15386)

حدیث:

حلال حرام کے درمیان فرق دف بجانے اور نکاح کی تشہیر کرنے سے ہوتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَلْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "فَصْلُ بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ".

سیدنا محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حلال حرام کے درمیان فرق دف بجانے اور نکاح کی تشہیر کرنے سے ہوتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15451)

حدیث:

عجوہ کھجور اور درخت جنت سے آئے ہیں

حدیث مرفوع) أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُشْمَعِلُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ الْمُزَنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عَمْرٍو الْمُزَنِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَصِيفٌ يَقُولُ: "الْعَجْوَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ".

سیدنا رافع بن عمرو سے مروی ہے کہ میں جس وقت خدمت گزاری کی عمر میں تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ عجوہ کھجور اور درخت جنت سے آئے ہیں۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15508)

حدیث:

تم میں سے ہر شخص جہنم میں وارد ہو گا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا زَبَّانُ, وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا رِشْدِينُ، عَنْ زَبَّانَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ, أَنَّهُ قَالَ: "مَنْ حَرَسَ مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مُتَطَوِّعًا, لَا يَأْخُذُهُ سُلْطَانٌ، لَمْ يَرَ النَّارَ بِعَيْنَيْهِ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ، فَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلا وَارِدُهَا سورة مريم آية 71".

سیدنا معاذ بن انس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی رضاء کے لئے مسلمانوں کی پہرہ داری کرتا ہے (سرحدوں کی حفاظت کرتا ہے) اور بادشاہ سے کوئی سروکار نہیں رکھتا وہ اپنی آنکھوں سے جہنم کی آگ سے دیکھنے سے محفوظ رہے گا سوائے اس کے کہ قسم پوری ہو جائے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ تم میں سے ہر شخص جہنم میں وارد ہو گا۔ (سورۃ مریم۔ 71)

(مسند احمد، حدیث نمبر:15612)

حدیث:

ابراہیم کو خلیل بنانے کی وجہ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا حَسَنٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنَا زَبَّانُ بْنُ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ) رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ:" أَلَا أُخْبِرُكُمْ لِمَ سَمَّى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَهُ الَّذِي وَفَّى، لِأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كُلَّمَا أَصْبَحَ وَأَمْسَى فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ سورة الروم آية 17 حَتَّى يَخْتِمَ الْآيَةَ".

سیدنا معاذ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ اللہ نے ابراہیم کا نام اپنا خلیل جس نے پورا وعدہ کر کے دکھایا کیوں رکھا ہے؟ اس لئے کہ وہ روزانہ صبح وشام پڑھتے تھے فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون الخ۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15624)

حدیث:

دوران نماز آسمان کی طرف نہ دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بصارت سلب کر لی جائے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ) شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:" إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَرْفَعْ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ أَنْ يُلْتَمَعَ بَصَرُهُ".

ایک صحابی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہو تو آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر نہ دیکھے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بصارت سلب کر لی جائے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15652)

حدیث:

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک گلوکارہ کو گانے کا حکم دیا

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا مَكِّيٌّ، حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ) امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، أَتَعْرِفِينَ هَذِهِ؟" قَالَتْ: لَا، يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَقَالَ: "هَذِهِ قَيْنَةُ بَنِي فُلَانٍ، تُحِبِّينَ أَنْ تُغَنِّيَكِ؟" قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَعْطَاهَا طَبَقًا، فَغَنَّتْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَدْ نَفَخَ الشَّيْطَانُ فِي مَنْخِرَيْهَا".

سیدنا سائب بن یزید سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہ پوچھا کہ عائشہ تم جانتی ہو اسے انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں فرمایا: یہ فلاں قبیلے کی گلوکارہ ہے تم اس کا گانا سننا چاہتی ہو انہوں نے کہا جی ہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک تھالی دیدی اور وہ گانے لگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے نتھنوں میں شیطان پھونکیں مار رہا ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15720)

حدیث:

مینڈک کو مارنا منع ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ) الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ، قَالَ: "ذَكَرَ طَبِيبٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوَاءً، وَذَكَرَ الضُّفْدَعَ يُجْعَلُ فِيهِ، فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ الضُّفْدَعِ".

سیدنا عبدالرحمن بن عثمان سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کسی طبیب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک دواء کا ذکر کیا اور بتایا کہ وہ اس میں مینڈک کے اجزاء بھی شامل کرتا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمادیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15757)

حدیث:

سرخ رنگ

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ) عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي حَارِثَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَهُمْ: أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْغَدَاءِ، قَالَ: عَلَّقَ كُلُّ رَجُلٍ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَهَا تَهُزُّ فِي الشَّجَرِ، قَالَ: ثُمَّ جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَرِحَالُنَا عَلَى أَبَاعِرِنَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ، فَرَأَى أَكْسِيَةً لَنَا فِيهَا خُيُوطٌ مِنْ

عِهْنٍ أَحْمَرَ, قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَا أَرَى هَذِهِ الْحُمْرَةَ قَدْ عَلَتْكُمْ", قَالَ: فَقُمْنَا سِرَاعًا لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَفَرَ بَعْضُ إِبِلِنَا فَأَخَذْنَا الْأَكْسِيَةَ, فَنَزَعْنَاهَا مِنْهَا.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر پر تھے کھانے کے لئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تو ہر آدمی نے اپنے اونٹ کی مہار درخت سے باندھ دی اور انہیں درختوں میں چرنے کے لئے چھوڑ دیا پھر ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گئے ہمارے اونٹوں پر کجاوے کسے ہوئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سر اٹھایا تو دیکھا کہ ہمارے اونٹوں پر سرخ اون کی دھاری دار زین پوشیں پڑی ہوئی ہیں یہ دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ سرخ رنگ تمہاری کمزوری بن گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر ہم لوگ اس تیزی سے اٹھے کہ کچھ اونٹ بھاگنے لگے ہم نے ان کی زین پوش پکڑ کر ان پر سے اتار لی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15807)

حدیث:

بے وضو نمازیوں کی وجہ سے امام قرات بھول جاتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي رَوْحٍ) الْكَلَاعِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً. فَقَرَأَ فِيهَا سُورَةَ الرُّومِ. فَلَبَسَ عَلَيْهِ بَعْضُهَا. فَقَالَ: "إِنَّمَا لَبَسَ عَلَيْنَا الشَّيْطَانُ الْقِرَاءَةَ مِنْ أَجْلِ أَقْوَامٍ يَأْتُونَ الصَّلَاةَ بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَإِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَأَحْسِنُوا الْوُضُوءَ".

سیدنا ابو روح سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی نماز پڑھائی جس میں سورت روم کی تلاوت فرمائی دوران تلاوت آپ پر کچھ اشتباہ ہو گیا نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قرأت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ سے وہ لوگ جو نماز میں بغیر وضو کے آجاتے ہیں اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15872)

حدیث:

بے وضو نمازیوں کی وجہ سے امام قرات بھول جاتا ہے

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَبِيبًا أَبَا رَوْحٍ يُحَدِّثُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ صَلَّى الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيهَا الرُّومَ، فَأَوْهَمَ، فَذَكَرَهُ.

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15873)

حدیث:

بے وضو نمازیوں کی وجہ سے امام قرات بھول جاتا ہے

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ،) قَالَ: سَمِعْتُ شَبِيبًا أَبَا رَوْحٍ مِنْ ذِي الْكَلَاعِ, أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِالرُّومِ، فَتَرَدَّدَ فِي آيَةٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: "إِنَّهُ يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ أَنَّ أَقْوَامًا مِنْكُمْ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُونَ الْوُضُوءَ، فَمَنْ شَهِدَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَلْيُحْسِنْ الْوُضُوءَ".

سیدنا ابوروح سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کوئی نماز پڑھائی جس میں سورت روم کی تلاوت فرمائی دوران تلاوت آپ پر کچھ اشتباہ ہو گیا نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان نے ہمیں قرأت کے دوران اشتباہ میں ڈال دیا جس کی وجہ سے وہ لوگ جو نماز میں بغیر وضو کے آجاتے ہیں اس لئے جب تم نماز کے لئے آیا کرو تو خوب اچھی طرح وضو کیا کرو۔

(مسند احمد، حدیث نمبر: 15874)

حدیث:

اس وقت آپ نے سرخ رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی

حدیث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَامِرٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ) رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًى عَلَى بَغْلَةٍ، وَعَلَيْهِ بُرْدٌ أَحْمَرُ", قَالَ: وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ بَيْنَ يَدَيْهِ يُعَبِّرُ عَنْهُ, قَالَ: فَجِئْتُ حَتَّى أَدْخَلْتُ يَدِي بَيْنَ قَدَمِهِ وَشِرَاكِهِ, قَالَ: فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ مِنْ بَرْدِهَا.

حضرت عامر سے مروی ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں اپنے خچر پر سوار ہو کر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے اس وقت آپ نے سرخ رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک بدری صحابی تھے جو آگے تک آواز پہنچا رہے تھے میں چلتا ہوا آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں اور جوتے کے تسمے کے درمیان ہاتھ داخل کئے مجھے ان کی ٹھنڈک سے تعجب ہوا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15920)

حدیث:

تابعین میں سب سے بہترین شخص اویس قرنی ہے

حديث مرفوع) حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: نَادَى رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يَوْمَ صِفِّينَ: أَفِيكُمْ أُوَيْسٌ الْقَرَنِيُّ؟ قَالُوا: نَعَمْ, قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "إِنَّ مِنْ خَيْرِ التَّابِعِينَ أُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ".

عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ جنگ صفین کے دن ایک شامی آدمی نے پکار کر کہا کیا تمہارے درمیان اویس قرنی موجود ہیں لوگوں نے کہا ہاں اس پر انہوں نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تابعین میں سب سے بہترین شخص اویس قرنی ہے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:15942)

حدیث:

ٹڈی حلال ہے

حديث مرفوع) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، "فَأَصَبْنَا جَرَادًا فَأَكَلْنَاهُ".

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی غزوے میں شریک تھے ہمیں اس دوران ٹڈی دل ملے جنہیں ہم نے کھالیا۔

(مسند احمد، حدیث نمبر:14645)